Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

BADR

Theweekly Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 39

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

9-ذوالحجہ 1436 ہجری قمری 24-تبوک 1394 ہش 24-ستمبر 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

چاہئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدائے تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ یعنی بُتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بُت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلۂ حق سے تمہارا مُنہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بُت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔

باہم ''بخل'' اور کینہ اور حسد اور بُغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی۔ اور ان حکموں کو اس نے تین درجہ پر منقسم کیا ہے۔ جیسا کہ استعدادیں بھی تین ہی قسم کی ہیں اور وہ آیت کریمہ یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآئِ ذِی الۡقُرۡبٰی۔ پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ درحقیقت بجز اُس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ کوئی بھی محبت کے لائق نہیں کوئی بھی توکّل کے لائق نہیں۔ کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت و ربوبیت خاصہ کے ہر یک حق اُسی کا ہے۔ اِسی طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اُس کی پرستش میں اور اُسکی محبت میں اور اُس کی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اِس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی۔

پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اُس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متادّب بن جاؤ اور اُس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اُس کی عظمت اور جلال اور اُس کے حُسنِ لازوال کو دیکھ لیا ہے۔

بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلّف اور تصنّع دُور ہو جائے اور تم اُس کو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔

اور دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے متعلق ہے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ اُن سے کچھ تعرّض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔

اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے اور اُس کی آزار کی عوض میں تُو اس کو راحت پہنچاوے اور مروّت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔

پھر بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تُو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیرخواہی بجالاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدّعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشوونما پا جائے کہ خودبخود بغیر کسی تکلّف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکرگزاری یا دُعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔

عزیزو! اپنے سلسلہ کے بھائیوں سے جو میری اس کتاب میں درج ہیں باستثنا اس شخص کے کہ بعد اس کے خدائے تعالیٰ اس کو ردّ کر دیوے خاص طور سے محبت رکھو اور جب تک کسی کو نہ دیکھو کہ وہ اس سلسلہ سے کسی مخالفانہ فعل یا قول سے باہر ہو گیا تب تک اس کو اپنا ایک عضو سمجھو۔ لیکن جو شخص مکّاری سے زندگی بسر کرتا ہے اور اپنی بدعہدیوں یا کسی قسم کے جور و جفا سے اپنے کسی بھائی کو آزار پہنچاتا ہے یا وساوس و حرکاتِ مخالف عہد بیعت سے باز نہیں آتا وہ اپنی بدعملی کی وجہ سے اس سلسلہ سے باہر ہے۔ اس کی پرواہ نہ کرو۔

چاہئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدائے تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدّم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دُکھ اُٹھاؤ۔ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 550 تا 552)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہر کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف شعبہ مہمان نوازی کا کام انہی کا نہیں جن کے مہمان نوازی کے پیچ لگے ہوئے ہیں بلکہ تقریباً ہر شعبہ ہی مہمان نوازی کا شعبہ ہے اور مہمان کے لئے سہولت مہیا کرنا اور اس کی عزت اور احترام کرنا اور اسے ہر تکلیف سے بچانا ہر کارکن کا فرض ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14 اگست 2015ء بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے جلسہ سالانہ برطانیہ میں نئے شامل ہونے والے اور پُرانے کارکنان کو مہمان نوازی کے تعلق سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض نئے شامل ہونے والے اور وہ بچے جو پہلی دفعہ اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں نیز پرانے کارکنان جو ہیں ان کو یاددہانی کے طور پر بھی ضروری ہے کہ مہمان نوازی سے متعلق اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپ کے غلام صادق کے اپنے عمل اور آپ کی نصائح کو بھی ہم سامنے رکھیں اور دہراتے رہیں تاکہ مہمان نوازی کے بہتر سے بہتر معیار ہم قائم کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مہمان نوازی کی اہمیت بتاتے ہوئے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا ذکر فرماتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمان آئے تو پہلا اور فوری ردّعمل خوش آمدید کہنے اور سلامتی کی دعاؤں کے بعد جو انہوں نے دکھایا وہ یہ تھا کہ ان کے لئے فوری طور پر کھانا تیار کروایا۔ اور پھر حضرت لوط کے مہمانوں کے لئے جو اُن کی فکر تھی اس کا ذکر ہے کہ میری قوم کے لوگ انہیں تکلیف نہ دیں اور مہمانوں کی حفاظت کی فکر آپ کو دامنگیر ہوئی۔ پس مہمان کی تکلیف کی فکر رہنی چاہئے اور مہمان کی تکلیف میزبان کی رسوائی کا باعث بھی بنتی ہے۔ یہ بھی اس سے سبق ملتا ہے۔ پس یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مہمان کی تکلیف کوئی ایسی معمولی چیز نہیں جس سے صرفِ نظر کیا جائے۔ جس سے بلکہ کسی بھی رنگ میں مہمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔ اسلام نے اس لئے اکرام ضیف کی بہت تلقین کی ہے۔

سوال: جب آنحضورؐ پہلی وحی کے بعد گھبرا کر اپنے گھر آئے تو حضرت خدیجہؓ نے آپؐ سے کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو غیر معمولی خوبیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نظر آئیں اور جن کا ذکر حضرت خدیجہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وحی کے بعد آپ کی گھبراہٹ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور عرض کیا کہ ان خوبیوں کے حامل کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرسکتا۔ ان میں سے ایک خوبی یہ بھی بیان کی کہ خدا تعالیٰ کس طرح آپ کو ضائع کرسکتا ہے (جبکہ) آپ میں تو مہمان نوازی کا وصف بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔

سوال: آنحضورؐ اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کس طرح فرماتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک صحابی عبداللہ بن طُہفہ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر میں ان مہمانوں میں سے تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئے۔ آپ ہمیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ تھوڑا سا حریرہ ہے جو میں نے آپ کے لئے رکھا ہوا تھا۔ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے بھی تھے۔ یہ تھوڑا سا کھانا آپ کی افطاری کے لئے تھا۔ بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت عائشہؓ وہ برتن میں ڈال کر لائیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا لیا شاید ایک آدھ گھونٹ لیا یا لقمہ کھایا اور مہمانوں کو کہا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھائیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسے اس طرح کھا رہے تھے کہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے اور سب سیر ہو گئے۔ پھر آپ نے پوچھا پینے کو کچھ ہے تو وہ پینے کے لئے کچھ مشروب لائیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا پیا اور پھر فرمایا کہ بسم اللہ کر کے پیئیں۔ پھر ہم نے اسے پیا اور اسی طرح پیا کہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے اور پھر ہم اچھی طرح سیر ہو گئے۔

سوال: بعض اوقات بعض مہمان تکلیف دہ صورتحال پیدا کردیتے تھے ان کے ساتھ آپؐ کا کیا سلوک تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ مہمان بعض تکلیف دہ صورتحال بھی پیدا کر دیتے ہیں اور میزبان کا صبر کا جو دامن ہے وہ چھوٹ جاتا ہے۔ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسی صورت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عظیم اور عجیب نمونہ تھا کہ ایک شخص رات مہمان رہتا ہے، پھر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے یا دشمنی کی وجہ سے جان بوجھ کر بستر گندا کر دیتا ہے اور صبح صبح اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بجائے اسے کچھ کہنے کے، کچھ اعتراض کے فوری طور پر خود ہی اس کے بستر کو دھونے لگ جاتے ہیں۔ غرض کہ جس حد تک جا کر مہمان کا حق ادا کرنا ہوسکتا ہے وہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں نظر آتا ہے، آپؐ کی سیرت میں نظر آتا ہے۔ جب آپ نے اپنا یہ اسوہ دکھایا تو اسی کا نتیجہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگی میں بھی ہمیں مہمانوں کی خاطر قربانیوں کے نمونے نظر آتے ہیں۔

سوال: جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے آپؐ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

سوال: حضور انور نے جلسہ سالانہ کے کارکنان کو غیر از جماعت مہمانوں کے سامنے کیسا نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمارے جلسوں پر علاوہ احمدیوں کے اب غیر از جماعت مہمان بھی کافی تعداد میں آتے ہیں۔ مختلف جگہوں پر وہ ٹھہرتے ہیں اور ہر جگہ مہمان نوازی کی ٹیم ہے۔ ان ٹیم ممبران کو یا کارکنان کو جو بھی خدمت کرنے والے ہیں ان کو چاہئے کہ ہر قیامگاہ میں اپنے نمونے بھی ایسے دکھائیں کہ آنے والوں کو احساس ہو کہ وہ کسی دینی جلسے میں شرکت کے لئے آئے ہیں نہ کہ دنیاوی میلے میں اور اپنے رویّے، اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیاروں پر پہنچائیں، رات کو یا دن کے کسی حصے میں بھی جب فارغ ہوں تو فارغ بیٹھے ہوئے اِدھر اُدھر کی گپّیں لگانے کی بجائے دین کی باتیں کریں۔ اس کا اثر بھی مہمانوں پر ہوگا۔ ان پر واضح ہوگا کہ یہ لوگ ان دنوں میں دنیا سے مکمل طور پر کنارہ کش ہو کر خالصةً للہ جمع ہوئے ہیں اور اس جذبے سے خدمت بھی کر رہے ہیں اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے مہمانوں کو بھی اپنے دین کی باتیں سکھا رہے ہیں۔

سوال: حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مہمان کی عزت اور احترام کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مہمان کی عزت اور احترام کا ایک واقعہ ہے۔ ایک دفعہ قادیان میں آئے ہوئے ایک مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں بھی تھے۔ ایک مریدی کا رشتہ بھی تھا اور اس مریدی کے جذبے کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاؤں دبانے لگ گئے۔ اسی دوران میں کمرے کی کھڑکی یا دروازے پر ایک ہندو دوست نے آکر دستک دی۔ یہ صحابی کہتے ہیں مَیں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی تیزی سے اٹھے اور جا کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

سوال: سیٹھی غلام نبی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی مہمان نوازی کا کیا واقعہ بیان کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: (سیٹھی غلام نبی صاحب بیان کرتے ہیں کہ) ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں شام کے وقت قادیان پہنچا۔ رات کو جب مَیں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی تو کسی نے میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سامنے کھڑے دیکھا۔ آپ کے ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضور کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ مگر حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں۔ آپ کو شاید دودھ کی عادت ہوگی۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ سبحان اللہ! کیا اخلاق ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے خادموں تک کی خدمت میں کتنی لذت پا رہا ہے اور تکلیف اٹھا رہا ہے۔

سوال: حضور انور نے جلسہ سالانہ کے عہدیداروں اور کارکنان کو کھانا کھانے کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ربوہ میں بھی جب جلسے ہوتے تھے تو ایک پرہیزی لنگر بھی ہوتا تھا اور غیر ملکیوں کے لئے بھی علیحدہ کھانا پکتا تھا۔ پس یہاں بھی اگر ایسا انتظام ہوتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن عموماً احمدیوں کو عمومی انتظام کے تحت جو کچھ پکا ہوا ہے وہی کھانا چاہئے اور اسی طرح عہدیداروں کو بھی عام لنگر کا کھانا کھانا چاہئے۔ جو بھی کارکن ہیں، ڈیوٹی والے ہیں، عہدیدار ہیں سوائے اس کے کہ کسی کو کوئی خاص تکلیف ہو یا کسی وقت وہ کسی خاص مہمان کے ساتھ ڈیوٹی پر ہو تو اس وقت ان کے ساتھ کھانا کھا لیا۔ لیکن عمومی طور پر ہر ایک کو اپنا نمونہ یہی دکھانا چاہئے کہ جو عام کھانا ہے وہی عہدیدار بھی کھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بھی بڑا پسند فرمایا ہے اور انتظامیہ کے تکلف کا اظہار بالکل نہیں ہونا چاہئے یہ آپ نے پسند فرمایا۔ اور یہ بھی آپ نے پسند فرمایا کہ بغیر تکلف کے خاص مہمانوں کو اگر غیر معمولی طور پر treat کرنا پڑے تو کیا جانا چاہئے۔

سوال: شعبہ مہمان نوازی کے تعلق سے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: شعبہ مہمان نوازی جلسے کے انتظامات کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ اس شعبے کے صحیح رنگ میں اور وقت پر کام باقی پروگراموں کو بھی صحیح رنگ میں چلاتے ہیں۔ مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا یا لنگر کا انتظام کرنا ہی نہیں ہے۔ اس میں لنگر کا انتظام بھی ہے۔ کھانا کھلانے کا انتظام بھی ہے۔ سٹوریج اور سپلائی کا انتظام بھی ہے۔ پھر مہمان نوازی میں رہائش کا انتظام بھی ہے۔ بستر مہیا کرنا بھی ذمہ داری ہے۔ پھر صفائی کا انتظام بھی ہے۔ اس میں عمومی صفائی بھی ہے اور غسل خانوں کی صفائی بھی ہے۔ پھر پارکنگ کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کا انتظام بھی ہے۔ پھر بارشوں کی وجہ سے راستوں کی تکلیف دور کرنے کا انتظام ہے یہ بھی مہمان نوازی ہے کہ راستوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ پھر بوڑھوں معذوروں کے لئے بگھیوں کا انتظام ہے۔ غرضیکہ بہت سے انتظامات ہیں جو مہمان نوازی کے تحت ہی ہیں اور اگر مہمان نوازی کے انتظامات ٹھیک ہوں تو باقی انتظامات تو معمولی ہیں خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ مہمانوں کو طبّی امداد مہیا کرنا یہ بھی مہمان نوازی ہے۔ پس اسّی فیصد مَیں سمجھتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ تر جلسے کے کام تو براہ راست مہمان نوازی میں آجاتے ہیں۔ پس ہر کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف شعبہِ مہمان نوازی کا کام انہی کا نہیں جن کے مہمان نوازی کے پیچ لگے ہوئے ہیں بلکہ تقریباً ہر شعبہ ہی مہمان نوازی کا شعبہ ہے اور مہمان کے لئے سہولت مہیا کرنا اور اس کی عزت اور احترام کرنا اور اسے ہر تکلیف سے بچانا ہر کارکن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو احسن رنگ میں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

✡...✡...✡

تصحیح: اخبار بدر مورخہ 10 ستمبر 2015 کے صفحہ 2 پر شائع ہونے والے خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب کی اصل تاریخ 7 اگست 2015 ہے جو سہواً 31 جولائی 2015 شائع ہوئی ہے۔ احباب درستی فرمالیں (ادارہ)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

خطبہ جمعہ

آجکل مجھے دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط اور فیکسز آ رہی ہیں جن میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکبادیں بھی ہوتی ہیں اور اس بات کا اظہار بھی کہ ہم نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست جلسہ دیکھا اور فائدہ اٹھایا۔لیکن حقیقی فائدہ اور فیض تو تبھی پہنچتا ہے جب ہم اس بات کی بھی بھرپور کوشش کریں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اسے اپنی زندگی سنوارنے کا ذریعہ بنائیں

ہماری خوشی اور مبارکباد صرف جلسے کے کامیاب انعقاد کی مبارکبادوں تک محدود نہ رہے بلکہ یہاں شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سننے والے بھی جو انہوں نے سنا ہے، دیکھا ہے اس کی جگالی کرتے رہیں۔ اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے اس مادی دور میں ایک دنیاوی مادی ایجاد کو ہماری اصلاح کے لئے ہماری علمی، عملی اور اعتقادی ترقی کے لئے، بہتری کے لئے ذریعہ بنا دیا ہے

ہمیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس بات پر شکر گزاری کے اظہار میں ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والا ہونا چاہئے کہ یہ شکر گزاری ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مزید انعامات اور ترقیات سے نوازے گی۔ یہ شکر گزاری کا مضمون جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کا راستہ دکھاتا ہے وہاں بندوں کی شکر گزاری کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے

جلسہ سالانہ کے رضا کاران کی انتھک محنت اور پُر خلوص خدمات پر خراج تحسین اور دعا

جلسہ سالانہ کے متعلق مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تاثرات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پریس میڈیا کے ذریعہ سے جلسے کا بہت وسیع پیمانے پر تعارف ہوا ہے
اور اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح پیغام پہنچایا

ریڈیو، ٹی وی، اخبارات، سوشل میڈیا وغیرہ کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی تشہیر۔کئی ملینز افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا
گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، یوگنڈا اور کونگو کنشاسا میں ملکی ٹی وی چینلز کے ذریعہ جلسہ سالانہ برطانیہ کی براہ راست نشریات کے نیک اثرات

افریقن ممالک میں مالی، برکینا فاسو، اور سیرالیون میں جماعت کے ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ
کئی ملینز افراد تک جلسہ کے پروگراموں کی مقامی زبانوں میں تراجم کے ساتھ تشہیر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا تعارف اس جلسے کے ذریعہ بہت وسیع ہوا ہے اور ان میں جیسا کہ میں نے کہا بہت سے کام کرنے والے شامل ہیں۔ایم ٹی اے کے بھی اور پریس سیکشن میں بھی کام کرنے والے یوکے کے نوجوان ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی صلاحیتوں کو مزید بڑھائے اور اجاگر کرے

بعض انتظامی امور سے متعلق آئندہ کے لئے اہم ہدایات

مکرمہ فریدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28 / اگست 2015ء بمطابق 28 ظہور 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آجکل مجھے دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط اور فیکسز آ رہی ہیں جن میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکبادیں بھی ہوتی ہیں اور اس بات کا اظہار بھی کہ ہم نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست جلسہ دیکھا اور فائدہ اٹھایا۔لیکن حقیقی فائدہ اور فیض تو تبھی پہنچتا ہے جب ہم اس بات کی بھی بھرپور کوشش کریں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اسے اپنی زندگی سنوارنے کا ذریعہ بنائیں۔کوئی سیاسی باتیں یہاں نہیں ہوتیں۔کوئی دنیاوی باتیں نہیں کی گئیں بلکہ غیر مسلموں یا غیر احمدیوں کا بھی جو دنیادار طبقہ ہمارے جلسہ پر مہمان کے طور پر آتا ہے ان میں سے بعض خاص مہمانوں کو دو تین منٹ کے لئے کچھ کہنے کا موقع دیا جاتا ہے تو ان میں سے بھی تقریباً سبھی اس

دینی ماحول سے متاثر ہوکر زیادہ ترانہی باتوں کا ذکر کرتے ہیں جو جماعت کی تعلیم کا حصہ ہیں اور اعلیٰ اخلاق معیاروں کی طرف لے جانے والی ہیں۔ بہرحال اس جلسے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اپنی حالتوں کو اپنی تعلیم کے مطابق بنائیں اور جو کچھ سنا ہے اسے اپنے پر لاگو کریں ورنہ ان مہمانوں کے سامنے جو کچھ ہم نے پیش کیا، جو کچھ ہم نے سنا اور جس کی عموماً ہمارے مہمان تعریف کرتے ہیں وہ صرف ظاہری چمک ہوگی۔ ہمارے اندرونے کا اظہار نہیں ہوگا۔ ایک مومن کو اندر اور باہر سے ایک جیسا ہونا چاہئے۔ آجکل کی جو دنیا ہے اس کی بہت زیادہ نظر ہم پہ ہوگئی ہے اور اب دنیا ہمارے جلسوں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے شامل ہوتی ہے۔ احمدی دنیا بھی اور بعض دوسرے بھی سنتے ہیں۔ خاص طور پر برطانیہ کے جلسے کو بہت گہری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہم لاکھوں پاؤنڈ ایم ٹی اے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ پیغام پہنچانے کے لئے صرف اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ ہمارا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی زندگی کے مقصد کو پانے والا ہو۔ اس تک ایک وقت میں پیغام پہنچ رہا ہو۔

پس ہماری خوشی اور مبارکباد صرف جلسے کے کامیاب انعقاد کی مبارکبادوں تک محدود نہ رہے بلکہ یہاں شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سننے والے بھی جو انہوں نے سنا ہے، دیکھا ہے اس کی جگالی کرتے رہیں۔ اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے اس مادی دور میں ایک دنیاوی مادی ایجاد کو ہماری اصلاح کے لئے، ہماری علمی، عملی اور اعتقادی ترقی کے لئے، بہتری کے لئے ذریعہ بنا دیا ہے۔ ٹیلیویژن، انٹرنیٹ، اخبار اور دوسرے اشاعت کے ذرائع جب ہمارے لئے کام کر رہے ہوں تو ایک مومن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ اس زمانے میں ایسی ایجادیں ہوں گی جو دین کی اشاعت کے لئے ممدّ و معاون ہوں گی اور ہر روز ہم اس پیشگوئی کو بہتر سے بہتر رنگ میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ مَیں آگے کچھ ذکر کروں گا، پریس کی بھی رپورٹ دوں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ یہ پیغام پہنچاتا ہے۔

پس ہمیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس بات پر شکرگزاری کے اظہار میں ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والا ہونا چاہئے کہ یہ شکرگزاری ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مزید انعامات اور ترقیات سے نوازے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراھیم:8)۔ کہ اگر تم شکر کرو گے تو تمہیں اَور بھی زیادہ دوں گا اور بھی زیادہ بڑھاؤں گا۔ شکرگزاری کا یہ مضمون جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونے کا راستہ دکھاتا ہے وہاں بندوں کی شکرگزاری کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہوتا۔

(سنن الترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک حدیث نمبر 1955)

بہت سارے والنٹیئر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کام کرنے والوں کو توفیق دی کہ انہوں نے جلسے کے انتظامات کو بہترین شکل دینے کی کوشش کی۔ ٹرانسپورٹ ہے۔ رہائش ہے۔ کھانا پکانا ہے۔ جلسہ گاہ ہے۔ مختلف پروگرام ہیں۔ صفائی کا کام ہے۔ گرمی میں پانی پلانے کا انتظام ہے۔ آواز پہنچانے کا انتظام ہے اور دنیا تک پھر آواز اور یہاں کے نظارے پہنچانے کا انتظام جو ایم ٹی اے نے کیا ہے۔ غرض کہ اگر نام لئے جائیں تو بیشمار شعبے ایسے بنتے ہیں جن میں مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی، بوڑھوں نے بھی، جوانوں نے بھی، بچوں نے بھی، بچیوں نے بھی خدمت کی ہے اور جلسے کے تمام انتظامات کو اپنی استعدادں اور صلاحیتوں کے مطابق بہترین رنگ میں انجام دینے کے لئے بھرپور کوشش کی ہے۔ تمام والنٹیئر ز جو مختلف شعبوں کے ہوتے ہیں ان میں کوئی اپنے اپنے کاموں میں کسی کمپنی میں ڈائریکٹر ہے تو کوئی ڈاکٹر ہے، کوئی انجنیئر ہے، کوئی سائنٹسٹ ہے، کاروباری لوگ ہیں۔ پھر اپنے کام کرنے والے ہیں، مزدوری کرنے والے ہیں۔ لیکن سب ایک ہوکر کام کرتے ہیں۔ لنگر خانے میں قطع نظر اس کے کہ کوئی کیا ہے آگ کے سامنے کھڑا ہے جہاں سو دو سو بڑے دیگچے آگ پر رکھے ہوئے ہیں اور گرمی کی بھی انتہا ہے اور بڑی خوشی سے یہ لوگ دیگوں میں چمچے ہلا رہے ہیں، کھانے پکا رہے ہیں۔ بوڑھے نوجوان سب اس کوشش میں ہیں کہ بہترین قسم کا سالن مہمانوں کے لئے تیار ہوکر ان تک پہنچے۔ کسی کو بھی پرواہ نہیں کہ گرمی ہے یا نہیں ہے حتی کہ چودہ، پندرہ، سولہ سال تک کے بچے بھی کھانا پکانے اور روٹی پلانٹ پر بڑی بشاشت سے ڈیوٹی دیتے ہیں۔ پھر پانی کی فراہمی کے لئے ان والنٹیئر ز کا ایک گروپ کام کر رہا ہے۔ اور پھر مردوں اور عورتوں کا ایک گروپ بے نفس ہوکر کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر مہمانوں کے لئے ان کے غسل خانوں کی صفائی کر رہا ہے۔ کہیں اردگرد پھیلے ہوئے کوڑا کرکٹ کو اٹھانے والے کام کر رہے ہیں۔ کوئی ٹریفک کنٹرول کر رہا ہے۔ کچھ مرد اور عورتیں بگھیوں میں معذوروں اور بیماروں کو لانے لے جانے کا کام کر رہی ہیں۔ گرمی کی شدت میں بچے اور بچیاں مہمانوں کو بڑے جذبے سے پانی پلاتے ہیں۔ اس کو لوگ بڑا سراہتے ہیں۔ کچھ مرد اور عورتیں مہمانوں کو کھانا کھلانے کی ڈیوٹی پر متعین ہیں۔

پھر سیکیورٹی کا انتظام ہے۔ یہ بھی بڑا وسیع انتظام ہے اور بڑا اہم نظام ہے۔ غرضِ کہ اور بھی بہت سارے شعبہ جات ہیں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا جن میں ہر کارکن قطع نظر اس کے کہ وہ یہ کام جانتا ہے یا نہیں اپنی بھرپور صلاحیت اور جذبے کے ساتھ کام کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ پھر وائنڈ اَپ کا کام ہے۔ جلسے کے بعد بارشیں شروع ہوگئیں۔ بڑی دقّت سے سامان کو سمیٹا جا رہا ہے۔ بارش کی وجہ سے کچھ سامان بیڈنگ وغیرہ گیلا بھی ہؤا اور ان میں نقصان بھی ہؤا۔ میٹرسوں کو وسیع پیمانے پر اب سُکھانے کا بھی مسئلہ ہوگا لیکن بہرحال خدام یہ کر رہے ہیں۔ یہ خدام جلسے سے پہلے بھی سب انتظامات مکمل کرنے آئے تھے اور اب سمیٹنے کے لئے بھی مختلف ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔ وائنڈ اَپ کا کام بھی بہت بڑا کام ہوتا ہے کیونکہ کونسل نے معین دن دیئے ہوتے ہیں کہ ان میں یہ سارا کچھ سمیٹنا ہے۔ اگر یہ کام معینہ وقت میں نہ کیا جائے، نہ سمیٹا جائے تو آئندہ سال کے لئے جلسے کی اجازت میں مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔ غرضیکہ ہر کام ہی بہت اہم کام ہے۔ اس سال کینیڈا کے خدام کی ایک ٹیم نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا کہ ہم جلسے پر کام کرنا چاہتے ہیں تو انہیں وائنڈ اَپ کی ٹیم میں رکھا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بھی بھرپور مدد کی۔ یو کے کے علاوہ باقی جگہوں پر اتنا وسیع انتظام نہیں کرنا پڑتا اس لئے ان کینیڈا سے آئے ہوؤں کے لئے نیا تجربہ تھا لیکن پھر کافی پرجوش طریقے پر اور بڑی محنت سے انہوں نے کام کیا۔ یو کے کی خدام الاحمدیہ کی ٹیموں کے ساتھ ہمیں کینیڈا کے اس گروپ کا بھی، خدام کا بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے ہماری مدد کی۔

بہرحال یہ سب لوگ چاہے مرد ہیں یا عورتیں ہیں ہم سب ان کے شکرگزار ہیں اور یہ شکرگزاری کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ کارکنوں کی طرف سے مَیں ان سب مہمانوں کا شکریہ بھی ادا کر دیتا ہوں جنہوں نے تعاون کیا۔ چند ایک کے علاوہ عمومی طور پر کوئی شکایت نہیں آئی۔ اِکّا دُکّا تو شکایات آتی ہیں۔

اس وقت میں اسی شکرگزاری کے مضمون کے سلسلے میں مہمانوں کے تأثرات بیان کرتا ہوں جو دوسرے ممالک سے آئے۔ ان میں سیاستدان بھی تھے۔ ان میں کچھ ملکوں کے وزراء بھی تھے۔ بڑے عہدیدار بھی تھے۔ انسان جب ان کی باتیں سنتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی شکرگزاری میں مزید ڈوب جاتا ہے۔ اتنے بڑے انتظام میں بعض کمزوریاں بھی ہوتی ہیں اور یہ بہرحال قدرتی بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ کس طرح ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے کہ مہمانوں کو صرف اچھائیاں نظر آتی ہیں اور کمزوریاں پردے میں چلی جاتی ہیں۔

یوگنڈا سے مسٹر ولسن مورُولی (Wilson Muruli) صاحب جو کہ منسٹر آف Gender ہیں جلسے میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ مہمان نوازی، سیکیورٹی نظم و ضبط کے انتظامات دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضاکارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہونے جا رہا ہوں جہاں انسان نہیں بلکہ فرشتے کام کرتے نظر آئیں گے۔ میں نے نہ رات کو لوگوں کو سوتے دیکھا، نہ دن کو۔ ہر وقت خدمت کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ نہ تھکتے ہیں نہ اُکتاتے ہیں۔ بیس دفعہ بھی کوئی چیز مانگو تو مسکرا کر پیش کر دیتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے یہاں ریویو آف ریلیجنز اور مختلف تصاویر کی نمائش بھی دیکھی۔ ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال پر بھی گئے۔ وہ کہنے لگے کہ جس نہج پر جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس سے لگتا ہے کہ جماعت اگلے چند سال میں دنیا پر غالب آجائے گی۔ انشاء اللہ۔ پھر کہتے ہیں امن عالم کے لئے نہایت مدبرانہ کوششیں ہو رہی ہیں۔ نصائح اور تجاویز دنیا کے سامنے رکھی جاتی ہیں۔ اگر لوگ ان نصائح پر عمل کریں تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر جلسہ سالانہ کو میں خلاصۃً بیان کروں تو سب سے بڑی بات یہی ہے کہ جماعت احمدیہ انسانیت کے لئے امن محبت اور بھائی چارے کا ایک عظیم نمونہ ہے۔

فرنچ گیانا سے ایک مہمان جیک برتھول (Jacques Bertholle) جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ موصوف فرنچ گیانا کی کورٹ کے جج ہیں اور ملک کے بشپ کی نمائندگی میں آئے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے فرنچ گیانا سے روانہ ہوا تو میری ٹانگ میں درد تھا لیکن جلسہ میں شامل ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں شفا دی اور پورا جلسہ درد کا نام ونشان نہیں رہا۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ جلسے کی جو برکات احمدیوں کو پہنچتی ہیں اس سے غیر بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جہاں تک جلسے کے انتظامات کا تعلق ہے تو میں ایک لمبا عرصہ work inspector رہا ہوں اور ہر کام کو تنقیدی نگاہ سے دیکھتا ہوں مگر جس طریق پر جماعت احمدیہ کے والنٹیئر ز کام کر رہے تھے وہ قابل تعریف ہے۔ ہر ایک اپنا کام احسن رنگ میں کر رہا تھا۔ خاص طور پر اتنے بڑے مجمع کی سیکیورٹی کا انتظام کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اسی طرح اتنی کثیر تعداد میں لوگوں کے لئے کھانا تیار کرنا اور پھر انہیں وقت پر کھلانا معمولی کام نہیں۔

پھر نائیجیریا کے ایک مشہور ٹیلیویژن ایم آئی ٹی وی (MITV) کے چیئرمین مرہی بساری (Murhi Busari) صاحب یہاں آئے تھے۔ یہ الحاج ہیں، انہوں نے حج کیا ہوا ہے۔ یہ کہتے ہیں جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں عرفات کے مقام پر ہوں اور ہر طرف پیار محبت اور خوشی بکھر رہی ہے۔ ایسا نظارہ میں نے دنیا میں کبھی نہیں دیکھا اور خدام بڑی عمدگی سے ڈیوٹی دے رہے تھے۔ اطاعت کے جذبے سے سرشار تھے۔ اطاعتِ امام کا جو نظارہ میں نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور اس کی جماعت میں دیکھا ہے وہ کہیں نہیں دیکھا۔

کونگو کنساشا سے جسٹس نُول کی لومبا (Noel Kilomba Ngozi Mala) صاحب آئے ہوئے تھے جو کانسٹی ٹیوشنل کورٹ کے جج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بحیثیت جج خدا تعالیٰ نے مجھے اتنی فراست دی ہے کہ دیکھ سکوں کہ کہاں حقیقت کو چھپایا جا رہا ہے اور کہاں اظہارِ حق کیا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جس اسلام کا مجھے تعارف کروایا گیا تھا اس کا عملی نمونہ میں نے جلسے میں شامل ہوکر دیکھ لیا ہے۔ میرے دل میں اگر کوئی شک تھا تو اب دُور ہوگیا ہے۔ دراصل حقیقی اسلام یہی ہے جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔ اسلام کے اسی پیغام کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا مستقبل اسی پیغام سے وابستہ ہے۔ اسی اسلام کی ہمیں ضرورت ہے۔ ہمیں دہشت گردوں کا اسلام نہیں چاہئے۔

سیرالیون کے وائس پریذیڈنٹ بھی جلسے میں شامل ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بہت عظیم الشان ہے اور ساری قوموں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ مجھے جلسے میں شامل ہوکر بہت محبت ملی ہے۔

مکینی سیرالیون کا شہر ہے وہاں کے میئر شامل ہوئے۔ کہتے ہیں تینوں دن روحانیت سے بھرپور تھے اور میری زندگی میں عظیم انقلاب پیدا کرنے کا موجب بنے ہیں۔ میں نے کبھی لوگوں کو اس طرح ایک دوسرے سے پیار کرتے نہیں دیکھا۔

سیرالیون سے ڈپٹی منسٹر آف سپورٹس آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت میری زندگی کا انوکھا تجربہ تھا۔ چھوٹے، بڑے اور بوڑھے سب لوگ آگے بڑھ بڑھ کر مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہے تھے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔ میں نے آج تک کسی بھی مذہبی یا سیاسی جلسے میں اس قدر مہمانوں کی عزت اور محبت نہیں دیکھی۔

بینن کے نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر ایرک ہندے (Eric Houndete) صاحب آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ سب سے بڑی بات جو میرے مشاہدے میں آئی وہ یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ یہ چیز کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملے گی۔ کہتے ہیں میں نے اس جلسے میں شامل ہو کر اپنی زندگی کے بہترین لمحات گزارے ہیں۔ میں نے تمام انتظامات کا جائزہ لیا ہے۔ ہر چیز میں مجھے حسن انتظام ہی نظر آیا۔ پینتیس ہزار سے زائد افراد کے جلسے میں ٹرانسپورٹ کا بہترین انتظام تھا اور ٹریفک کو بڑی مہارت سے گائیڈ کیا جا رہا تھا۔ اتنی بڑی تعداد کے باوجود صفائی کا معیار بھی اچھا تھا۔ کہیں گندگی نظر نہیں آئی۔ ان تمام انتظامات پر پانچ ہزار سے زائد جماعت احمدیہ کے لوگ رضاکارانہ طور پر کام کر رہے تھے اور ان رضاکاروں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی شامل تھے، بوڑھے بھی شامل تھے، جوان بھی شامل تھے، مرد عورتیں اور کم عمر بچے بھی شامل تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ ایک غیر معمولی بات ہے جو کسی بھی مذہبی یا دنیاوی تنظیم میں نظر نہیں آئے گی۔

ارجنٹائن سے ایک احمدی آئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سچے مذہب کی تلاش میں دس سال گزارے ہیں اور بالآخر جماعت میں شامل ہو کر مجھے سچا مذہب مل گیا۔ جلسہ سالانہ کی آرگنائزیشن سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ جلسہ میں نوجوان نسل کی موجودگی تھی۔ میں نے آج تک کسی دوسرے مذہب میں نوجوان نسل کی کسی مذہبی فنکشن میں اس قدر involvement نہیں دیکھی جس طرح جماعت احمدیہ میں ہے۔ کہتے ہیں عالمی بیعت میں شمولیت میری زندگی کے خوش ترین لمحات تھے۔ بیعت کے دوران میرا دل اور جسم لرز رہا تھا۔ دس شرائط بیعت دراصل قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں کہ میں ارجنٹائن کا پہلا مسلمان ہوں جسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور اب انشاء اللہ اپنے ملک میں جا کر میں احمدیت کی تبلیغ بھرپور انداز میں کروں گا۔

جاپان سے ایک مہمان یوشیو اِوَامورا (Yoshio Iwamura) صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ مہمان نوازی کی روایات اور کارکنان کا محبت و شفقت کا رویہ ہم سب کے لئے ایک ناقابل فراموش یاد ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ اقوام متحدہ کا حقیقی نمونہ پیش کر رہا تھا جہاں ہر رنگ و نسل اور قوم کے افراد ایک خاندان کی طرح نظر آ رہے تھے۔ اس روحانی ماحول نے میرے دل پر ایک خاص اثر کیا ہے۔

جاپان سے ایک دوست ڈاکٹر جیوانی مونٹے (Giovanni Monte) بھی آئے ہوئے تھے۔ یہ موصوف جو ہیں یہ میڈیکل سائنس میں پی ایچ ڈی ہیں اور ٹوکیو انٹرنیشنل بک فیئر کے موقع پر ان کا جماعت سے رابطہ ہوا تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ دس سال سے مختلف مذاہب اور معاشروں کی تحقیق کر رہا تھا۔ عیسائیت سے متنفر ہو چکا تھا۔ حق کی تلاش میں تھا۔ بک فیئر کے پہلے دن جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دی گئی تو یہ لکھنے والے ہمارے مشنری لکھتے ہیں کہ اگلے دن دوبارہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ رات کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور میرے لئے مشکل تھا کہ اس کتاب کو پڑھے بغیر سو جاتا۔ صبح تک جب اس کتاب کا مطالعہ مکمل کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اسلام ایک سچا مذہب اور حق وصداقت کا راستہ ہے۔ کہتے ہیں ایک سال کے دوران میں نے پچاس بار اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ فلسفہ غیر معمولی کشش رکھتا ہے۔ چنانچہ موصوف جلسہ دیکھ کر کہنے لگے کہ میں حق کی تلاش میں تھا اور مجھے حق مل گیا ہے۔ اسلام احمدیت سے بہتر کوئی طرز زندگی نہیں ہے۔ چنانچہ موصوف نے پہلے دن تو بیعت نہیں کی تھی جلسے کے فوراً بعد اگلے روز یہ میرے پاس آئے کہ انہوں نے بیعت کرنی ہے اور پھر ان کی وہاں مسجد میں بیعت ہوئی تھی۔

جاپان سے ایک غیر احمدی دوست ماسایوکی آکوتسو (Masayuki Akutsu) صاحب جو ٹوکیو یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں جلسہ میں شامل ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں تحقیق کر رہے ہیں اور اسی غرض سے یہ ربوہ کا سفر بھی کر چکے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ ربوہ کے دورے کے دوران واپسی پر ہمارے معزز میزبان اور گاڑی کے ڈرائیور نے مجھے کہا کہ مہمان نوازی میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو معاف کر دیں۔ اس کیفیت نے میرے دل پر بے انتہا اثر کیا اور آج یہاں جلسے پر آیا ہوں تو ایسی اعلیٰ روایات یہاں بھی دیکھنے کو ملی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور عمل جو ہے وہ ایک ہے۔ ہر جگہ یہ نمونے نظر آتے ہیں۔

سپین سے نیشنل اسمبلی کے دو ممبران پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ جوس ماریہ (JoseMaria) صاحب تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے انتظامات دیکھ کر یہی سوچتا رہا کہ ہمیں اس طرح کا انتظام کرنا پڑے تو ہم کیسے کریں گے۔ اس وقت دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں۔ یہ تینوں دن جلسے کے پروگرام میں شرکت کرتے رہے اور متعدد بار اس بات کا اظہار کیا کہ ایسے منظم کام ہماری حکومتیں نہیں کر سکتیں جو یہاں پر رضاکار کر رہے ہیں۔ میں اس جلسے پر بہت کچھ سیکھ کر جا رہا ہوں۔

پس یہ جو رضاکاروں کے، والنٹیئرز کے، کارکنان کے کام ہیں یہ بھی ان کی ایک خاموش تبلیغ ہے جو یہ کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر خاتون پارلیمنٹ ممبر جو تھیں کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے بڑی انتھک محنت کر رہی ہے۔ کہتی ہیں کہ میرا سپین کے مشہور تاریخی شہر ٹولیڈو سے تعلق ہے جہاں کسی دور میں مختلف تہذیبیں جن میں مسلمان، یہودی اور عیسائی شامل ہیں باہم متحد ہو کر امن کے ساتھ رہتے رہے ہیں۔ ہمیں اس دور پر فخر ہے اور سپین کی تاریخ کا وہ ایک سنہری دور تھا۔ موصوفہ نے کہا کہ ہزار سال قبل بنو امیہ خاندان سے عبدالرحمن اول سپین آئے اور انہوں نے کہا کہ وہ اس ملک کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ کہتی ہیں آج ہم آپ کے خلیفہ کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ آپ لوگ جب ہمارے ملک میں آئیں تو اسے اپنا گھر سمجھیں۔

فرانس کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ اس سال ایک ہی خاندان کے پینتیس افراد یہاں جلسے پہ شامل تھے جن میں اٹھائیس تو احمدیت قبول کر چکے تھے مگر ان کے والد اور والدہ اور ان کی ایک بیٹی اور اس کے تین بچوں نے ابھی احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ والد کافی بڑی عمر کے ہیں۔ جمعہ کی نماز سے پہلے کہنے لگے کہ میں ماحول کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ پھر بیان کرتے ہیں کہ یہاں اس جلسے میں شامل ہو کر اور جلسے کا ماحول دیکھ کر پتا چلا ہے کہ میرے بچے کیوں احمدی ہوئے ہیں اور جب سے احمدی ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی حالت ہی بدل گئی ہے۔ اسلامی تعلیم پر ایسا عمل ہے کہ خدا کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے اور یہ سب احمدیت کی وجہ سے ہوا ہے۔ کہتے ہیں میں جب جوان تھا تو ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک عجیب سی جگہ ہے جہاں بہت سے لوگ ہیں۔ اب جلسے پر آ کے وہ خواب یاد آئی ہے۔ جلسے کے دوسرے دن انہوں نے بتایا کہ آج میں نے پانچ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ چنانچہ وہ اور ان کی اہلیہ اتوار کی جو عالمی بیعت ہوئی ہے اس میں شامل ہوئے اور بیعت کر کے اب جماعت میں شامل ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ بیعت کے وقت ان کا سارا خاندان وہاں موجود تھا جو بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا۔

پھر ان کی تین بچوں والی بیٹی کے بارے میں بھی امیر صاحب لکھتے ہیں پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ان کا جماعت سے پرانا تعلق ہے لیکن بیعت نہیں کی تھی اور اتوار کی صبح فجر کی نماز کے بعد وہ کہتے ہیں میرے پاس خاوند اور بیٹی آئے۔ کہنے لگے کہ آپ سے ایک بات کرنی ہے اور ساتھ ہی رونے لگ گئے۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ میں اس لئے بیعت نہیں کر رہا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لے کر بیعت کروں۔ اب جب جلسے میں شامل ہوا تو میرا بہت دل کر رہا تھا کہ بیعت کرلوں لیکن میری شدید خواہش تھی کہ میری بیوی بھی میرے ساتھ بیعت کرے۔ چنانچہ آج صبح فجر کی نماز میں میں نے بہت دعا کی۔ نماز کے بعد میری اہلیہ مجھے کہنے لگیں کہ میں نے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ اس پر مَیں نے اسے کہا کہ میں نے بھی تم سے کچھ کہنا ہے۔ چنانچہ میری اہلیہ نے کہا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ جب میں نے اسے بتایا کہ میں بھی یہی بات کہنے والا تھا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں اور مَیں دعا کر رہا تھا کہ ہم اکٹھے بیعت کریں اور آج اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی تو وہ بولی کہ میں بھی یہی دعا کر رہی تھی۔ اس طرح اس فیملی کی حالت بڑی جذباتی تھی۔

یونان کے وفد کے تأثرات۔ یونان سے بھی وفد آیا ہوا تھا۔ ڈاکٹر اکرم شریف داماد وغلو صاحب کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی مسلمان جماعت کو اتنا منظم نہیں دیکھا جس طرح منظم جماعت احمدیہ ہے۔ ہر کوئی آپ سے نہایت محبت اور اخوت کے جذبے سے ملتا ہے خواہ وہ آپ کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

تین افراد پر مشتمل سلووینین وفد بھی تھا۔ وہاں کے ایک دوست زماگو پاولِچ (Zmago Pavlicic) جو کہ بطور ترجمان کے کام کرتے ہیں کچھ عرصہ سے جماعتی لٹریچر کے ترجمہ پر بھی کام کر رہے ہیں۔ موصوف کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے سے پہلے میرا جماعت کے متعلق تعارف صرف پڑھنے تک محدود تھا لیکن جلسے میں شامل ہو کر اور جلسے کا ماحول دیکھ کر اب یقین ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں نے جماعت کے بارے میں پڑھا تھا وہ ایک حقیقت ہے۔ مثال کے طور پر محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا قول میں نے پہلے پڑھا تھا یا سنا تھا لیکن جلسے میں آ کر اور مختلف لوگوں سے مل کر، جلسے کے ماحول کو دیکھ کر، اس قول کی عملی حالت بھی دیکھ لی کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس قول پر عمل کرنے والا ہے۔

جہاں لوگوں کے تأثرات آپ سنتے ہیں وہاں ہر ایک کو اپنے اپنے جائزے بھی لیتے رہنا چاہئے کہ دوسروں پر یہ جو اثر قائم ہوا ہے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اس کو ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرے۔

سلووینین وفد میں یونیورسٹی کی ایک پروفیسر آندرے یا بوریچ صاحبہ بھی شامل تھیں۔ یہ صاحبہ خاتون ہیں۔ عورت ہیں۔ کہتی ہیں مَیں پہلی مرتبہ کسی اسلامی پروگرام میں شامل ہوئی اور پہلی مرتبہ مجھے اسلام کے بارے میں مثبت تعارف حاصل ہوا۔ جماعت حقیقت میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ ڈائننگ ہال میں بچے کھانا serve کر رہے تھے اور ہم سے بار بار پوچھ رہے تھے کہ اگر ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں بتائیں۔ اس طرح چھوٹے چھوٹے بچے جلسہ گاہ میں پانی پلا رہے تھے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ساری چیزیں بچوں کی تربیت اور ان کی پرورش کے لئے بہت ضروری ہیں۔

سویڈن کے ایک پولیس افسر آئے ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ جو پیغام دے رہے ہیں اس کا میں نے عملی مشاہدہ بھی دیکھا ہے۔ کاش کہ یہ پیغام دنیا کے تمام ممالک تک پہنچ جائے۔ یہ پولیس آفیسر ہیں۔ کہتے ہیں اگر یہ پیغام سویڈن میں بھی پہنچ جائے تو مَیں اپنی نوکری سے استعفیٰ دے دوں کیونکہ پولیس کی ضرورت ہی نہیں رہے گی اور اگر ہمارا معاشرہ پرامن اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والا ہو جائے گا تو جو پیسے پولیس والوں کی تنخواہ میں دیتے ہیں وہی غریبوں بوڑھوں کی ضروریات پوری کرنے کے کام آئیں گے۔

پس یہ چیزیں ہر احمدی کو جہاں شکرگزار بناتی ہیں وہاں جن میں چھوٹی موٹی کمزوریاں ہیں ان کو ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔

سوئٹزرلینڈ سے پریس اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے مہمان برانسلاو بیلی صاحب (Branislav Beli) شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے آخری دن شامل ہوا۔ میں دنیا کے مختلف events میں شامل ہوتا رہتا ہوں لیکن اس طرح کا event پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ایک عجیب نظارہ تھا۔ جب لوگوں کو رکنے کو کہا جاتا تو خاموشی سے رک جاتے اور جب ان کو مڑنے کو کہتے تو اسی طرف وہ مڑ جاتے۔ کسی نے اس بات پر غصے کا اظہار نہیں کیا کہ کیوں ان کو روکا جا رہا ہے۔ مجھے نظر نہیں آیا کہ کوئی کارکن یا کوئی بھی جلسے میں شامل ہونے والا غصے سے بات کر رہا ہے۔ میں نے کافی ملک دیکھے ہیں مگر اس طرح کا پرسکون اور اعلیٰ نظام کہیں نہیں دیکھا۔

ایک غیر احمدی سوئس غیر مسلم مائیکل شیرن برگ (Michael Scharrenberg) شامل ہوئے۔ سوئٹزرلینڈ کے ہی ہیں وہ کہتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر عالمی بیعت کا نظارہ تھا کہ کس طرح لوگ اپنے عقیدے اور خلیفہ کے ساتھ وابستگی کا اظہار کر رہے ہیں۔

ایک نو احمدی دوست مائیٹا کیلاف واسرو ہیں۔ مائیکرونیشیا سے آئے ہوئے تھے اور یہ وہاں گیارہ سال تک

میئر بھی رہے ہیں۔ کہتے ہیں یہ سارا کچھ دیکھنے کے بعد اب میں مصمّم ارادہ لے کر جا رہا ہوں کہ اپنے خاندان اور کوسرائے (جواُن کا شہر ہے) کے لوگوں کے اسلام کے بارے میں غلط تاثرات کو ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔ پس جلسہ تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔

جمیکا سے ایک جرنلسٹ آئی ہوئی تھیں۔ ان کے ساتھ ایک کیمرہ مین بھی تھا۔ کہتی ہیں کیمرہ مین شروع میں کسی مسلمان مجمع میں شامل ہونے سے ہچکچا رہا تھا لیکن انہوں نے جب دیکھا کہ ہر ایک ان کے ساتھ محبت سے پیش آ رہا ہے اور ان کا خیال رکھا جا رہا ہے تو پوچھنے لگے کہ کیا ان لوگوں کے دلوں میں واقعی ہمارے لئے پیار ہے یا یہ صرف دکھاوا کر رہے ہیں؟ اس پر ہمارے مبلغ نے انہیں جواب دیا کہ اخوت اور بھائی چارہ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ آپ سارا جلسہ گزاریں آپ کو خود ہی پتا چل جائے گا کہ لوگ دکھاوا کر رہے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ جب جلسہ ختم ہوا تو یہ کیمرہ مین کہنے لگے کہ کوئی شک نہیں کہ جس محبت اور اخوت اور ایک دوسرے کے لئے محبت کا جلسے پر مظاہرہ ہو رہا تھا وہ محض دکھاوا نہیں تھا بلکہ ایک حقیقت تھی۔ پھر جرنلسٹ جو تھیں انہوں نے میرا انٹرویو بھی لیا تھا۔ کہتی تھیں وہاں جا کے میں لکھوں گی یا ڈاکومنٹری بناؤں گی۔ تو اس سے مزید تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں وعدہ کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ کی ان تعلیمات کو جمیکا میں پھیلانے کے لئے سخت محنت کروں گی۔ اب یہ عیسائی ہیں اور ہماری تبلیغ کا ذریعہ بن رہی ہیں۔

پانامہ سے ایک دوست رونالڈو کوچز صاحب آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں اس طرح کی پرامن فضا کی مثال آج کے دور میں ملنا ممکن نہیں۔ ہمارے ملک میں بھی کثیر تعداد میں مسلمان رہتے ہیں لیکن لوگ ان کے بارے میں اچھا تاثر نہیں رکھتے بلکہ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ مجھے بھی جب مسلمانوں کے جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت ملی تو مجھے لگا یہ لوگ بھی پانامہ کے مسلمانوں کی طرح ہی ہوں گے لیکن جب میں یہاں پہنچا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ میں نے یہاں محبت، پیار اور امن کی ایسی فضا دیکھی جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہتے ہیں آج کے بعد اگر کوئی شخص اسلام کے بارے میں غلط نظریہ پیش کرے گا تو میں اس کا بھرپور دفاع کروں گا کہ سارے مسلمان ایک جیسے نہیں ہوتے۔

قازخستان سے تاناشیواما صاحبہ ہیں۔ سٹیٹ یونیورسٹی کی پروفیسر ہیں اور نیو یارک کی اکیڈمی کی ممبر بھی ہیں۔ سن 2000ء میں ان کو لیڈی آف ورلڈ کے طور پر منتخب کیا گیا تھا۔ اپنے تاثرات میں بیان کرتی ہیں کہ اپنی 75 سالہ زندگی میں دنیا کی بہت سی جگہیں دیکھ چکی ہوں لیکن انسانیت سے محبت اور انسانیت کی حقیقی معنوں میں مدد کرنا میں نے صرف یہاں ہی دیکھا ہے۔ بہت شاندار منظر تھا کہ سب کی موجودگی میں مختلف فیلڈز کے طلباء نے کارکردگی کی بنا پر میڈل حاصل کئے۔ یہ بات اور یہ اعزاز ہمیشہ ان کے دلوں میں پختہ رہے گا اور ان کو مستقبل میں بھی اپنی زندگی کو اسی اصول کے مطابق ڈھالنے میں ممد و معاون ہوگا۔ کہتی ہیں میں بھی اس جلسے کی بدولت اپنے اندر ایک روحانی تازگی اور قوت محسوس کرتی ہوں۔

ایک طالبہ گوئٹے مالا سے آئی تھیں۔ کہتی ہیں جلسے میں شامل ہونا میرے لئے انتہائی خوش کن تجربہ تھا۔ اس جلسے کے روحانی ماحول نے میری آئندہ زندگی کو سنوارنے کی طرف رہنمائی کی ہے۔

کروشیا سے اٹھائیس افراد کا وفد آیا ہوا تھا اور کروشین قومی اسمبلی کے ممبر پارلیمنٹ پانڈک درازن صاحب بھی اس میں شامل تھے۔ کہتے ہیں میرا کسی بھی مسلمان تنظیم کے اجتماع میں شرکت کا پہلا موقع تھا اور کافی متاثر تھے۔ آخری تقریر بھی انہوں نے سنی۔ کہتے ہیں اگر ان نصیحتوں پر عمل کریں تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

سیرالیون کے نیشنل ٹی وی SLBC کے جرنلسٹ بھی شامل ہوئے۔ یہ کہتے ہیں آپ نے جلسے میں مجھے دعوت دے کر بڑا احسان کیا اور کہتے ہیں جلسے کے دوران ہی میں نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ چنانچہ موصوف نے عالمی بیعت کے دن بیعت بھی کر لی۔

پال سینگر ڈیوس (Paul Sanger Davies) جو برٹش رائل ایئر فورس میں گروپ کیپٹن ہیں، کہتے ہیں میں لازماً اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اب تک میں نے سینکڑوں ایسے پروگرام دیکھے ہیں لیکن ایسا منظم پروگرام کبھی نہیں دیکھا۔ خاص کر ایسے امور پر بات چیت کر کے بہت اچھا لگا کہ ہم آجکل بہت سے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں اور ان خطرات سے نکلنے کا کیا حل ہے اور اس حوالے سے بہت سی اچھی باتیں سننے کو ملیں۔

آئیوری کوسٹ سے دو ممبر پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ کوآکو کوآکو واترا (Kouakou Kouakou Ouattara) صاحب ان میں سے ایک تھے۔ کہتے ہیں یہ میری زندگی کے اہم لمحات میں سے ہے۔ میں کئی سالوں سے احمدی ہوں مگر اس طرح کا روحانی ماحول پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ میں احمدی تو پہلے سے ہی تھا مگر جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر میرا ایمان اور بھی مضبوط ہو گیا ہے۔

برٹش سوسائٹی آف دی ٹیورن شراؤڈ نیوز لیٹر کے ایڈیٹر Hugh Farey صاحب تھے۔ یہ بھی ٹیورن شراؤڈ (Turin Shroud) کے ماہرین میں سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے آج تک جتنے فورمز پر کفن مسیح کے حوالے سے بات چیت کی ہے ان میں سب سے زیادہ بہترین فورم یہ تھا۔ کہتے ہیں یہ تین دن علمی لحاظ سے میرے لئے غیر معمولی تھے۔ نہ صرف شراؤڈ کے بارے میں بلکہ احمدیہ جماعت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا ہے۔ میرا اس بارے علم نہ ہونے کے برابر تھا۔ اس سے میرے لئے تحقیق کی نئی راہیں کھلی ہیں۔ اور ٹیورن شراؤڈ پر تحقیق کرنے والی بعض دوسری شخصیات بھی تھیں وہ بھی شامل ہوئیں۔ ان میں ایک صاحب بیری شارٹس (Barrie Schwortz) ہیں جو کہ ٹیورن شراؤڈ کے حوالے سے دنیا بھر میں سب سے زیادہ مستند سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی تقریر تو آپ لوگ سن چکے ہیں۔ بہت ساری باتوں کے علاوہ جو ایک خاص بات تھی وہ کہتے ہیں کہ میرا یہاں آنے کا مقصد آپ لوگوں کو شراؤڈ آف ٹیورن کے بارے میں آگاہی دینا تھا۔ لیکن مجھے یہ تسلیم کرنا پڑ رہا ہے کہ جس قدر مَیں آپ کو اس حوالے سے علم دے سکتا ہوں ان چند دنوں میں اس سے کئی گنا میں نے آپ لوگوں سے علم سیکھا ہے۔

پریس اور میڈیا کی مَیں نے بات کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پریس میڈیا کے ذریعہ سے جلسے کا بہت وسیع پیمانے پر تعارف ہوا ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح پیغام پہنچایا۔ جلسہ کی خبر اور ویڈیو کلپس (video clips) ٹیلیویژن اور آن لائن ویڈیو کے سات مختلف پروگرامز کے ذریعہ کل تین اعشاریہ تین ملین افراد تک خبر پہنچی ہے۔ ریڈیو کے 34 پروگرامز کے ذریعہ 2.79 ملین افراد تک پیغام پہنچے۔ پرنٹ اور آن لائن میڈیا کے چودہ مختلف فورمز کے ذریعہ 7.7 ملین افراد تک پیغام پہنچا اور سوشل میڈیا میں گیارہ سو پچانوے شاملین کے ذریعہ جلسے کا پیغام پانچ ملین افراد تک پہنچا۔ اس طرح مندرجہ بالا فورمز کے ذریعہ کل 18.79 ملین افراد تک جلسے کی کارروائی اور خبر اور پیغام اور تصاویر اور ویڈیو کلپس پہنچے اور افریقہ کے علاوہ ایسے ممالک جہاں جلسے کے حوالے سے میڈیا کو کوریج ملی ہے ان میں برطانیہ، سکاٹ لینڈ، ویلز، آئرلینڈ، یو ایس اے، کینیڈا، پاکستان، انڈیا، فرانس، جمیکا، بولیویا، یونان اور بیلیز شامل ہیں۔

سب سے اہم چینلز میں بی بی سی نیوز 24 شامل ہے جس پر جلسے کی خبر تین مرتبہ نشر ہوئی۔ یہ بھی پہلی دفعہ ہی ہوا ہے۔ ابتدائی طور پر اس چینل پر ایک مرتبہ خبر نشر کرنے کی اجازت دی گئی تھی تاہم بعد میں مزید خبر نشر کرنے کی اجازت دی گئی۔

انٹرنیشنل نیوز ایجنسی فرانس اے ایف پی نے بھی جلسے کی خبر نشر کی۔ AFP نے ویڈیو رپورٹ بھی جاری کی جو کہ بعد ازاں یو ایس اے، یوکے اور انڈیا میں درجنوں خبروں کی ویب سائٹس پر نشر کی گئی۔ ان میں Yahoo News، MBC News، MSN News شامل ہیں۔

پھر ریڈیو کوریج، 34 ریڈیو انٹرویوز بی بی سی کے تین نیشنل ریڈیو سٹیشنز، 24 ریجنل ریڈیو سٹیشنز اور دو لوکل ریڈیو سٹیشنز پر نشر ہوئے۔ ان میں BBC Radio 4 بھی شامل ہے جو کہ برطانیہ کا سب سے زیادہ سنا جانے والا ریڈیو اسٹیشن ہے۔ اس پر 20 منٹ کا طویل انٹرویو نشر کیا گیا۔ اس کے علاوہ بی بی سی ریڈیو سکاٹ لینڈ (BBC Scotland) اور بی بی سی ریڈیو ایشین نیٹ ورک (BBC Radio Asian Network) شامل ہیں۔ بی بی سی ریڈیو سٹیشن نیٹ ورک پر ایک گھنٹے سے زائد دورانیے کا انٹرویو شائع کیا گیا۔ 34 ریڈیو اسٹیشنز کے ذریعہ کُل 2.79 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ ان میں سے کم از کم دو انٹرویوز کا جو آغاز تھا وہ بی بی سی کی ایک جرنلسٹ کیرولائن وائٹ (Caroline Wyatt) تھیں۔ انہوں نے میرے سے انٹرویو لیا تھا اس کو انہوں نے نشر کیا جس پہ اب یہاں کی مسلمان تنظیموں کے فورم پر بہت شور پڑا ہے کہ ہمیں اکٹھا ہو جانا چاہئے۔ یہ مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کر رہا ہم اکٹھے ہو کر مسلمانوں کی نمائندگی کریں گے۔

دو ایشین اور کیتھولک ہیرالڈ (Catholic Herald) نے خبر اور آرٹیکل چھاپے۔ ہفنگٹن پوسٹ (Huffington Post) نے بھی دو آرٹیکل شائع کئے۔ اسی طرح اور بہت سے ہیں۔ سوشل میڈیا، ٹوئٹر وغیرہ کے ذریعہ یہ پیغام پہنچتا رہا۔ یہ جو ہے مرکزی رپورٹ ہے۔ اس کے علاوہ یوکے کے پریس میڈیا کے ذریعہ سے میرا خیال ہے دو تین ملین تک تو ضرور پیغام پہنچا ہوگا۔

افریقن ممالک میں ملکی ٹی وی جلسہ سالانہ کی لائیو کوریج دیتے رہے جن میں گھانا نا، ئیجیریا، سیرالیون، یوگنڈا اور کونگو کنشاسا شامل ہیں۔ حدیقۃ المہدی سے براہ راست لائیو نشریات کیں۔ گھانا کے ایک دوست نانا اوسئی آکوٹو (Nana Osei Akoto) صاحب نے فون کر کے بتایا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن آپ کے جلسہ کی لائیو نشریات دیکھ کر مجھ پر جذباتی کیفیت طاری ہے۔ میرے لئے آنسو روکنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ سب سے آگے ہے۔ میری دعا ہے کہ میں آپ کی جماعت کا مبلغ بن کر جماعت احمدیہ کا پیغام پھیلاؤں۔

ٹمالے گھانا سے ایک خاتون ہُما اداِڈاٹو (Humada Idatu) صاحبہ نے کہا کہ میں نے گھانا ٹی وی کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا جلسہ دیکھا ہے اور یہ جلسہ دیکھ کر میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ میں مسلمان تو ہوں لیکن جلسہ سالانہ کی نشریات دیکھ کر میں احمدی مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔

کلام الامام

”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 213)

طالب دُعا: طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلام الامام

”اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دُعاؤں میں لگے رہو۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 207)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

یوگنڈا سے ایک دوست نے فون کر کے بتایا کہ میں نے جلسہ کی نشریات ٹی وی پر دیکھی ہیں۔ مَیں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ موصوف مشن ہاؤس آئے اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

گھانا سے ایک کالر نے فون کر کے کہا کہ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی حقیقی نمائندگی کر رہی ہے۔ میں اسلام کے متعلق کوئی بات نہیں سنتا تھا کیونکہ مسلمان اسلام کے نام پر ظلم کر رہے ہیں۔ لیکن آپ لوگ جس اسلامی تعلیم کو پیش کر رہے ہیں وہ سن کر میرا ذہن تبدیل ہو گیا ہے۔

ایک احمدی خاتون نے گھانا سے لکھا کہ آج اپنے کمرے میں بیٹھ کر ٹی وی پر جلسہ سالانہ کی نشریات دیکھ رہی ہوں اور مجھے لگ رہا ہے جیسے میں بھی جلسے میں شامل ہوں۔ میرا دل خوشی سے بھرا ہوا ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے تر ہیں۔

سیرالیون میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون کے نیشنل ٹی وی SLBC پر جلسہ سالانہ کی 36 گھنٹے لائیو نشریات دکھائی گئیں۔ سیرالیون سے بہت سے لوگوں نے فری ٹیلیفون لائن پر بات کر کے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ایک صاحب جبرائیل صاحب کہتے ہیں میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کی کوششوں سے آج ہم یہ جلسہ دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں ایسا لگ رہا ہے جیسے خلیفہ کے ساتھ یوکے میں بیٹھے ہیں۔ یہ احمدی ہیں اور اپنے گھر میں بیٹھے جلسے کی برکات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

کونگو کنشاسا میں بھی چار بڑے بڑے شہروں میں جلسے کی نشریات دکھائی گئیں۔ ان شہروں میں سے دو میں میرا آخری خطاب نشر کیا گیا جبکہ دو شہروں میں جلسے کی تمام کارروائی لائیو نشر کی گئی۔ جب آخری خطاب ہو رہا تھا تو کنشاسا میں ہم نے ان سے دو گھنٹے کا وقت لیا تھا۔ جب دو گھنٹے ختم ہو گئے تو ابھی میرا خطاب جاری تھا اور ختم نہیں ہوا تھا۔ اس پر ٹیلیویژن کے عملے سے درخواست کی گئی کہ کچھ مزید وقت دے دیں تا کہ خطاب مکمل نشر ہو جائے۔ انہوں نے کہا ہمارے پروگرام تو پہلے سے ہی شیڈیول ہوتے ہیں اور اس طرح وقت نہیں بڑھایا جا سکتا لیکن چونکہ آپ کے خلیفہ کی تقریر جاری ہے اور اس تقریر کا ہم پر اس قدر اثر ہے کہ ہم آپ کو مزید وقت دے رہے ہیں اس طرح مکمل خطاب کی کوریج دکھائی گئی اور اس کا اچھا فِیڈ بیک (Feed back) بھی آنا شروع ہو گیا۔

ایک شخص نے فون کر کے بتایا کہ میں مسلمان ہوں لیکن آج تک میں نے ایسی باتیں کسی کے منہ سے نہیں سنیں میں فوراً جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

اور کونگو کے ایک شہر بکانگو میں جی کے وی (GKV) ٹی وی پر جلسہ نشر کیا گیا۔ اس ٹی وی کے سربراہ جوَس (Jose) صاحب نے کہا کہ میں اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلام کا جو تصور میرے ذہن میں تھا وہ یکسر تبدیل ہو گیا اور مجھے خلیفۃ المسیح کے خطابات سن کر معلوم ہوا کہ اسلام ایک بہت ہی خوبصورت اور دل کو موہ لینے والا مذہب ہے۔ کہتے ہیں کہ اکثر گھروں میں ایم ٹی اے کے پروگرام اور خاص طور پہ آخری خطاب چلنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

ایک دوست نے کہا کہ ٹی وی پر آپ کا جلسہ دیکھا اور بہت خوشی ہوئی کہ دنیا میں ایک ایسا وجود بھی ہے جو اتنی پیاری تعلیمات دے رہا ہے۔

افریقن ممالک میں ریڈیوز پر جلسہ سالانہ کی جو کوریج ہوئی ہے۔ اس میں مالی میں جماعت کے پندرہ ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ سے جلسہ سالانہ کی تینوں دن کی کارروائی لائیو نشر ہوئی۔ اس طرح وہاں قریباً دس ملین لوگوں نے جلسہ سالانہ یوکے کی لائیو کارروائی اپنی زبانوں میں سنی۔

اسی طرح برکینا فاسو میں چار ریڈیو اسٹیشنز پر جلسہ سالانہ کی تین دن کی مکمل کارروائی نشر ہوئی۔ اس کو بھی بڑا وسیع سننے والے ہیں۔

اسی طرح سیرالیون میں کارروائی نشر ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ جلسے کا یہ پیغام ملینز لوگوں تک مختلف برّاعظموں میں پہنچا۔

اللہ کے فضل سے پریس میڈیا ٹیم نے بھی بڑا اچھا کام کیا اور ایم ٹی اے نے بھی اس کے لئے بہت کام کیا۔ خاص طور پر وہ جو افریقہ کے انچارج بنائے گئے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں بہت کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسے کے ذریعہ جماعت کا بہت وسیع تعارف ہوا ہے اور ان میں جیسا کہ میں نے کہا ایم ٹی اے کے بھی اور پریس سیکشن کے بھی بہت سے کام کرنے والے شامل ہیں۔ اور پریس سیکشن میں بھی کام کرنے والے یوکے کے ہی نوجوان ہیں جو کام کر رہے ہیں اور اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صلاحیتوں کو مزید بڑھائے اور اجاگر کرے۔

بعض انتظامی باتیں بھی ہیں جو انتظامیہ اور مہمانوں کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مثلاً ایک شکایت میرے سامنے یہ آئی کہ مین مارکی میں بیٹھنے کے لئے کرسیاں کم تھیں اور بیماروں اور معذوروں کو نہیں ملیں اور بظاہر چھوٹی عمر کے اور نوجوان بیٹھے ہوئے تھے اور عذر یہ پیش کیا گیا کہ ان کو کیونکہ کارڈ ایشو ہو چکے ہیں اس لئے ہم ان کو اٹھا بھی نہیں سکتے۔ ایک تو کارڈ کرسیوں کے مطابق ہونے چاہئیں یا پھر جگہ بڑھائیں یا اگر وہاں جگہ نہیں ہوتی تو معذوروں اور بیماروں کے لئے، ایک علیحدہ مارکی کرسیوں کے لئے ساتھ لگائی جا سکتی ہے اس طرف بھی اگلے سال غور کرنا چاہئے۔ اور دوسرا یہ بھی ہے کہ ٹی وی سکرین ایک کم ہے، ایک سے زیادہ ہونی چاہئیں۔

عمومی طور پر تو غسل خانوں کا ٹوائلٹس کا انتظام صحیح رہا ہے لیکن بعض دفعہ شکایات آتی تھیں کہ پانی اور ٹشو پیپر وغیرہ کی کمی تھی۔

بازار میں جانے والے پاکستانی مہمانوں کی بھی غیر پاکستانیوں نے شکایت کی ہے کہ وہاں بعض دفعہ اگر کوئی چیز خریدنی ہو اور لائن میں لگنا پڑے تو پاکستانی صبر کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے، اور دھکم پیل کرتے تھے۔ ان کو اپنے نمونے دکھانے چاہئیں کیونکہ جلسے کا مقصد تو یہ ہے ہی نہیں۔ پہلے دن بھی میں نے کہا تھا کہ صبر اور برداشت کریں اور دوسرے کا حق زیادہ دینے کی کوشش کریں۔

ٹرانسپورٹ کے انتظام کی عموماً اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تعریف کی گئی ہے۔ اس سال بعض کارکنوں نے بعض مہمانوں کی شکایت کی ہے۔ چاہے وہ چند ایک یا ایک آدھ ہی تھا لیکن غلط اثر ڈالنے والا تھا۔ کارکنوں تک ہی رہا تو ٹھیک ہے۔ شکر ہے ایسے مہمانوں تک نہیں پہنچا جو ہمیں دیکھ رہے تھے۔ کارکنان کی بات ماننا ہر آئے ہوئے مہمان کا فرض ہے چاہے وہ کوئی ہو، کسی عہدیدار کا قریبی ہے یا کوئی بڑا ہے۔ کسی خاندان کا ہے چاہے میرا رشتہ دار بھی ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ بات مانیں اور ماحول کو اچھا بنائیں، بعضوں نے غلط رویّے دکھائے جو صحیح نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ نوجوان جو ڈیوٹی پر تھے اور اس بات پر زیادہ جذباتی ہو گئے کہ اگر یہ ہماری بات نہیں مانتے تو ہم ڈیوٹی نہیں دیتے یہ بھی غلط سوچ ہے۔ ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مختلف طبائع ہوتی ہیں۔ اس لئے کارکنوں کو بھی صبر اور حوصلہ دکھانا چاہئے اور اگر کوئی غلط چیز دیکھیں تو اپنے بالا افسر کو شکایت کریں پھر وہ آپ ہی سنبھال لیں گے۔ بہر حال عمومی طور پر جلسہ سالانہ بہت سے فضلوں کو لانے والا بنا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو، ہر اس شخص کو جس نے شمولیت کر کے یا ٹی وی کے ذریعہ سے اسے دیکھا اور سنا اپنے اندر تبدیلی لانے والا بنائے اور جو میڈیا کے ذریعہ سے اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کو پہنچا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کو عقل اور سمجھ دے کہ وہ اس کو بھی بہتر طور پر سمجھ سکیں اور اس حقیقی پیغام کو قبول کریں۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو سیدہ فریدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب کا ہے۔ آپ مکرم سید جلیل شاہ صاحب کی بیٹی تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب کی پوتی اور میر حسام الدین صاحب کی پڑپوتی تھیں۔ تین دن پہلے ان کی وفات ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ حضرت سید حبیب اللہ شاہ صاحب کی نواسی تھیں اور حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی پڑنواسی۔ یعنی حضرت اُمّ طاہر کی بھتیجی کی بیٹی تھیں۔ میر حسام الدین شاہ صاحب کی پڑپوتی تھیں۔ میر حسام الدین شاہ صاحب وہ ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق تھا اور جب شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد نے آپ کو سیالکوٹ بھیجا ہے تو انہی کے گھر میں رہے تھے۔ اور حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ذکر کیا کہ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک خاص تعلق تھا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد سوم صفحہ 327-326)

اسی طرح سید حبیب اللہ شاہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ماموں تھے۔ یہ فریدہ بیگم صاحبہ ان کی بیٹی کی بیٹی تھیں۔ جب فریدہ بیگم کی والدہ رضیہ بیگم صاحبہ کا نکاح ہوا ہے تو حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا کہ اس خاندان کے خاص تعلق کی وجہ سے مَیں بیماری کے باوجود نکاح پڑھانے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔ اور اسی طرح لڑکی کی طرف سے ولی بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بنے تھے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد سوم صفحہ 326و328)

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی بہو نے لکھا ہے کہ خاص طور پر دینی لحاظ سے بھی آخری عمر میں تو انہوں نے بہت زیادہ مطالعہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب پڑھیں بلکہ تین دفعہ پڑھیں۔ ملفوظات پڑھی۔ تفسیر کبیر مکمل کی۔ خطبات باقاعدگی سے سننے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ ان کا ایک پوتا جامعہ احمدیہ ربوہ میں اور ایک نواسہ ان کا جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی صحیح رنگ میں جماعت کا خادم بنائے۔

✡...✡...✡

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''دعا بڑی دولت اور طاقت ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 207)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے اور جو شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔
(مسلم کتاب النّکاح باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ و بخاری)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

پاک ہونے کا عمدہ طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
''میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی نہ خاندانی نہ مالی۔''
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 213)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبان۔ قادیان

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 ستمبر 2015ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ صابرہ بی بی صاحبہ

(اہلیہ مکرم عیدا صاحب مرحوم) یوکے

29 اگست 2015 کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، سادہ مزاج، مہمان نواز، غریب پرور، قناعت پسند، خوددار، صابرہ وشاکرہ، رشتہ داروں اور ہمسائیوں سے حسن سلوک کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا، اخلاص اور محبت وعقیدت کا تعلق تھا۔ مرکز سے آنے والے جماعتی مہمانوں کی بڑی خوشی سے مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ اسی طرح اپنے گاؤں میں مسجد کی تعمیر کے دوران کام کرنے والے مزدوروں کا بھی بہت خیال رکھتیں اور جماعتی مخالفت اور بائیکاٹ کے باوجود ہمسایہ خواتین کو ضرورت کی اشیاء مہیا کیا کرتی تھیں۔ آخر دم تک اپنا ہر کام خود اپنے ہاتھ سے کرتی رہیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد سلیم ظفر صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کی والدہ تھیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم رضا سلیم جامعہ احمدیہ یوکے میں زیر تعلیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ

(کوٹری سندھ)

15 اگست 2015 کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت خواجہ غلام نبی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ لمبا عرصہ کوٹری جماعت کے صدر رہے۔ وکالت کے شعبہ سے منسلک ہونے کی وجہ سے جماعتی مقدمات میں معاونت کی توفیق بھی ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعاگو، متوکل علی اللہ، صابر وشاکر، سادہ مزاج، شفیق، ہمدرد، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ پُرجوش داعی الی اللہ بھی تھے۔ تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی بروقت کیا کرتے تھے اور خلیفۃ المسیح کی ہر تحریک پر لبیک کہتے تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی عابدہ سلطانہ صاحبہ مجلس تھونسر برگ ناروے کی صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہی ہیں۔

(2) مکرم مرزا انور احمد ساجد صاحب (ابن مکرم مرزا نواب دین صاحب آف دارالیمن وسطی ربوہ)

3 مارچ 2015ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے کئی سال بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ خدمت کی توفیق پائی۔ چھوٹی عمر میں ہی بیعت کر کے احمدیت قبول کی اور تادم وفات صدق دل سے اس پر قائم رہے۔ عہدیداران کا بے حد احترام کرتے اور ان کے خلاف کبھی کسی کو گلا شکوہ نہ کرنے دیتے۔ اپنی اولاد میں سے بھی جو دینی کاموں میں مصروف ہوتا اس کی زیادہ قدر کرتے۔ نماز باجماعت کے علاوہ تہجد کا بھی التزام کرتے۔ چندہ جات بھی بڑی باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

(3) مکرمہ طاہرہ حمید صاحبہ

(اہلیہ مکرم میاں حمید احمد صاحب، مانچسٹر)

6 اگست 2015ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو لاہور میں دو مرتبہ صدر لجنہ حلقہ شالیمار ٹاؤن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ تین سال قبل یوکے شفٹ ہوئی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، جماعتی کاموں میں پیش پیش، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم میاں منصور احمد صاحب نے 28 مئی 2010ء کو لاہور کے سانحہ میں شہادت کا مرتبہ پایا۔ آپ کے دوسرے بیٹے مکرم محمود احمد مبشر صاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

(4) مکرمہ صغریٰ اشرف صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب آف جھنگ)

2 مارچ 2015ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا خلافت کے ساتھ اطاعت اور وفا کا تعلق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، مہمان نواز اور ہر ایک کے دکھ سکھ میں شامل ہونے والی مخلص خاتون تھیں۔ چندہ جات وقت پر ادا کیا کرتی تھیں۔ تدریس کے شعبہ کے ساتھ تعلق تھا۔ اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئیں۔

(5) مکرم محمد اٹھوال صاحب

(آف بہوڑو چک نمبر 18، ضلع شیخوپورہ)

17 اگست 2015ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو خلافت رابعہ کے دور میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت ملی۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ مکرم سلطان احمد صاحب اٹھوال سابق صدر جماعت برلن (جرمنی) کے بھائی تھے۔

(6) مکرمہ نگہت یوسف صاحبہ

(اہلیہ مکرم مرزا یوسف احمد صاحب موضع بانڈہ، احمد نگر، کوہاٹ)

8 اگست 2015ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

۞…۞…۞

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
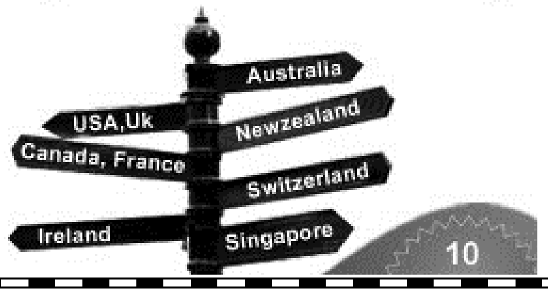

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

مجھے سینکڑوں خط آتے ہیں جن میں اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری اولادوں میں تقویٰ پیدا کرے۔ یہ تبدیلی یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور اپنا عہد بیعت نبھانے کے احساس کی وجہ سے ہے۔ اس خواہش نے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی خشیت اور خوف نے انہیں دنیا کی چیزوں سے بے پرواہ تو کیا ہے لیکن دنیا کی نعمتوں سے وہ محروم نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور ان کے حقیقی ماننے والوں اور تعلیم پر چلنے والوں کو بھی ان دنیاوی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ بعض دفعہ بعض عارضی تنگیاں ہوتی ہیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور حالات بہتر ہو جاتے ہیں

آج اس زمانے میں اس مضمون کا حقیقی ادراک ہم احمدیوں کو ہے جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ہے اور آپؐ کے غلامِ صادق کا زمانہ اور اسوہ بھی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

کیا وہ زمانہ تھا کہ ایک مہمان آتا تھا تو آپ اپنا کھانا اسے دے دیتے تھے اور خود فاقہ کرتے تھے اور کہاں آج کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں لوگ آپ کے دسترخوان سے کھانا کھا رہے ہیں اور یہ بھی انتہا نہیں ہے۔ ابھی تو ان لنگروں نے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔ لاکھوں لوگوں نے، کروڑوں لوگوں نے آپ کے دسترخوان سے کھانا کھانا ہے۔ اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں نے آپ کو ماننے کے بعد تقویٰ میں بھی بڑھنا ہے

ایک لنگر کے نظام کو ہی اگر کوئی غور کرنے والا دیکھ لے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی حالات کو، زمانے کو سامنے رکھے تو یہی آپ کی صداقت کا ایک نشان بن جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جب استعمال کریں تو اس کا شکر کریں۔ ایک تو اس کی تسبیح کریں تو ساتھ ہی دین کی حالت کے درد کو بھی محسوس کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں کہ کس طرح ہم نے اشاعت دین اور تبلیغ دین میں حصہ ڈالنا ہے

جب انسان کھانا کھاتے ہوئے بِسْمِ اللّٰہ پڑھتا ہے۔ کھانا ختم کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھتا ہے۔ کپڑا پہنتے ہوئے دعا کرتا ہے، اللہ کو یاد رکھتا ہے تو یہ چیزیں جو انسان خود کر رہا ہوتا ہے اصل میں یہی تسبیح ہے جو ان چیزوں کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام پر حملہ کرنے والوں کے منہ بند کرنے کے لئے اور اسلام کی خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو علم کلام ہے اسی سے ہم ان لوگوں کا منہ بند کر سکتے ہیں جو آج بھی اسلام پر اعتراض کرتے ہیں اس لئے اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید میں خود ہی نشانات بھی دکھاتا ہے اور دلائل بھی بتاتا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پھوپھی مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ اہلیہ مکرم نواب عباس احمد خان صاحب مرحوم کی وفات مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 ستمبر 2015ء بمطابق 04 تبوک 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ایک دنیا دار شخص کو جب یہ کہا جائے کہ اگر کسی میں حقیقی تقویٰ پیدا ہو جائے تو اسے دنیا جہان کی سب نعمتیں مل جاتی ہیں تو وہ یقیناً یہ کہے گا کہ یہ سب فضول باتیں ہیں اور مذہب کے نام پر اپنے ارد گرد لوگوں کو جمع کرنے کے لئے لوگ یہ باتیں کرتے ہیں۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے کہ آجکل مذہب کے نام پر بعض لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں اور ان کے ذاتی مفاد ہوتے ہیں لیکن نہ تو ان میں خود تقویٰ ہوتا ہے اور نہ ہی ان کے پیچھے چلنے والوں میں تقویٰ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلے پر ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء اور ان کی جماعتیں، حقیقی تعلیم پر چلنے والے یہ لوگ تقویٰ کا ادراک رکھتے ہیں۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے کاروباروں میں لگے ہونے کے باوجود تقویٰ کی تلاش کرتے ہیں اور تقویٰ پر چلتے ہیں۔

مجھے سینکڑوں خط آتے ہیں جن میں اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری اولادوں میں تقویٰ پیدا کرے۔ یہ تبدیلی یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور اپنا عہد بیعت نبھانے کے احساس کی وجہ سے

ہے۔اس خواہش نے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی خشیت اور خوف نے انہیں دنیا کی چیزوں سے بے پرواہ تو کیا ہے لیکن دنیا کی نعمتوں سے وہ محروم نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور ان کے حقیقی ماننے والوں اور تعلیم پر چلنے والوں کو بھی ان دنیاوی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ بعض دفعہ بعض عارضی تنگیاں ہوتی ہیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں اور حالات بہتر ہوجاتے ہیں۔اسی طرح متقی میں قناعت بھی ہوتی ہے اور قناعت کی وجہ سے وہ معمولی تنگیوں کو برداشت بھی کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوتے ہیں، جو نعمت ملتی ہے اس پہ اظہار بھی کرتا ہے۔ پھر جو اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے اس کے تھوڑے پر بھی متقی کو خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہوتی ہے اور جب خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہوجائے تو پھر اللہ تعالیٰ مزید فضل فرماتا ہے اور انہی فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایک حقیقی مومن پھر قربانیوں کے لئے تیار بھی رہتا ہے اور کرتا بھی ہے۔ آج اس زمانے میں اس مضمون کا حقیقی ادراک ہم احمدیوں کو ہے جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ہے اور آپؐ کے غلامِ صادق کا زمانہ اور اسوہ بھی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ:

’’دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سب کچھ چھین لیا اور اسی طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی چھین لیا مگر خدا تعالیٰ کے مقابلے میں انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہ کی۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کو سب کچھ دیا۔اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑا اور باوجود اس کے کہ اپنے خاندان میں (جائیداد کے) نصف حصے کے مالک تھے آپ کی بھاوج جنہیں خدا تعالیٰ نے بعد میں احمدی ہونے کی توفیق دی، سمجھتی تھیں کہ آپ مفت خورے ہیں۔ (اور بڑی تنگیاں ہوتی تھیں) مگر (پھر بھی) خدا تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ دیا۔اس حالت کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں اس طرح کھینچا ہے کہ

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِیْ وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

کہ ایک زمانہ تھا جب میں دوسروں کے ٹکڑوں پر بسر اوقات کرتا تھا مگر اب خدا نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ ہزاروں لوگ میرے دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں۔‘‘ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 11 صفحہ 314-313)

آج ہم احمدیوں کا ایمان یقیناً اس بات سے بڑھتا ہے جب ہم آپ کے ابتدائی زمانے اور بعد کے زمانے کو دیکھتے ہیں۔اس حالت کا مزید نقشہ کھینچتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس طرح بھی بیان فرمایا کہ:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پیدا ہوئے تو آپ کے ماں باپ نے آپ کی پیدائش پر خوشی کی ہوگی مگر جب آپ کی عمر بڑی ہوگئی اور آپ کے اندر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوگئی تو آپ کے والد آپ کی اس حالت کو دیکھ کر آہیں بھرا کرتے تھے کہ ہمارا بیٹا کسی کام کے قابل نہیں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک واقعہ سنایا۔اس کا پہلے بھی میں ذکر کرچکا ہوں کہ ایک سکھ نے آپ کو بتایا تھا کہ ہم دو بھائی تھے۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے ہمارے والد صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ ان کے پاس آپ جاتے آتے رہتے ہیں انہیں سمجھائیں۔تو یہ کہتے ہیں کہ جب مَیں مرزا غلام احمد صاحب کے پاس گیا اور ان کو کہا کہ آپ کے والد صاحب کو اس خیال سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ ان کا چھوٹا لڑکا اپنے بڑے بھائی کی روٹیوں پر پلے گا، (کوئی کام نہیں کرتا)۔اسے کہو کہ میری زندگی میں کوئی کام کرلے اور میں کوشش کررہا ہوں کہ اچھی نوکری مل جائے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب نے کہا کہ مَیں اگر مر گیا تو پھر سارے ذرائع بند ہوجائیں گے۔حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس سکھ نے بتایا کہ جب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پاس گئے اور آپ کے والد صاحب کے خیال کا اظہار آپ کے سامنے کیا کہ آپ کی حالت دیکھ کے انہیں بہت دکھ ہوتا ہے اور یہ بھی کہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے کہا کہ اگر میں مر گیا تو غلام احمد کا کیا بنے گا؟ تو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ آپ اپنے والد کی بات کیوں نہیں مان لیتے؟ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد کپورتھلہ کی ریاست میں کوشش کر رہے تھے اور کپورتھلے کی ریاست نے آپ کو ریاست کا افسر تعلیم مقرر کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔افسر تعلیم مقرر کرنے کی ایک آفر بھی آگئی تھی۔ وہ سکھ کہنے لگے کہ جب ہم نے یہ بات کہی کہ آپ اپنے والد صاحب کی بات کیوں نہیں مانتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے والد صاحب تو یونہی غم کرتے رہتے ہیں، انہیں میرے مستقبل کی کیوں فکر ہے۔ مَیں نے تو جس کی نوکری کرنی تھی کرلی ہے۔ کہتے ہیں ہم واپس آگئے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے آکر یہ ساری بات کہہ دی۔ مرزا صاحب نے کہا کہ اگر اس نے یہ بات کہی ہے تو ٹھیک کہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدا تھی اور پھر ابھی انتہا نہیں ہوئی لیکن جو عارضی انتہا نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی وفات کے وقت ہزاروں ہزار آدمی آپ پر قربان ہونے والا موجود تھا اور پھر اس شعر کا ذکر کیا جو پہلے بھی میں نے پڑھا ہے کہ

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِیْ وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

کہ ایک ایسا زمانہ تھا جب بچے ہوئے ٹکڑے مجھے ملا کرتے تھے اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں سینکڑوں خاندانوں کو پال رہا ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ آپ کی ابتدا کتنی چھوٹی تھی مگر آپ کی انتہا ایسی ہوئی کہ علاوہ ان لوگوں کے جو خدمت کرتے تھے لنگر میں روزانہ دو اڑھائی سو آدمی کھانا کھاتے تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ اپنے والد کی جائداد میں اپنے بھائی کے برابر کے شریک تھے لیکن زمینداروں میں یہ عام دستور ہے، اس زمانے میں یہ زیادہ تھا کہ جو کام کرے وہ تو جائیداد میں شریک سمجھا جاتا تھا اور جو کام نہیں کرتا وہ جائداد میں شریک نہیں سمجھا جاتا تھا۔لوگ عموماً کہہ دیتے ہیں کہ جو کام نہیں کرتا اس کا جائداد میں کیا حصہ ہوسکتا ہے۔شروع زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جب کوئی ملاقاتی آتا اور اپنی بھاوجہ کو کھانے کے لئے کہلا بھیجتے تو وہ آگے سے کہہ دیتیں کہ وہ یونہی کھا پی رہا ہے۔کام کاج تو کوئی کرتا نہیں۔ اس پر آپ اپنا کھانا اس مہمان کو کھلا دیتے اور خود فاقہ کرلیتے یا تھوڑے سے چنے چبا کر گزارا کرلیتے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ خدا کی قدرت ہے وہی بھاوجہ جو اس وقت آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی بعد میں میرے ہاتھ پر احمدیت میں داخل ہوئیں۔غرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کی ابتدا بڑی نظر نہیں آیا کرتی لیکن اس کی انتہا پر دنیا حیران ہوجاتی ہے۔‘‘

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 101-102)

آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان ہی نہیں بلکہ قادیان سے باہر بھی دنیا کے کئی ممالک میں آپ کا لنگر چل رہا ہے۔اُس وقت تو شاید دو تین تنوروں پر روٹی پکتی ہو اور لنگر چل رہا تھا اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے لنگروں میں روٹی کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں۔قادیان میں بھی، ربوہ میں اور یہاں لنگر میں بھی لاکھوں روٹیاں ایک وقت میں پکتی ہیں۔اللہ کے فضل سے یہاں جلسہ پر جو انتظامات ہیں ان میں بڑا وسیع لنگر کا انتظام ہے۔جیسا کہ مَیں پہلے پچھلے جمعہ ذکر کرچکا ہوں، اس دفعہ بہت سارے جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔اخباری نمائندے آئے ہوئے تھے۔وہ لنگر کے انتظام کو دیکھ کے، کھانا پکتے دیکھ کے، روٹی پلانٹ کو دیکھ کے بڑے متاثر ہوئے ہیں۔مشین کی روٹی ساروں کو پسند آئی۔ایک جرنلسٹ جو دیکھ رہے تھے انہوں نے وہاں کھڑے کھڑے کھانے کی خواہش کی۔انہیں روٹی دی گئی تو ان کو بڑی پسند آئی اور کھا گئے۔ پھر انہوں نے کہا اور کھا سکتا ہوں؟ تو احمدی نے جو اُن کے ساتھ تھے کہا کہ بیشک کھائیں، جتنی مرضی کھائیں کیونکہ یہ مسیح کا لنگر ہے یہاں کوئی کمی نہیں ہے۔

پس کیا وہ زمانہ تھا کہ ایک مہمان آتا تھا تو آپ اپنا کھانا اسے دے دیتے تھے اور خود فاقہ کرتے تھے اور کہاں آج کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں لوگ آپ کے دستر خوان سے کھانا کھا رہے ہیں اور یہ بھی انتہا نہیں ہے۔ ابھی تو ان لنگروں نے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔لاکھوں لوگوں نے، کروڑوں لوگوں نے آپ کے دستر خوان سے کھانا کھانا ہے۔اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں نے آپ کو ماننے کے بعد تقویٰ میں بھی بڑھنا ہے۔

آج ہمیں دنیا کمانے والے احمدیوں میں قربانی کے جو معیار نظر آتے ہیں یہ بھی کوئی انتہا نہیں ہے۔اس میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اضافہ ہوتا چلا جانا ہے۔ پس اگر کوئی غور کرنے والا ایک لنگر کے نظام کو ہی دیکھ لے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی حالات کو، زمانے کو سامنے رکھے تو یہی آپ کی صداقت کا ایک نشان بن جاتا ہے۔ بہت بڑا نشان ہے اور ہمارے ایمانوں میں تو یقیناً یہ اضافے کا باعث بنتا ہے۔اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اس سارے نظام کو چلانے کے لئے مالی قربانی کی روح افراد جماعت میں پیدا ہوئی ہے تو یہ بھی اسی تقویٰ کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جُڑ کر ہم میں پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کی طرف مزید توجہ پیدا کرنے کی توفیق دے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں اور بعض واقعات پر روشنی ڈالتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہیں اور جس طرح بیان کرتے ہیں اور بعض دفعہ آپ جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں وہ بھی آپ کا ایک خاصّہ ہے۔ ایک عام آدمی کسی واقعے کی ظاہری حالت سے لطف تو اٹھا سکتا ہے اور لطف اٹھا کر گزر جاتا ہے لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ اس میں سے جس طرح بڑے باریک نکات نکالتے ہیں وہ بھی ہمارے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا ہے اور معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھانے کے انداز اور ڈھنگ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھانے کا ڈھنگ بالکل نرالا تھا۔ میں نے کسی اور کو اس طرح کھاتے نہیں دیکھا۔ آپ پھلکے سے پہلے ایک ٹکڑا علیحدہ کرتے (یعنی باریک روٹی، چپاتی جو ہوتی ہے)۔ پھر لقمہ بنانے سے پہلے آپ انگلیوں سے اس کے ریزے بناتے جاتے اور منہ سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے اور پھر ان میں سے ایک چھوٹا سا ریزہ لے کر سالن سے چُھو کر منہ میں ڈالتے۔ یہ آپ کی عادت ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ دیکھنے والے تعجب کرتے اور بعض لوگ تو خیال کرتے کہ شاید آپ روٹی میں سے حلال ذرّے تلاش کررہے ہیں۔لیکن دراصل اس کی وجہ یہی جذبہ ہوتا تھا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں اور خدا کا دین مصائب سے تڑپ رہا ہے۔ ہر لقمہ آپ کے گلے میں پھنستا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر آپ گویا اللہ تعالیٰ کے حضور معذرت کرتے تھے کہ تو نے یہ چیز (یعنی کھانا کھانا) ہمارے ساتھ لگا دی ہے (اور خوراک انسان کی ضرورت ہے)۔ ورنہ دین کی مصیبت کے وقت ہمارے لئے یہ ہرگز جائز نہ تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں وہ غذا بھی (جو آپ کی تھی) ایک مجاہدہ معلوم ہوتا تھا۔ یہ ایک لڑائی ہوتی تھی ان لطیف اور نفیس جذبات کے درمیان جو اسلام اور دین کی تائید کے لئے اٹھ رہے ہوتے تھے اور ان مطالبات کے درمیان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قانون قدرت کے پورا کرنے کے لئے قائم کئے گئے تھے۔‘‘

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 269-270)

یعنی جو جذبات دین کی تائید کے لئے آپ کے دل میں تھے ان کے درمیان اور جو انسانی ضروریات ہیں، کھانا کھانا انسان کی ضرورت ہے، پینا انسان کی ضرورت ہے، ان کے درمیان ایک لڑائی چل رہی ہوتی تھی۔ آپ کا کھانا کھانا بھی ایک مجبوری تھی۔ اصل فکر آپ کو دین کی تائید کی تھی، اسلام کی ترقی کی تھی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جب استعمال کریں تو اس کا شکر کریں۔ ایک تو اس کی تسبیح کریں تو ساتھ ہی دین کی حالت کے درد کو بھی محسوس کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں کہ کس طرح ہم نے اشاعت دین اور تبلیغ دین میں حصہ ڈالنا ہے۔ پھر کھانے کے اس انداز سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا تسبیح کے مضمون کی مزید وضاحت فرمائی اور قرآن کریم کے اس حصہ آیت سے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (التغابن:2)۔ زمین و آسمان کی ہر چیز خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ نکتہ نکالا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب کھانا کھایا کرتے تھے جیسا کہ پہلے بھی ذکر آیا ہے کہ بمشکل ایک پھلکا آپ کھاتے تھے اور جب اٹھتے تو روٹی کے ٹکڑوں کا بہت سا چورا آپ کے سامنے سے نکلتا۔ آپ کی عادت تھی جس طرح پہلے بتایا کہ روٹی کے ٹکڑے کرتے جاتے پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے اور باقی ٹکڑے دستر خوان پر رکھے رہتے۔ فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسا کیوں کرتے تھے مگر کئی دوست کہا کرتے تھے کہ حضرت صاحب یہ تلاش کرتے ہیں کہ ان روٹی کے ٹکڑوں میں سے کون سا

تسبیح کرنے والا ہے اور کون سا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس قسم کی بات سننی مجھے اس وقت یاد نہیں مگر یہ یاد ہے کہ لوگ یہی کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ کہ زمین وآسمان میں سے تسبیحوں کی آواز اٹھ رہی ہے۔ اب کیوں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ زمین وآسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے جبکہ ہم اس تسبیح کی آواز کو سن ہی نہیں سکتے۔ اور جس چیز کو ہم سن نہیں سکتے اس کے بتانے کی ہمیں ضرورت کوئی نہیں تھی کہ کر رہی ہے۔ جس کو ہم سن نہیں سکتے تو ہمیں کیا پتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے بتانے کا مقصد کیا تھا۔ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ لکھا ہے کہ جنت میں فلاں شخص مثلاً عبدالرشید نامی دس ہزار سال سے بیٹھا ہوا ہے۔ چونکہ ہمارے لئے اس کے ذکر سے کوئی فائدہ نہیں تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی باتیں نہیں بتائیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ کہ زمین وآسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اے لوگو تم اس تسبیح کو سنو۔ جب ہم کہتے ہیں کہ چاند نکل آیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ لوگ آئیں اور دیکھیں یا جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص گا رہا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ چلو اور اس کا راگ سنو۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ کہ زمین وآسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس تسبیح کو سنو۔ پس معلوم ہوا کہ یہ تسبیح ایسی ہے جسے ہم سن بھی سکتے ہیں۔ ایک سننا تو ادنیٰ درجے کا ہے اور ایک اعلیٰ درجے کا۔ مگر اعلیٰ درجے کا سننا انہی لوگوں کو میسر آ سکتا ہے جن کے ویسے ہی کان اور آنکھیں ہوں۔ اسی لئے مومن کو یہ کہا جاتا ہے کہ جب وہ کھانا شروع کرے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے۔ کھانا ختم کرے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔ کپڑا پہنے یا کوئی اور نظارہ دیکھے تو اسی کے مطابق تسبیح کرے۔ گویا مومن کا تسبیح کرنا کیا ہے؟ وہ ان چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرنا ہے۔ وہ کپڑے کی تسبیح اور کھانے کی تسبیح اور دوسری چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرتا ہے۔ جب انسان کھانا کھاتے ہوئے بِسْمِ اللّٰه پڑھتا ہے۔ کھانا ختم کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھتا ہے۔ کپڑا پہنتے ہوئے دعا کرتا ہے اور اللہ کو یاد رکھتا ہے تو یہ چیزیں جو انسان خود کر رہا ہوتا ہے یہی اصل میں تسبیح ہے جو ان چیزوں کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے۔ ان کو دیکھ کے جب انسان شکرگزاری کرتا ہے تو یہی تسبیح ان چیزوں کی طرف سے بھی ہو رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اَور کتنے ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ رات دن کھاتے اور پیتے ہیں۔ پہاڑوں پر سے گزرتے ہیں، دریاؤں کو دیکھتے ہیں، سبزہ زاروں کا مشاہدہ کرتے ہیں، درختوں اور کھیتوں کو لہلہاتے ہوئے دیکھتے ہیں، پرندوں کو چہچہاتے ہوئے سنتے ہیں، مگر ان کے دلوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ کیا ان کے دلوں میں بھی ان چیزوں کے مقابلے میں تسبیح پیدا ہوتی ہے۔ اگر نہیں پیدا ہوتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ان چیزوں کی تسبیح کو نہیں سنا۔ مگر تم کہو گے کہ ہمارے کانوں میں تسبیح کی آواز نہیں آتی۔ میں اس کے لئے تمہیں بتاتا ہوں کہ کئی آوازیں کان سے نہیں بلکہ اندر سے آتی ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 149-150)

پس ہر شکرگزاری جو ہے جب وہ انسان کسی چیز کی کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھتا ہے تو سبحان اللہ پڑھتا ہے تو انسان کی جو تسبیح ہے وہ اصل میں ان چیزوں کی جو تسبیح ہے اس کا اظہار انسان کے منہ سے ہو رہا ہوتا ہے۔ اس نکتے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پس تسبیح کے اس انداز کو بھی ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ تقویٰ تو یہی ہے کہ اس قسم کی تسبیح ہمارا معمول بن جائے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام پر حملہ کرنے والوں کے منہ بند کرنے کے لئے اور اسلام کی خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس تعلق میں بھی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عیسائی آیا اور اس نے کہا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی زبان اُمّ الالسنۃ ہے حالانکہ میکس مولر (Max Muller) وغیرہ نے لکھا ہے کہ جو زبان اُمّ الالسنۃ ہوتی ہے وہ مختصر ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگ اس کو پھیلا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہم تو میکس مولر کے اس فارمولے کو نہیں مانتے کہ ام الالسنۃ مختصر ہوتی ہے مگر چلو بحث کو چھوٹا کرنے کے لئے ہم اس فارمولے کو مان لیتے ہیں۔ (بحث ختم کرنے کے لئے ہم اس فارمولے کو مان لیتے ہیں) اور عربی زبان کو دیکھتے ہیں کہ آیا وہ اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں۔ اس شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ انگریزی زبان عربی زبان کے مقابلے میں نہایت اعلیٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے فرمایا اچھا آپ بتائیں کہ انگریزی میں ''میرے پانی'' کو کیا کہتے ہیں۔ اس نے کہا مائی واٹر (my water)۔ آپ نے فرمایا عربی میں تو صرف مَائِيْ کہنے سے ہی یہ مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ مائی واٹر (my water) زیادہ مختصر ہے یا مَائِيْ۔ اب اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کی زبان پر ایسے الفاظ جاری کر دیئے کہ معترض آپ ہی پھنس گیا اور وہ سخت شرمندہ اور لاجواب ہو گیا اور کہنے لگا کہ پھر تو عربی زبان ہی مختصر ہوئی۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ آپ کو دشمنوں کے حملوں سے بچائے گا یعنی ہمیشہ ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا جو قرآن کریم کو پڑھنے والے ہوں گے۔ اس سے سچا عشق رکھتے ہوں گے اور اس کی تفسیر کرنے والے ہوں گے۔ وہ دشمنوں کو ان کے حملوں کا ایسا جواب دیں گے کہ ان کا منہ بند ہو جائے گا۔ دوسرے اس نے قرآن کریم کے اندر ایسا مادہ رکھ دیا ہے کہ معترض جو بھی اعتراض کریں اس کا جواب اس کے اندر موجود ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ سرسید احمد خاں نے بھی اپنے زمانے میں عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کر دیا جنہوں نے اتنے لمبے عرصے تک دشمن کا مقابلہ کیا کہ آپ کی وفات پر دشمنوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ آپ نے اسلام کا دفاع ایسے شاندار رنگ میں کیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی مسلمان عالم نے اس طرح اسلام کا دفاع نہیں کیا۔ یہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدۃ:68) کا ہی کرشمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہرحال بچانا ہے۔ جب دشمن نے تلوار سے حملہ کیا تو اس نے اس کی تلوار کو کند کر دیا۔ (دشمن کی تلواریں ٹوٹ گئیں۔) اور جب اس نے تاریخ سے حملہ کیا تو خدا تعالیٰ نے ایسے مسلمان کھڑے کر دیئے جنہوں نے تاریخی کتب کی چھان بین کر کے دشمن کے اعتراضات کو ردّ کر دیا اور خود مخالفین کے بزرگوں کی کتابیں کھول کر بتایا کہ وہ جو اعتراضات اسلام پر کر رہے ہیں وہ ان کے اپنے مذہب پر بھی پڑتے ہیں۔ اور جو حصہ قرآن کریم اور احادیث سے تعلق رکھتا تھا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف کر دیا۔

(ماخوذ از الفضل 22 نومبر 1956ء صفحہ 2۔4 جلد 45/10 نمبر 274)

پس آج بھی جو لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام جو ہے اسی سے ہم ان کا منہ بند کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید میں خود ہی نشانات بھی دکھاتا ہے اور دلائل بھی بتاتا ہے۔ بعض لوگ جو علمی ذوق رکھتے ہیں ان کے سینے بھی مزید کھولتا ہے۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کم علمی کے باوجود عالم بننے کے شوق میں غیر ضروری باتیں کر جاتے ہیں اور جن سے بعض دفعہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں بلکہ مخالفین کو استہزاء کا موقع ملتا ہے۔ ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ لوگ نئے نئے مسائل مذہب میں داخل کر رہے ہیں اور انہیں یہ بھی محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کتنی شرم کی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک دوست تھے وہ بٹالہ کے رہنے والے تھے۔ بعد میں تو نہایت مخلص احمدی ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مسئلہ بیان کیا تھا (پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے) کہ عربی زبان جو ہے وہ اُمّ الالسنۃ ہے یعنی سب زبانیں اسی سے نکلی ہیں۔ تو یہ صاحب جو تھے انہوں نے اس مسئلے کو لے لیا اور اسی کام میں مشغول ہو گئے کہ ہم ہر لفظ کا عربی زبان سے نکلا ہوا ثابت کریں۔ (لیکن زیادہ علم نہیں تھا۔ عربی کی زیادہ شدھ بدھ نہیں تھی تو وہ اسی کوشش میں لگ گئے۔) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو لغت کے واقف تھے۔ صَرف ونحو کے واقف تھے۔ زبان کے واقف تھے۔ آپ جو مسئلہ نکالتے تھے علم کی بناء پر نکالتے تھے۔ جب آپ نے یہ کہا کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے تو اس سے آپ کی یہ مراد تو نہیں تھی کہ قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ بڑھئی کا کام کس طرح کیا جائے یا اس میں یہ بھی ذکر آتا ہے کہ کھیتی باڑی کے کیا اصول ہیں۔ سب کچھ سے مراد یہ تھا کہ تمام ضروریات دینیہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ لیکن ان صاحب نے خیال کر لیا کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے۔ چنانچہ جب بہت زیادہ شور مچانے لگ گئے۔ ہر جگہ ہر طبقے میں بیٹھ کے یہ باتیں کرنے لگ گئے کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے تو کسی سرپھرے نے یہ کہہ دیا کہ آلو اور مرچوں کا قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں۔ اب انہوں نے بھی اپنی دلیل تو دینی تھی۔ کہنے لگے کہ اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَان۔ (اس کے معنی اصل میں تو موتی اور مونگے کے ہیں) اس کا مطلب آلو اور مرچیں ہی ہیں۔ پس (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) ایک طرف تو اتنا اندھیر ہے کہ بعض کے نزدیک خدا تعالیٰ کے قول کی طرح فقہاء کا قول بھی نہیں بدلتا۔ (بعض لوگ فقہاء کے قول کو بہت ترجیح دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو ایک فیصلہ ہو گیا، کسی فقیہ نے فیصلہ کر دیا وہ آخری فیصلہ ہے اور اس کو بدلا نہیں جا سکتا) اور دوسری طرف لوگ تغیر وتبدل کرتے رہتے ہیں اور اندھیر مچا دیتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 33 صفحہ 309-310)

اس سے مجھے یاد آ گیا، فیصل آباد میں ایک دفعہ جب چوہتّر (1974ء) کے فسادات ہو رہے تھے تو ایک مولوی صاحب تقریر کر رہے تھے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تشریح فرما رہے تھے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ احمدی کافر ہیں۔ اس سے انہوں نے یہ استدلال کر لیا۔ بہرحال حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ جو ہیں دونوں طرف افراط وتفریط کرتے ہیں۔ کوئی اصول اور قاعدہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ اصل طریق وسطی ہے۔ انسان کو تغیر قبول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے لیکن تغیر پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ جب چاہتا ہے تغیر پیدا کرتا ہے اور جب وہ تغیر پیدا کرنا چاہتا ہے تو پھر دنیا اسے تغیر سے روک نہیں سکتی۔

پھر بعض لوگوں کی غلط سوچیں جو ہیں ان کے بارے میں بھی حضرت مصلح موعود نے بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص قادیان آیا۔ اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب کو کہا جاتا ہے کہ آپ ابراہیم ہیں، نوح ہیں، موسیٰ ہیں، عیسیٰ ہیں، محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) تو (وہ کہنے لگا کہ) مجھے بھی خدا تعالیٰ ہر وقت کہتا ہے کہ تُو محمد ہے۔ لوگ اسے سمجھانے لگے تو اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی آواز مجھے آتی ہے۔ وہ خود مجھے کہتا ہے کہ تُو محمد ہے۔ تمہاری دلیلیں مجھ پر کیا اثر کر سکتی ہیں۔ (کوئی اثر نہیں ہوگا) جب لوگ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے تو انہوں نے خیال کیا کہ بہتر ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کی کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذکر کر کے وقت لے دیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس شخص کو بلا لو۔ چنانچہ وہ شخص حضور کی خدمت میں لایا گیا اور اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت یہ کہتا ہے کہ تم محمد ہو۔ آپ نے فرمایا مجھے تو خدا تعالیٰ ہر وقت یہ نہیں کہتا کہ میں ابراہیم ہوں، میں موسیٰ ہوں، عیسیٰ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا لیکن جب وہ مجھے کہتا ہے کہ تم عیسیٰ ہو تو عیسیٰ والی صفات مجھے دیتا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ تم موسیٰ ہو تو موسیٰ والے نشانات مجھے دیتا ہے اور اگر آپ کو اللہ تعالیٰ ہر وقت محمد کہتا ہے تو کیا وہ آپ کو قرآن کریم کے معارف اور لطائف اور حقائق بھی دیتا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا دیتا تو کچھ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا دیکھو سچے اور جھوٹے میں یہی فرق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص سچے طور پر کسی کو مہمان بناتا ہے تو وہ اسے کھانے کو دیتا ہے لیکن اگر کوئی کسی سے مذاق کرتا ہے تو وہ یونہی اسے بلا کر اس کے سامنے کھانے کے خالی برتن رکھ دیتا ہے اور کہتا ہے یہ پلاؤ ہے، یہ زردہ ہے۔ خدا تعالیٰ مذاق نہیں کرتا۔ شیطان مذاق کرتا ہے۔ اگر آپ کو محمد کہا جاتا ہے اور پھر قرآن کریم کے معارف اور لطائف اور حقائق نہیں دیئے جاتے تو ایسا کہنے والا شیطان ہے، خدا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اگر کچھ کہتا ہے تو اس کے مطابق چیز بھی انسان کے آگے رکھ دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آپ کے سامنے کوئی چیز نہیں رکھی جاتی تو آپ یقین کر لیں کہ آپ کو محمد کہنے والا خدا نہیں، شیطان ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تغیر خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 33 صفحہ 310-311)

پس وہ لوگ جو بعض دفعہ بعض خوابوں کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے دعوے کرنے

لگ جاتے ہیں وہ اصل میں شیطان کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو جب کسی کو کچھ دیتا ہے تو اس کی چمک بھی دکھا تا ہے۔ اپنی تائیدات کا اظہار بھی کرتا ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس کے ساتھ کام کر رہی ہوتی ہے۔ یہی ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دیکھا اور یہی آپ کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود جو تھی اسے خلیفۃ المسیح الثانی کے حق میں پورے ہوتے دیکھا اور یہی خلافت احمدیہ کے قیام کی جو خوشخبری آپ نے دی تھی اس میں اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے اس کو ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان و ایقان میں ترقی عطا فرمائے اور وہ ان باتوں کو سمجھنے والا ہو۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ کا ہے۔ 31 اگست اور یکم ستمبر 2015ء کی درمیان رات کو 87 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مکرمہ امۃ الباری بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی نواسی تھیں۔ اور سیدۃ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبد اللہ خان صاحب کی بہو تھیں۔ ان کے میاں مکرم عباس احمد خان صاحب مرحوم تھے۔ اور وہ میری پھوپھی بھی تھیں۔ 17 اکتوبر 1928ء کو قادیان میں ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ 29 دسمبر 1944ء کو جب میاں عباس احمد خان صاحب کے ساتھ ان کا نکاح ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جمعہ کے دن جمعہ کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے چند نکاحوں کا اعلان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ چند نکاحوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ بات کئی دفعہ ظاہر کر چکا ہوں کہ کچھ عرصے تک میں ایسے لوگوں کے نکاح پڑھا سکوں گا جو یا تو میرے عزیز ہوں یا ان سے میرے تعلقات عزیزوں کی طرح ہوں مثلاً دین کے لئے وہ زندگی وقف کر چکے ہوں۔ اس کے علاوہ کسی دوسرے کا نکاح اس صورت میں پڑھا سکوں گا جبکہ ایسے موقع پر وہ درخواستیں پیش کی جائیں گی جب ایسے عزیزوں کا نکاح ہو۔ بہر حال آپ نے فرمایا کہ آج میں عزیزم عباس احمد خان کے نکاح کا اعلان کرنا چاہتا ہوں جو میری چھوٹی بہن اور میاں عبد اللہ خان صاحب کے لڑکے ہیں اور لڑکی عزیزم میاں شریف احمد صاحب کی ہے۔ گویا لڑکا میرا بھانجا ہے اور لڑکی میری بھتیجی ہے۔ پھر آپ نے مختلف نصائح فرمائیں اور وقف زندگی کا ذکر کیا اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا نام لیا کہ اس وقت خاندان کے لڑکوں میں سے جو سب سے زیادہ اس وقف کے لئے پیش کر چکے ہیں ان کا نام لیا کہ آپ ہیں اور اَوروں کو بھی توجہ دلائی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ساٹھ ستّر سال پہلے یہ الہام شائع فرمایا تھا کہ تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نشان کو ایسے رنگ میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں کہ روز بروز نشان کی اہمیت اور عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جس وقت وہ شائع کئے جاتے ہیں تو بڑے ہوتے ہیں اور ان کی عظمت زیادہ ہوتی ہے مگر جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے اس نشان کی عظمت میں آہستہ آہستہ کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔ لیکن بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ابتدا میں چھوٹے ہوتے ہیں مگر زمانے کے ساتھ ساتھ وہ بڑے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جوں جوں زمانہ گزرتا ہے انکی عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا کہ تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صرف دو بیٹے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ہاں کچھ اور بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئیں اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کو وسیع کیا اور اب ان بیٹوں اور بیٹیوں کی نسلیں الہام الٰہی کے ماتحت شادیاں کر رہی ہیں اور تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا کے نئے نئے ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا میں نسلیں تو پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ یہ کونسا نشان ہے نسلیں تو دنیا میں اکثر آدمیوں کی چلتی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کتنے آدمیوں کی نسلیں ہیں جو ان کی طرف منسوب بھی ہوتی ہوں اور منسوب ہونے میں فخر محسوس کرتی ہوں۔ اکثر آدمیوں کی نسلیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے پردادا کا کیا نام تھا تو ان کو پتا نہیں ہوتا مگر تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا کا الہام بتا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل آپ کی طرف منسوب ہوتی چلی جائے گی اور لوگ انگلیاں اٹھا اٹھا کر کہیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل آپ کی پیشگوئیوں کے ماتحت آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ پس تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا میں صرف یہی پیشگوئی نہیں کہ آپ کی نسل کثرت سے ہوگی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت شان کا بھی اس جگہ اس رنگ میں اس پیشگوئی میں ذکر ہے کہ آپ کا مرتبہ اتنا بلند اور آپ کی شان اتنی ارفع ہے۔ آپ کی نسل ایک منٹ کے لئے بھی آپ کی طرف منسوب نہ ہونا برداشت نہیں کرے گی اور آپ کی طرف منسوب ہونے میں ہی ان کی شان اور ان کی عظمت بڑھے گی۔ پس اس پیشگوئی میں خالی اس بات کا ذکر نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کثرت سے ہوگی بلکہ یہ بھی ذکر ہے کہ روز بروز بڑھے گی اور وہ خواہ کتنے ہی اعلیٰ مقام اور اعلیٰ مرتبے تک جا پہنچے اور خواہ ان کو بادشاہت بھی حاصل ہو جائے پھر بھی وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرنے میں ہی فخر محسوس کرے گی۔ پس تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا کے یہی معنی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری نسل تجھے کبھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں کرے گی اور تیری نسل کبھی اپنے دادا کو بھلانے کی کوشش نہیں کرے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ غموں کا ایک دن اور چار شادی۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ بیشک آپ کی نسل میں سے بعض لوگ مریں گے بھی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے مگر آپ کی نسل کم نہیں ہوگی بلکہ بڑھتی چلی جائے گی۔ اگر ایک مرے گا تو چار پیدا ہوں گے اور جہاں ایک مرے گا اور چار پیدا ہوں گے لازمی بات ہے کہ وہ نسل بڑھتی چلی جائے گی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت اور آپ کے درجے کی بلندی کا ہمیشہ نشان رہے گی اور ہمیشہ اپنے آپ کو آپ کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کرے گی اور جب وہ آپ کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کرے گی تو دوسرے لفظوں میں اس کے معنی ہیں کہ وہ اولاد اپنے دادا کی بڑائی اور عظمت کا اقرار کرتی ہے اور دنیا اس اقرار کی عظمت کو تسلیم کرتی ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 605 تا 608)

یہ تفصیلی ذکر مَیں نے اس لئے کر دیا کہ یہ بات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد پر بھی بہت بڑی ذمہ داری ڈالتی ہے کہ اپنی اس ذمہ داری کو بھی سمجھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بھی ہمیشہ ہر وقت سامنے رکھیں کہ 'ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کرو'۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 188)

پس صرف نسل ہونا ہی بڑائی نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنا اور آپ کے ساتھ منسوب ہو کر آپ کی عزت و احترام اور جو مقام ہے اس کو قائم کرنا بھی سب کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو اس کی بھی توفیق عطا فرمائے، ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جب تقسیم ہند ہوئی ہے، پاکستان بنا ہے اس وقت آپ کو اسی بس میں سفر کرنے کا اعزاز ملا جس میں حضرت امّاں جان اور خاندان کی بعض دوسری خواتین سفر کر رہی تھیں اور پھر لاہور پہنچ کر ابتدائی دنوں میں رتن باغ میں ان کا قیام رہا جہاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام تھا۔ اس کے بعد بھی آپ ہمیشہ لاہور ہی رہیں۔ آپ کی بہت بڑی خصوصیت غریب پروری اور مہمان نوازی تھی اور بڑی بے تکلف طبیعت کی مالک تھیں۔ ان کا گھر جو تھا اکثر مہمانوں سے ہر وقت بھرا رہتا تھا۔ کسی بھی قسم کا کوئی مہمان آ جائے چاہے وہ عزیز رشتے دار ہو، کوئی دوست ہو، غیر ہو، غریب ہو، بہترین طریقے سے اس کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں اور یہ ان میں بہت بڑا وصف تھا اور بڑی عزت و احترام سے پیش آیا کرتی تھیں۔ پھر اسی طرح آپ کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ خاندان کے علاوہ بھی لوگوں سے، جماعت کے ہر فرد سے بڑے وسیع تعلقات تھے۔ جن جن سے ان کا واسطہ پڑا وہ ان کا گرویدہ ہو گیا۔ پھر اسی طرح مالیر کوٹلہ کے جو غیر احمدی رشتے دار تھے ان سے بھی آپ نے ہمیشہ تعلق رکھا اور نبھایا۔ بعض تو عارضی مہمان آتے ہیں۔ پھر مستقل مہمان بھی، خاندان کے افراد بھی، نوجوان لڑکے لڑکیاں جب لاہور میں کالج میں، یونیورسٹیوں میں پڑھتے تھے اور اسی طرح بہت سارے دوسرے بھی میں نے دیکھا ہے آپ کے گھر رہتے تھے اور آپ کی مہمان نوازی باقاعدہ ان کے لئے بھی بڑے کھلے دل کے ساتھ چلتی تھی۔ اور یہ نہیں کہ کوئی (خاص) وقت ہے جب بھی پہنچ جاؤ فوری طور پر مہمان نوازی کے لئے تیار ہوتی تھیں۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود کی زندگی کے بہت سارے تاریخی واقعات بھی آپ کے علم میں تھے جو آپ اپنے عزیزوں کو سناتی تھیں اور یہ محفوظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کشائش عطا فرمائی تو اس کو آپ نے ہمیشہ غریبوں کی خدمت میں، غریبوں کے لئے استعمال کیا۔ بہت سارے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کئے۔ شادیوں پہ بڑے کھلے دل سے دیا کرتی تھیں۔ اسی طرح اپنے میاں عباس احمد خان صاحب کی وفات کے بعد نظارت تعلیم کی وساطت سے ان کے نام پر ایک مستقل وظیفے کا اجراء آپ نے کیا۔ آپ گر گئی تھیں جس کی وجہ سے ٹانگ میں فریکچر تھا اور اس کی وجہ سے دو تین آپریشن بھی ہوئے۔ کچھ عرصے سے بڑی تکلیف میں تھیں۔ لیکن بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کرتی رہیں۔ اور آخر 31 اگست کو اور یکم ستمبر کی درمیانی رات دل کا دورہ پڑا اور اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

چندوں میں بہترین معیاری چندے دینے والی تھیں۔ اپنا حصہ جائداد، حصہ آمد، حصہ وصیت وغیرہ سارا کچھ اپنی زندگی میں ادا کیا۔ 1958ء سے لے کر 94ء تک ضلع لاہور میں لجنہ کی مختلف حیثیتوں میں آپ کارکن رہیں، سیکرٹری رہیں، خدمت کرتی رہیں۔ ایک زمانے میں لجنہ لاہور کی جنرل سیکرٹری بھی رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے غریبوں سے بڑی ہمدردی کرنے والی، ان کا خیال رکھنے والی تھیں۔ اور جس طرح مَیں نے ان کو ہر ایک کے خوشی، غم میں اپنا سمجھ کر شریک ہوتے ہوئے دیکھا ہے چاہے وہ غیر ہو، اپنا ہو، کسی اَور کو نہیں دیکھا۔ پھر اگر کسی نے کوئی ایسی بات کی جو ان کو پسند آئی یا ان کی کسی طرح کسی رنگ میں بھی خدمت کی ہے تو اس کو اجر دیتی تھیں۔ منیر حافظ آبادی صاحب قادیان کے ہیں، لکھتے ہیں کہ یہ 1989ء کے جوبلی جلسے میں قادیان آئی تھیں تو منیر حافظ آبادی صاحب کو کچھ خدمت کا موقع ملا تو انہیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پگڑی کے کپڑے کا تبرک دیا۔ اسی طرح اس دفعہ لوگوں نے، افراد جماعت نے دیکھا ہوگا کہ عالمی بیعت کے وقت مَیں نے ایک مختلف رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ یہ سبز نہیں تھا ذرا دوسرے رنگ کا تھا۔ یہ کوٹ بھی مجھے انہوں نے بھجوایا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوٹ تھا جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پاس تھا۔ پھر ان کے حصے میں آیا تو انہوں نے مجھے بھیج دیا کہ یہ میں تمہیں دیتی ہوں۔ پھر یہ ہے کہ خلافت سے تعلق انتہا کا تھا اور بڑا عزت اور احترام کا تعلق تھا۔ ہمیشہ مجھے فون کرتی تھیں۔ اس بات کی بڑی خواہش ظاہر کیا کرتی تھیں کہ بات ہو جائے۔ پھر ہمیشہ ان کو یہ فکر تھی کہ میری اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں کی توفیق دے اور آپس میں ایک ہو کے رہیں۔ اللہ کرے کہ ان کی اولاد ہمیشہ ان کی نیکیوں کو بھی جاری رکھنے والی ہو اور آپس میں بھی مل جل کر رہنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ نماز کے بعد میں ان کا جنازہ غائب ادا کروں گا۔

۞...۞...۞

کلام الامام

"نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دُعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 206)

طالب دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔

اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأۃ علٰی زوجھا)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 49ویں جلسہ سالانہ 2015ء کی مختصر رپورٹ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 49ویں جلسہ سالانہ میں 96 ممالک کے 35 ہزار 478 افراد کی شمولیت

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شاملینِ جلسہ کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل پیرا ہونے اور مہمانوں اور میزبانوں کو آپس میں بھائی چارہ پیدا کرنے کی طرف توجہ کی تاکیدی نصائح

پرچم کشائی۔ جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا ہے تاکہ اسلام کی تعلیم کو دوبارہ قائم کریں

جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اغراض ومقاصد کا ایمان افروز تذکرہ

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے عرب احباب وخواتین کے اعزاز میں عشائیہ۔ نومبائعین کے ساتھ تین زبانوں عربی، اردو اور انگریزی میں محفل سوال وجواب

جلسہ سالانہ کے لئے رضا کارانہ ڈیوٹیوں کا نظام۔ نظامت جلسہ سالانہ اور اس کے مختلف شعبہ جات۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: فرخ راحیل + حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

مورخہ 21 تا 23 اگست 2015ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار برطانیہ کی کاؤنٹی ہمپشائر (Hampshire) کے قصبہ آلٹن (Alton) میں جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے 49ویں سہ روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے روحانی اور جسمانی طور پر براہِ راست فیض پانے کی غرض سے 96 ممالک سے 35 ہزار 478 افراد نے شمولیت اختیار کی۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے مرد وزَن نے دنیا کے مختلف علاقوں سے یہ سفر محض اللہ تعالیٰ کی رضا، اپنے ایمان، یقین اور معرفت کو ترقی دینے، دینی فائدہ اٹھانے، اپنی معلومات کو وسیع کرنے اور دنیا کے مختلف خِطّوں سے تعلق رکھنے والے اپنے دینی بھائیوں سے ملنے کے لئے اختیار کیا۔ ان کے یہاں حاضر ہونے کے بڑے مقاصد میں سے ایک مقصد دنیا کے دھندوں اور کاروبار سے ایک دفعہ الگ ہوکر اپنے دلوں کو کلّی طور پر آخرت کی طرف جھکانے کی کوشش بھی تھا۔

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برطانیہ میں قیام پذیر ہیں۔ اسی لئے یہاں کے جلسہ سالانہ کو مرکزی اور بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔ اور یہ تمام لوگ دنیا بھر سے اپنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا وارث بنانے کے لئے کشاں کشاں اس جلسہ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

معائنہ جلسہ سالانہ 2015ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 16 اگست بروز اتوار جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرمایا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ گزشتہ شمارہ میں شائع ہوچکی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی میں قیام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ مسجد فضل لندن سے مورخہ 20 اگست 2015ء کو بعد نمازِ مغرب وعشاء حدیقۃ المہدی کے لئے روانہ ہوا۔ جلسہ کے تینوں دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی قیامگاہ واقع حدیقۃ المہدی میں قیام فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے تیسرے روز نمازِ مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقۃ المہدی سے روانہ ہوکر مسجد فضل لندن میں واپس تشریف لے آئے۔

پہلا دن جمعۃ المبارک 21 اگست 2015ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ آج صبح ہی سے مہمان اور لوکل احمدی احباب وخواتین اپنی رہائشگاہوں سے جلسہ گاہ پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ ایک بجے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے جلسہ سالانہ کے ایک بہت بڑے مقصد یعنی اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے اس کے ساتھ ساتھ آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات کو بھی بڑھانے کی تلقین کی۔ حضور انور نے شاملین جلسہ کو جلسہ کے مین سیشن کے علاوہ دیگر پروگراموں میں شامل ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی اور زیادہ سے زیادہ وقت ذکر الٰہی میں گزارنے کی ہدایت فرمائی۔ نیز جلسہ کے مختلف انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے سلسلہ میں انتظامیہ کو اہم ہدایات دیں۔ خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم اکرام اللہ صاحب ابن مکرم کریم اللہ صاحب آف تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان (پاکستان) کی شہادت اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ (پاکستان) کی وفات اور مرحومین کے خصائل حمیدہ کا ذکر فرمایا۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر کے شمارہ نمبر 37 میں شائع ہوا ہے)

دو بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ وعصر پڑھائیں۔ بعدازاں خطبہ جمعہ میں مذکور مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

پرچم کشائی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 21 اگست 2015ء کو 4 بجکر 30 منٹ پر تقریب پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے کرۂ ارض کے طول وعرض سے جمع ہونے والے عشّاقِ خلافت کے ولولہ انگیز نعروں کی گونج میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔ بعدازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

جلسہ گاہ میں تقریباً ان تمام ہی ممالک کے جھنڈے لگائے گئے تھے جن میں اب تک احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ایسے ممالک کی تعداد 207 ہوگئی ہے۔ الحمد للہ

افتتاحی اجلاس

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ پنڈال میں موجود عشاقانِ خلافتِ احمدیہ نے کھڑے ہوکر فلک شگاف نعروں:

نعرۂ تکبیر: اللہ اکبر

حضرت محمد مصطفی: صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام احمدیت: زندہ باد

غلام احمد کی: جَے

خلافتِ احمدیہ: زندہ باد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس: زندہ باد

کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ حضور انور نے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد احباب کو بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ انتہائی جوش اور جذبہ کے ساتھ نعرے بلند کرنے والا یہ جمِّ غفیر اپنے آقا کے ہاتھ کے ایک اشارے پر چند ہی لمحوں میں مکمل خاموشی اختیار کر گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب حاضرین کو ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ'' کا تحفہ پیش کیا اور اس بابرکت جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز فرمایا۔ حضور انور کے ارشاد پر مکرم فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ (انچارج بنگلہ ڈیسک لندن) نے سورۃ آل عمران کی آیات 103 تا 108 کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سیّد عاشق حسین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی منظوم کلام

قربان تست جانِ من اے یارِ محسنم
بامن کدام فرق تو کردی کہ من کنم

میں سے منتخب اشعار اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردو منظوم کلام

''ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے''

میں سے منتخب اشعار پیش کرنے کی سعادت مکرم مرتضیٰ منان صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی نے حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

تلاوتِ قرآن کریم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اور پھر اردو منظوم کلام کے پڑھے جانے کے بعد امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ

المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 5 بجکر 3 منٹ پر منبر پر تشریف لائے اور تشہّد اور تعوّذ کے ساتھ افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو خدا تعالیٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا ہے تا کہ اسلام کی تعلیم کو دوبارہ قائم کریں۔ اور تقویٰ جو ایمان کی بنیاد اور مومن کی نشانی ہے اس کو انسانوں کے دلوں میں بٹھا دیں۔ صرف زبان سے ہی اقرار نہ ہو بلکہ دلوں میں ایمان راسخ ہو۔ اور علمی، ایمانی اور عملی حالت میں بہتری واقع ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریکی میں پاکر، غفلت اور شرک میں غرق دیکھ کر، ایمان، صدق، تقویٰ اور راستبازی کو غائب دیکھ کر مجھے بھیجا تا اعلیٰ اخلاق، ایمان اور سچائی کو قائم کرے، فلسفیت، نیچریت اور دہریت نے جو اس باغ کو نقصان پہنچانا چاہا ہے اور جو بدعات داخل ہوئی ہیں۔ ان سب سے پاک کرتے ہوئے حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جب جماعت دنیا کو بتاتی ہے کہ یہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے تو لوگ حیران ہوتے ہیں۔ اور بعض نے تو برملا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اگر یہ حقیقی تعلیم ہے جو آپ ہمیں بتا رہے ہیں تو دنیا مذہب کی طرف ضرور آئے گی۔ اور اسی اسلام کو قبول کرے گی جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ پر قائم کرنے اور اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم نے اس کو سمجھنا اور تقویٰ کے معیاروں کو بڑھانا ہے۔ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ دی تو ہم اس بہاؤ اور ضلالت میں بہہ سکتے ہیں۔ غلاظتوں میں گر سکتے ہیں۔ اس لئے اپنے اخلاق کو درست رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ نہ صرف خود اس گمراہی سے بچیں بلکہ دوسروں کی بھی راہنمائی کرسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ
اس وقت میں قرآن کریم میں بیان فرمودہ بعض احکامات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ قرآن میں تقویٰ اور پرہیز گاری کی تعلیم بیان ہوئی ہے۔ تقویٰ بدی سے بچنے کی طاقت دیتا ہے اور نیکی کی طرف بڑھنے کی قوت بخشتا ہے۔ تقویٰ سلامتی کا تعویذ اور حصن حصین ہے۔ متقی ان برائیوں سے بچ جاتا ہے جن میں مبتلا ہو کر دوسرے لوگ ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 13 کی روشنی میں عام طور پر پھیلی ہوئی بعض بدیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔ سب سے پہلے حضور انور نے بدظنّی کو ترک کرنے کی نصیحت فرمائی۔ **فرمایا** اکثر اوقات بات کو نہ سمجھنے یا پھر اپنی غلط سوچ کی وجہ سے بدظنّی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بدی عموماً دلوں میں راسخ ہوتی ہے جو بہت کوشش کے بعد دعاؤں اور خدا کی مدد سے نکلتی ہے۔ بدظنّی تقویٰ کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ اس نے گھروں کو برباد کر دیا ہے۔ اور آہستہ آہستہ دوسرے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے اور معاشرے کا سکون تباہ کر دیتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ
بدظنّی کی وجہ سے پھر دوسروں کے عیب تلاش کرنے اور تجسّس کرنے کی عادت پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجسّس اور غیبت سے بھی منع فرمایا ہے۔ یہ ایسی برائیاں ہیں کہ موجود ہوتی ہیں اور کرنے والا سمجھ نہیں رہا ہوتا۔ اور پھر ان گناہوں سے دوسرے گناہوں کا احساس بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح گلہ کرنے کی عادت بھی نہیں ہونی چاہئے۔ ان چیزوں سے دوسروں کی تحقیر پیدا ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ دشمنیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان تمام برائیوں سے مومن کو بچنے کی تلقین کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ
ان برائیوں سے اپنے معاشرے کو پاک کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بدظنی بہت بری بلا ہے۔ دوست کو دشمن بنا دیتی ہے۔ اور اس کا علاج یہ بیان فرمایا کہ جب بدظنّی پیدا ہو تو استغفار کریں۔ اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس معصیت سے اور اس کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ ماننے کی ایک بڑی وجہ بدظنّی ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اپنے ماحول سے بدظنّی، غیبت اور تجسّس کو ختم کر کے آپس میں صلح، پیار اور محبت کو پھیلائیں۔ حسن ظن پیدا کریں۔ تمام گلے، شکوے اور رنجشیں دور کریں۔ آپس میں نیک سلوک کریں اور بدظنّی سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ اسی سے تمام مشکلات دور ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الحجرات کی آیت 11 کی روشنی میں آپس میں اخوت و بھائی چارہ سے رہنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا قرآن نے تقویٰ کے طریق اختیار کرنے کے سلسلہ میں صلح اور بھائی چارہ پر بہت زور دیا ہے۔ اختلافات اگر پیدا ہوں تو ان کو ختم کرنا چاہئے۔ تا معاشرے میں نفرت اور گروہ بندی ختم ہو۔ یاد رکھیں جماعت کی ترقی افراد کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر من حیث الجماعت ترقی کرنی ہے تو ہر فرد کو تقویٰ اور خدا کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ قوموں کو زوال، ادبار اور ذلت کا سامنا اسی وقت کرنا پڑتا ہے جب آپس میں نفرتیں پھیلتی ہیں۔ ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور معاشرے میں اخوت و بھائی چارہ، پیار و محبت، ایثار اور رحم کے جذبہ کو عام کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ
اگر ہم اپنے معاشرے کو ایسا بنائیں گے تو پھر ہمیں تبلیغ کے مواقع بھی میسر آئیں گے، اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سچا فرمانبردار وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے سلامتی کی خواہش رکھنے والا ہر شخص محفوظ رہے۔ اللہ کا رحم حاصل کرنا ہے تو ایک دوسرے پر رحم کریں۔ ہماری اصلاح اور اعمال کی خوبصورتی دوسروں کی توجہ کا باعث بنے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ احزاب کی آیات 71 اور 72 کی روشنی میں تقویٰ کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے نیک نتائج کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا اگر ایمان اور تقویٰ ہو تو خدا تعالیٰ گناہوں کو بخش دے گا۔ جو اطاعت کرے گا وہ کامیابی کو پالے گا۔ اسی طرح جھوٹ کو ناپسند فرمایا ہے۔ قول سدید کو اختیار کرنے کا حکم ہے، پیچیدار گفتگو کرنے سے پرہیز کرنے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان آیات کو نکاح کے موقع پر تلاوت کیا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ رشتہ طے کرتے وقت بھی تقویٰ، سچائی اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرنی چاہئے۔ اگر تقویٰ ہو تو گناہ تو ہوتے ہی نہیں۔ جو بشری کمزوری یا غلطی ہو جائے تو خدا تعالیٰ ان کے بدنتائج سے بچا لیتا ہے۔ اسی طرح دوسروں کی غلطیوں سے عفو و درگزر کرنے سے بھی خدا تعالیٰ عفو و درگزر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس لئے نیک نیتی سے تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے اعمال پر نظر رکھیں گے تو اصلاح بھی ہوگی اور خدا تعالیٰ بھی معاف فرما دے گا اور بدنتائج سے محفوظ رکھے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الفرقان کی آیت 75 میں بیان فرمودہ دعا کرنے کی بھی تلقین فرمائی کہ اے خدا ہمیں ازواج اور نسل عطا فرما اور متقیوں کا امام بنا۔ فرمایا امام قابل تقلید نمونہ کو بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا نیک نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے نمونہ پر چلنے والے بھی متقی بن جائیں۔

سورۃ التوبہ آیت 111 کی تلاوت کر کے حضور انور نے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں اور وعدوں کے ایفاء کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور خاص طور پر عہد بیعت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس سے خدا کے حقوق کی ادائیگی ہوگی۔ اور بندوں کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کو پورا کرنے سے حقوق العباد کی ادائیگی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدعہدی دنیادار اور منافق شخص کا شیوہ ہے۔ متقی ایفاء عہد کرنے والا ہوتا ہے۔ اس دور میں بھی دنیادار اپنے عہدوں کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ ان میں پیچدار باتوں کو داخل کر لیتے ہیں۔ بڑی طاقتیں چھوٹے ملکوں کے حقوق غصب کرتی ہیں۔ ہمیں ان احکامات پر عمل کر کے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کی کتاب کشتی نوح سے پیش فرمایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحید پھیلانے، گالی نہ دینے، حلم و ہمدردی اختیار کرنے، صلح جُو بننے، تکبر نہ کرنے اور مخلوق کی پرستش سے پرہیز کرنے کی اور ہر قسم کی تیرگی کو ختم کر کے اخلاقی انقلاب پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

حضور انور نے خطاب کے آخر پر دعا کی کہ خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی تقویٰ عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ کو ایسے نمونہ بننے کی توفیق دے جیسا نمونہ حضرت مسیح موعودؑ بنانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس جلسہ کی برکات حاصل کرنے والا بنائے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے۔ آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

(اس خطاب کا مکمل متن آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

اس کے ساتھ جلسہ کی پہلے دن کی باقاعدہ کارروائی اختتام کو پہنچی۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے جہاں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

دیگر متفرق تقاریب

ایام جلسہ کے دوران جلسہ کی کارروائی کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں، غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کے اعزاز میں مختلف تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

عرب مارکی میں ہونے والی تقاریب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُرشفقت ہدایات کے زیرِ اہتمام گزشتہ دو سال سے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر الگ سے عرب مارکی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے عربوں کی اس جلسہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات و تعارف، سوال و جواب کے ذریعے معلومات میں اضافہ اور باہمی تبادلۂ خیال کے ذریعہ ایمان اور روحانیت میں اضافہ ہے۔

امسال بھی جلسہ سالانہ کے تینوں روز عرب احباب کے لئے لگائی گئی مارکی میں مختلف اجلاسات ہوئے۔ پہلے دن حضور انور کی افتتاحی تقریر کے بعد عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد بشمول عرب ممالک کے امرائے کرام، جماعتوں کے صدر، ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کی طرف سے مدعو کیے جانے والے عرب مہمان اور دیگر معزز افراد جمع ہوئے۔ مختلف دوستوں کو مختصر تقاریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اس تقریب کا مرکزی موضوع 'حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عالی مقام' تھا۔ اس تقریب کی صدارت محترم عبد المومن طاہر صاحب انچارج عربی ڈیسک نے کی۔ مقررین میں محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن، محترم تمیم ابودقّہ صاحب بعنوان 'حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفائے کرام کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوّت پر ایمان' اور محترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر بعنوان 'خلافتِ احمدیہ کی برکات، خلافت سے عہدِ بیعت کی حقیقت' شامل تھے۔ مکرم محمد ابراہیم اِخلف صاحب نے ان تمام تقاریر کا خلاصہ انگریزی میں بیان کیا۔ اس تقریب میں تین سو چالیس کے قریب عرب و دیگر مہمانوں نے شرکت کی۔

عرب مارکی میں لجنہ کی تقریب

جلسہ کے دوسرے روز عرب مارکی میں پہلی مرتبہ دنیا بھر سے تعلق رکھنے والی عرب لجنہ اماء اللہ کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کی صدارت سعادت ازراہِ شفقت حضرت آپا جان سیدہ امۃ السبوح

ارشاد حضرت امیر المومنین

"مامور کی باتوں پر عمل کرنا مومنوں کا فرض ہے اور اس کو سمجھنا چاہئے اور اپنی توجیہیں کرنے کی بجائے لفظاً عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا۔"

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 24 جولائی 2015)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اڈیشہ

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
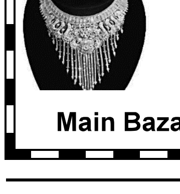

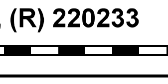
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا و دام برکاتھا حرم سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی۔ اس موقع پر سوال و جواب کی ایک محفل ہوئی۔

محفل سوال و جواب نومبائعین

جلسہ کے تیسرے روز ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ جدید برائے نومبائعین جماعت احمدیہ برطانیہ جوناتھن بٹرورتھ صاحب (Jonathan Butterworth) کی زیرِ سرپرستی جو انگریز نو احمدی ہیں اور گزشتہ سال سے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر قائم کی جانے والی نظامت 'نومبائعین' کے ناظم کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے عرب مارکی میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے نومبائعین کے ساتھ عربی، اردو اور انگریزی زبانوں میں سوال و جواب کی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی صدارت موصوف نے کی جبکہ علمائے سلسلہ کے پینل میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب (ناظر اصلاح وارشاد مقامی، صدر انجمن احمدیہ پاکستان)، محترم تمیم ابودقّہ صاحب، محترم عبدالمجید عامر صاحب مربی سلسلہ (عربک ڈیسک)، قدسی صاحب اور محمد ابراھیم اخلف صاحب شامل تھے۔ اس مجلس میں سینکڑوں نومبائعین نے شرکت کی۔ اور علمائے سلسلہ سے مختلف امور سے متعلق سوالات کر کے ان سے جوابات حاصل کیے۔

جلسہ گاہ و اسٹیج

گزشتہ شمارہ میں شائع ہونے والی مختصر رپورٹ میں اس امر کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ کے تقریباً تمام ہی انتظامات میں دس فیصد کے قریب وسعت دی گئی۔ جلسہ گاہ کی مردانہ مارکی کی چوڑائی امسال 50 میٹر جبکہ لمبائی گزشتہ سال کی 120 میٹر کے مقابل 130 میٹر تھی۔ جبکہ خواتین کی جلسہ گاہ کی چوڑائی 50 میٹر جبکہ لمبائی گزشتہ سال کی 90 میٹر کے بالمقابل 100 میٹر تھی۔ اسی طرح اسٹیج کی چوڑائی 10 میٹر اور لمبائی 30 میٹر تھی۔ اسٹیج کے عقب میں انتہائی خوبصورت انداز میں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے بعد مختلف اقوامِ عالَم کے اسلام احمدیت کی طرف مائل ہونے کی تصویر کشی کی گئی تھی۔ یہ back ground رنگین تیار کیا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے لئے رضا کارانہ ڈیوٹیوں کا نظام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 14 راگست 2015ء میں جلسہ سالانہ کی تیاری اور پھر مہمان نوازی کے لیے کی جانے والی ڈیوٹیوں کی اہمیت اور ذمہ داری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈیوٹی دینے والوں کے لئے دعا کی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کے موقع پر فرمودہ اپنے خطاب میں جو ہدایات و نصائح فرمائی تھیں ان کے پیشِ نظر ان تمام امور کا جلسہ کے دنوں میں خاص خیال رکھا جاتا رہا۔ مہمان ہوں یا میزبان، بلاشبہ اس جلسہ پر بھی ہمیشہ کی طرح باہم ایثار اور اخوّت کا بے مثال جذبہ دیکھنے کو ملا کہ غیر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا آغاز شروع سال سے ہی ہو جاتا ہے جب مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ (افسر رابطہ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے چار بنیادی شعبوں کے افسران کی منظوری حاصل کرتے ہیں۔ اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر یوکے کی منظوری بطور افسر جلسہ سالانہ، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ کی منظوری بطور افسر خدمت خلق جبکہ مکرمہ ناصرہ رحمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ مستورات عطا فرمائی۔ ان میں سے اوّل الذکر تین افسران کے تحت 186 مختلف شعبہ جات تھے جبکہ لجنہ کے تمام شعبہ جات اس کے علاوہ تھے۔ ان شعبہ جات میں مختلف رنگ و نسل اور ممالک سے تعلق رکھنے والے ساڑھے پانچ ہزار سے زائد خواتین، احباب، بزرگ اور بچوں پر مشتمل رضا کاران نہایت خوبصورت اور منظم انداز میں اپنے متعلقہ افسر کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے ذمہ بظاہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے امور کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہوئے جلسہ کی کامیابی میں بہت بڑا کردار ادا کرتے رہے۔

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ ڈیوٹی دینے والے ان رضا کاران میں سے کئی تو ایسے مخلص ہوتے ہیں جو اپنے کاموں اور تعلیمی ادارہ جات وغیرہ سے کئی ہفتوں کی رخصت لے کر جلسہ سے پہلے ڈیوٹی پر حاضر ہو جاتے ہیں اور جلسہ کے بعد کئی کئی دن تک نہایت ذوق و شوق سے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ان رضا کاران میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ بلا تفریق خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''تمام والنٹیئرز جو مختلف شعبوں کے ہوتے ہیں اپنے اپنے کاموں میں کوئی کسی کمپنی میں ڈائریکٹر ہے تو کوئی ڈاکٹر ہے، کوئی انجینئر ہے، کوئی سائنٹسٹ ہے، کاروباری لوگ ہیں۔ پھر اپنے کام کرنے والے ہیں، مزدوری کرنے والے ہیں۔ لیکن سب ایک ہو کر کام کرتے ہیں۔ لنگر خانے میں قطع نظر اس کے کہ کوئی کیا ہے آگ کے سامنے کھڑا ہے جہاں سو دو سو بڑے دیگچے آگ پر رکھے ہوئے ہیں اور گرمی کی بھی انتہا ہے اور بڑی خوشی سے یہ لوگ دیگوں میں چمچے ہلا رہے ہیں، کھانے پکا رہے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 28 راگست 2015ء)

نظامت جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے بنائی جانے والی نظامتوں میں سب سے بڑی نظامت 'جلسہ سالانہ' کی ہوتی ہے۔ اس کے تحت 103 نظامتیں قائم کی گئیں جن میں جلسہ سالانہ، رہائش، اکاؤنٹس، عمومی، بازار، رابطہ، صفائی، بجلی، طبی امداد، خوراک، آمد و رفت کی متفرق نظامتیں، حاضری و نگرانی، لنگر خانہ جات، روٹی پلانٹ، مہمان نوازی کی متفرق نظامتیں، برتن دھلائی کی متعدد نظامتیں، استقبال، رجسٹریشن، ریزرو کی نظامتیں، سکیننگ، سائٹ، سٹورز، سپلائی، تربیت، واٹر سپلائی وغیرہ کی نظامتیں شامل ہیں۔ تقریباً ان تمام ہی نظامتوں کے رضا کاران کی میٹنگز جلسہ سالانہ سے کافی عرصہ قبل شروع ہو جاتی ہیں جبکہ جلسہ کے قریب پہنچ کر یہ اپنے کام کا باقاعدہ آغاز کر کے جلسہ کے بعد مکمل وائنڈ اَپ تک جاری رکھتی ہیں۔

رہائش کی نظامتیں جلسہ کے دنوں میں پندرہ دن تک بیرونِ ممالک اور یوکے کے دیگر شہروں سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام کرتی، ان کے آرام کا خیال رکھتی اور ان کی ضرورت کی تمام چیزوں کو مہیا کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔ یہ مہمان لندن، اسلام آباد اور جلسہ کے دنوں میں حدیقۃ المہدی وغیرہ میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔

نظامت خوراک کے تحت ان دنوں میں مہمانوں کے لیے جلسہ کی مناسبت سے روایتی کھانے دال اور آلو گوشت وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں جبکہ بیماروں، بزرگوں اور بچوں کے لئے پرہیزی کھانے بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔ نیز مختلف ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے مناسب کھانے بھی تیار کیے جاتے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں امسال حدیقۃ المہدی کے کچن میں تیس سے پینتیس ہزار افراد کا کھانا روزانہ دو وقت تیار کر کے مہیا کیا جاتا رہا جبکہ روٹی پلانٹ سے روزانہ اتنے ہی افراد کے لئے گرم گرم تازہ روٹی مہیا کی جاتی رہی۔

ریزرو کی نظامتیں یوکے سے آنے والے معزز مہمانوں، یوکے سے باہر ایڈیشنل وکالت تبشیر کے مہمانوں اور دیگر معزز مہمانانِ گرامی کی خدمت پر مامور تھیں۔

جلسہ گاہ میں موجود طعامگاہوں میں شاملین جلسہ کے لیے تازہ اور لذیذ کھانا دستیاب ہوتا تھا۔ کچھ سالوں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر بیمار اور بزرگ افراد کے لئے ایک خصوصی مارکی برائے طعام کا انتظام کیا جاتا ہے جس میں ان کے لئے بیٹھ کر کھانا کھانے کی سہولت ہوتی ہے۔

مہمانوں کے استقبال کے ساتھ ہی ان سے تعارفی خطوط کے حصول کے بعد ان کے رجسٹریشن کارڈ جاری کیے جاتے ہیں تاکہ جلسہ کے دنوں میں انہیں آمد و رفت اور تعارف میں سہولت رہے۔ سکیننگ کا شعبہ رہائشگاہوں اور جلسہ گاہ کے داخلی راستوں پر داخل ہونے والوں کے رجسٹریشن کارڈ کو باقاعدہ سکین کر کے انہیں اندر جانے کی اجازت دیتا ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ حدیقۃ المہدی کے خوبصورت علاقہ میں جلسہ کے دنوں میں اٹھائیس دنوں کے اندر اندر خیموں کا ایک پورا شہر بسایا اور پھر اسے سمیٹا بھی جاتا ہے۔ اس خیموں کے شہر میں تیس ہزار سے زائد افراد کے لئے رہائش، کھانا پکانے، کھانا کھلانے، جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ کے دفاتر، نمائش گاہیں، بک سٹال، جلسہ ریڈیو، ایم ٹی اے، بازار، ٹرانسپورٹ اور پارکنگ وغیرہ ہر طرح کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کام رضا کاران ہی کرتے ہیں۔

جیسا کے اس رپورٹ کے آغاز میں ذکر کیا گیا تھا کہ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد 35 ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھی اور ان میں سے غالب اکثریت روزانہ جلسہ گاہ آتی اور واپس اپنی رہائشگاہوں کی طرف لوٹتی تھی۔ اتنی بڑی تعداد میں زائرین کا روزانہ جلسہ گاہ تک پہنچنا ایک نظام کا تقاضا کرتا ہے جو کہ اللہ کے فضل سے بہت عمدہ طور پر نظامت ٹرانسپورٹ کی طرف سے وضع کیا گیا۔ اس تمام انتظام کے لئے پہلے باقاعدہ ایک سکیم بنائی جاتی ہے اور پھر اس پر مکمل غور و خوض کر لینے کے بعد اس پر عملدرآمد شروع ہوتا ہے۔ اس نظام کے تحت جلسہ سالانہ سے کچھ عرصہ قبل اپنی گاڑیوں پر جلسہ جانے والوں میں کار پاس تقسیم کیے جاتے ہیں جن پر ضروری کوائف درج ہوتے ہیں۔ انگلستان سے تعلق رکھنے والے جو دوست اپنی گاڑیوں پر جلسہ گاہ جاتے رہے ان کے لئے پارکنگ کا انتظام جلسہ گاہ سے اڑھائی میل دور کنٹری مارکیٹ (country market) میں کیا جاتا ہے۔ یہاں سے وقفے وقفے سے بس شٹل سروس کے ذریعے انہیں جلسہ گاہ تک پہنچانے کا انتظام ہوتا ہے۔ امسال بھی ڈیوٹی پر مامور افراد اور یوروپین ممالک سے آنے والے احباب کی گاڑیاں جلسہ گاہ کی پارکنگ میں پارک کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں نقل و حمل کی سہولت کی غرض سے جلسہ گاہ کے اندر کئی میل طویل عارضی سڑکوں کا ایک جال بچھایا گیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں رضا کاران موسم کی خرابی کے باوجود جگہ جگہ متعین لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے اور ٹریفک کا نظام چلتا رہا۔

اس ضمن میں یہ عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے ایک ہفتہ قبل لندن کے قریب واقع معروف ایئرپورٹس پر شعبہ ٹرانسپورٹ کے معاونین ڈیوٹی پر متعین ہو جاتے ہیں اور جلسہ سالانہ کے لئے بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کا باقاعدہ استقبال کر کے انہیں مختلف رہائشگاہوں تک پہنچانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں انہیں رہائشگاہوں سے مسجد فضل لے جانے، جلسہ کے دنوں میں جلسہ گاہ تک لانے، لے جانے اور جلسہ کے بعد ایئرپورٹ پر چھوڑنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس تمام کام پر بلا مبالغہ سینکڑوں رضا کار دن رات متعین ہوتے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے اپنے آرام کی قربانی دیتے ہیں۔ اس کام کے لئے لوگ ذاتی طور پر اپنی گاڑیاں بھی وقف کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر گاڑیاں اور بسیں وغیرہ کرائے پر بھی حاصل کی جاتی ہیں۔ مزید برآں یہ تمام سروسز جن پر بلاشبہ ہزاروں پاؤنڈ خرچ آتا ہے مہمانوں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے لئے خدمات پیش کرنے والے تمام رضا کاران و کارکنان کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

.................(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 11 ستمبر 2015)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

جماعتی رپورٹیں

ہوشیار پور میں عیدملن پارٹی کا انعقاد

مورخہ 8راگست 2015 کو جماعت احمدیہ ہوشیار پور میں ایک عیدملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا جس میں شہر بھر کے دانشور اور سیاسی اور مذہبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے معززین شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم محمد اجمل خان صاحب نے کی۔ مکرم محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند نے عیدملن پارٹی کے انعقاد کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہوشیار پور کی اہمیت بیان کی۔ بعد ازاں مکرم اوپی اُپادھیائے صاحب (Vice Chancellor Guru Ravidas Ayurvedic University) اور مکرم کمل چودھری صاحب سابق ایم۔ پی ہوشیار پور نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب ناظر امور خارجہ نے شکریہ احباب پیش کیا۔ (شیخ منّان، مربی سلسلہ ہوشیار پور)

جماعت احمدیہ برنو میں آٹھ روزہ تربیتی کیمپ

جماعت احمدیہ برنو، ہماچل میں مورخہ 21تا28رجولائی 2015 آٹھ روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس بعد نماز مغرب مکرم شریف الحسن صاحب نائب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عطاء الاوّل صاحب نمائندہ وقف جدید اور مکرم محمد رفیع صاحب مبلغ انچارج اُونہ نے تقریر کی اور بچوں کو اس کیمپ سے متعارف کروایا۔ صدارتی خطاب کے بعد دُعا ہوئی اور کیمپ کا آغاز ہوا۔ اس کیمپ کے دوران بچوں کو قرآن کریم ناظرہ، قاعدہ یسرنا القرآن، ابتدائی دینی معلومات اور اسلام احمدیت کا تعارف کرایا گیا۔ اس کیمپ میں 47لڑکے اور 32لڑکیاں شامل ہوئیں۔ مورخہ 28رجولائی 2015 کو اختتامی تقریب عمل میں آئی جس میں قادیان سے محترم ناظر اعلیٰ صاحب بھی تشریف لائے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے بچوں کو انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (داؤد احمد، مبلغ انچارج ضلع کانگڑہ)

بہوا ضلع فتح پور یوپی میں تعلیم القرآن کیمپ

جماعت احمدیہ بہوا میں مورخہ 4تا12راگست 2015 تعلیم القرآن کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں مکرم حافظ نقیب الامین برقی صاحب نے خدام، اطفال اور ناصرات کو صحیح تلفظ سے قرآن کریم پڑھنا سکھایا۔ کیمپ کے آخر پر ''شان قرآن مجید'' کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ نقیب الامین برقی صاحب نے کی۔ نظم مکرم زاہد احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم بشارت احمد امروہی صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم حافظ نقیب الامین صاحب اور خاکسار نے قرآن مجید کی اہمیت، برکات اور اس کے فضائل کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر تربیتی کیمپ میں شامل ہونے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اس کیمپ کا اختتام ہوا۔ (طارق محمود، مبلغ انچارج فتح پور)

کوگاں سدھانہ میں 75 سالہ ڈائمنڈ جوبلی مجلس انصار اللہ کا اجتماع

جماعت احمدیہ کوگاں سدھانہ، ہوشیار پور میں مورخہ 30راگست 2015 کو مجلس انصار اللہ کی 75 سالہ ڈائمنڈ جوبلی کے موقعہ پر ضلعی سطح پر ایک اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں ہوشیار پور اور جالندھر کی جماعتوں سے انصار بزرگان نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت مکرم مولوی عبدالمومن راشد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ نے کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد صدر جلسہ نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ نظم کے بعد مکرم مولوی یوسف انور صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ صدر جلسہ نے علمی وورزشی مقابلہ جات کا آغاز کروایا۔ تمام انصار بزرگان نے بڑھ چڑھ کر علمی وورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ نماز ظہر اور کھانے سے فارغ ہوکر ٹھیک 3 بجے اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں گاؤں کے سرپنچ اور دیگر معززین کو دعوت دی گئی تھی۔ تلاوت قرآن مجید، نظم اور عہد کے بعد گاؤں کے سرپنچ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مجلس کے کاموں کی تعریف کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد یوسف انور صاحب نے تقریر کی۔ مکرم شیخ منان صاحب نے شکریہ احباب پیش کیا۔ آخر پر علمی وورزشی مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے انصار اور اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ اختتامی خطاب اور دُعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (مظفر احمد ندیم، مبلغ انچارج)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: دکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

شاملین تحریک جدید متوجہ ہوں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کا سال یکم نومبر سے شروع ہوکر 31ر اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے سال رواں کے قریباً گیارہ ماہ گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال افراد جماعت احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے کئے گئے تحریک جدید کے 81ویں سال کے بابرکت اعلان پر مشتمل خطبہ جمعہ فرمودہ 7رنومبر 2014 کی تعمیل میں اپنے وعدوں میں خوش کن اضافہ کیا ہے۔ لیکن گیارہ ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی بعض جماعتوں کے وعدوں کے بالمقابل وصولی بہت کم ہوئی ہے جو فکر انگیز ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مرحمت فرمودہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے اب صرف ایک ماہ کا مختصر سا وقت ہی باقی رہ گیا ہے۔ چندہ تحریک جدید کی جلد تر ادائیگی سے متعلق بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ:

''احباب کو کوشش کرنی چاہئے کہ جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو اس کی ادائیگی سال کے آخر تک نہ رہنی چاہئے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں کہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔''

(خطاب مجلس مشاورت فرمودہ 12رفروری 1936)

نیز فرمایا:

''جماعت سے بھی کہتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا معیار صرف یہ نہ سمجھ لے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لیکر میرے مطالبہ کو پورا کردیا بلکہ ہر جماعت کا یہ فرض ہے وہ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ کرے اور ہر جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بقایا پورا کرے۔'' (تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ 145)

جملہ امراء وصدر صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے وعدوں کی صدفی صد وصولی کے سلسلہ میں موثر کارروائی کریں اور انسپکٹران تحریک جدید کے ساتھ بھی بھرپور تعاون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو پایہ قبولیت جگہ دے، تمام مخلصین جماعت کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور انہیں اپنے بے پایاں فضلوں، برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

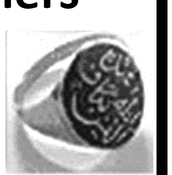

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7627: میں عبدالرحمٰن حنیف احمد ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن new peringalathore ڈاکخانہ چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جے۔ایم عبدالمجیب　　العبد: عبدالرحمن حنیف احمد　　گواہ: ایچ مبارک احمد

مسل نمبر 7628: میں ایس۔ایس نورالدین ولد مکرم ایس۔سیگومیرن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن 3/15 bharat apart., 4th main road, u i colony ڈاکخانہ چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 رجولائی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ خاکسار نے مبلغ 10 لاکھ روپئے بطور جائیداد حاصل کئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔ایم عبدالمجیب　　العبد: ایس۔ایس نورالدین　　گواہ: ایچ مبارک احمد

مسل نمبر 7629: میں فیروزہ نورالدین زوجہ مکرم ایس۔ایس نورالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن 3/15 bharat apart., 4th main road, u i colony ڈاکخانہ چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 رجولائی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 120 گرام 22 کیرٹ، 40 گرام (بطور حق مہر)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔ایم عبدالمجیب　　الامۃ: فیروزہ نورالدین　　گواہ: ایس۔ایس نورالدین

مسل نمبر 7630: میں آصفہ شکیل زوجہ مکرم سید شکیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن 3B-106 شِو شکتی درشن، حنومان نگر، نالاسوپاڑا ویسٹ صوبہ مہاراسٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 راگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 تولہ (22 کیرٹ)، حق مہر -/16,000 روپے ادا شد۔ 4.5 مرلہ رہائشی زمین وائیٹ اوینیو قادیان میں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید شکیل احمد　　الامۃ: آصفہ شکیل　　گواہ: ناصر احمد زاہد

”سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار“

(بشیر احمد زائرؔ، شورت، کشمیر)

مجھ سے سرزد روز ہوتی ہیں خطائیں کیا کروں
میں بہت کمزور ہوں عاجز ہوں میں لاچار ہوں
تُجھ کو منہ کیسے دکھاؤں میں بہت ہوں شرمسار
”اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار“

دل مِرا مائل ہمیشہ جانبِ دُنیا رہا
عمر بھر اس نفس کی میں پیروی کرتا رہا
کر نہیں سکتا ہوں پھر بھی تیرے فضلوں کا شُمار
”اے مرے پیارے میرے محسن مرے پروردگار“

میرے دامن کو بنا مانگے ہی بھر دیتا ہے تُو
مانگ لوں دینے میں پھر کب دیر کر دیتا ہے تُو
کس طرح کہہ دوں کہ تو سنتا نہیں میری پُکار
”میں نہیں پاتا کہ تُجھ سا کوئی کرتا ہو پیار“

زندگی اپنی گزاری میں نے غفلت میں سدا
تیری کتنی شان ہے تُو مغفرت کرتا رہا
میں ہوا ہر وقت دُنیا میں گُناہوں کا شکار
”ہے یہی غم میرے دل میں جس سے ہوں میں دِلفگار“

ہو کرم ایسا تیرا مُجھ پر بدل جائے خزاں
دن وہ آجائیں کہ میرا کِھل اُٹھے یہ گُلستاں
آج اِک اپنی عنایت سے مجھے دکھلا بہار
”تیرے بِن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار“

وقت کے مامور کا مسکن دیارِ قادیاں
دَورِ پُرآشوب میں بے شک ہے یہ دارُالاماں
یہ وہ بستی ہے جہاں آتا ہے اِس دل کو قرار
”بس یہی اِک قصر ہے جو عافیت کا ہے حصار“

جاں فزائے گُلشنِ احمد کے پھولوں کی مہک
خُوش نوائے بُلبُلانِ احمدیت کی چہک
تخت گاہِ مہدیٔ موعود کی بادِ بہار
”کیا نہیں ثابت یہ کرتی صدقِ قول کردگار“

ہوگئی ظاہر صداقت روزِ روشن کی طرح
خود زمانے نے نمایاں کردیا کھوٹا کھرا
کھول دو آنکھیں تو دیکھو دِن ہوا ہے آشکار
”وادیٔ ظُلمت میں کیا بیٹھے ہو تُم لیل و نہار“

ہو گیا ہے غلبۂ دینِ متیں کا انتظام
پھر خُدا نے کردیا جاری خلافت کا نظام
ہم کریں اپنا سبھی مال ومتاع اس پر نثار
”کشتی اسلام تا ہوجائے اس طوفان سے پار“

آؤ اے لوگو بُجھا ڈالو ہدایت کی پیاس
ہیں خُدا کو بھی پسند دُنیا میں جو ہوں حق شناس
کہہ رہا ہے آپ کو اِک مردِ مومن باربار
”سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار“

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی سے دنیا فائدہ اٹھاتی چلی آئی اور اٹھاتی چلی جائے گی

اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسوہ حسنہ کا حقیقی نمونہ ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ بھی مشعل راہ ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 18 ستمبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے ہمیں دین کی اصل کو اس کی بنیاد کو اس کی حقیقی تعلیم کو خوبصورت کر کے دکھایا ہے اور بدعات اور غلط روایات کو دور کرنے کی نصیحت فرمائی۔ پس اس زمانے میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسوہ حسنہ کا حقیقی نمونہ ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ بھی مشعل راہ ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں ہمارے بزرگ آباء اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں روایات پہنچائیں۔ پرانے احمدیوں میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنے بزرگوں سے بعض واقعات اور روایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں براہ راست سنی ہوں گی۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا اور آپ علیہ السلام کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ تو بہرحال ان روایات کی اہمیت ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی ہے اور اپنے انداز کے مطابق ان باتوں سے جو بظاہر چھوٹی چھوٹی ہیں بہت سی نصیحت کی اور اسلام کی بنیادی تعلیم کی باتیں اخذ کی ہیں وہ اس وقت میں پیش کروں گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں بہت سے صحابہ موجود تھے اس لئے آپ نے صحابہ کو ان دنوں میں توجہ بھی دلائی نصیحت بھی کی یا ان کے رشتہ داروں کو توجہ دلائی کہ یہ روایات جمع کریں کیونکہ یہی چیزیں آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نصیحت اور حقیقی تعلیم اور بعض مسائل کا حل پیش کرنے والی ہوں گی۔ حضرت مصلح موعودؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ایک بات جس کی طرف میں نے اس سال جماعت کو خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔ وہ بات کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور آپ کے کلمات صحابہ سے جمع کرائے جائیں۔ فرماتے ہیں کہ ہر شخص جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک چھوٹی سے چھوٹی بات بھی یاد ہو اس کا اس بات کو چھپا کر رکھنا اور دوسرے کو نہ بتانا یہ ایک قومی خیانت ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں مگر کئی چھوٹی باتیں نتائج کے لحاظ سے بہت اہم ہوتی ہیں۔ اب یہ کتنی چھوٹی سی بات ہے جو حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دفعہ کدو پکا۔ تو آپ نے بہت شوق سے اس سالن میں سے کدو کے ٹکڑے نکال نکال کے کھانے شروع کئے یہاں تک کہ شوربے میں کدو کا کوئی ٹکڑہ نہ رہا اور آپ نے فرمایا کہ کدو بڑی اعلیٰ چیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ ممکن ہے کئی احمدی بھی سن کر یہ کہہ دیں کہ کدو کے ذکر کی کیا ضرورت تھی اور آجکل بعض پڑھے لکھے بھی زیادہ بنتے ہیں ان کو ان باتوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی یا وہ سمجھتے ہیں کہ معمولی بات ہے مگر اس چھوٹی سی بات سے اسلام کو کتنا بڑا فائدہ پہنچا۔ ہم آج اپنے زمانے میں ان خرابیوں کا اندازہ نہیں کر سکتے جو مسلمانوں میں رائج ہوئیں مگر ایک زمانہ اسلام پر ایسا آیا ہے جب ہندوستان میں ہندو تمدن نے مسلمانوں پر اثر ڈالا ہے اور اس اثر کی وجہ سے وہ اس خیال میں مبتلا ہو گئے کہ نیک لوگ وہ ہوتے ہیں جو گندی چیزیں کھائیں جو اچھی چیز نہ کھائیں جو اعلیٰ قسم کی غذا نہ کھائیں نیکی کا معیار یہ ہے۔ کیونکہ یہی فقیروں اور جوگیوں کا شیوہ ہے۔ اور جب بھی وہ کسی کو عمدہ کھانا کھاتے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ کس طرح کہلا سکتا ہے یعنی کہ تصور ہی نہیں کہ کوئی بزرگ کہلائے اور پھر اچھا کھانا بھی کھا سکے۔ آپ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول مسجد اقصیٰ میں درس دے کر واپس اپنے گھر تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ کو ایک ڈپٹی صاحب ملے جو ریٹائرڈ تھے اور ہندو تھے۔ انہوں نے کسی سے سن لیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پلاؤ کھاتے ہیں اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ یعنی مستقل نہیں جب بھی مل جائے میسر ہو کھاتے ہیں جب پکا ہو اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس وقت اپنے مکان کے باہر بیٹھا تھا ہندو۔ حضرت خلیفہ اول کو دیکھ کر کہنے لگا کہ مولوی صاحب ایک بات پوچھنی ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا حضرت خلیفہ اول نے کہ فرماؤ کیا ہے؟ وہ ہندو کہنے لگا جی بادام روغن اور پلاؤ کھانا جائز ہے؟ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ ہمارے مذہب میں یہ چیز کھانی جائز ہے ہمیں تو کوئی روک نہیں۔ وہ کہنے لگا کہ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ فقراں نوں کھانی جائز اے۔ آپؓ نے فرمایا کہ ہمارے مذہب میں تو فقروں کے لئے ان سب کے لئے جائز ہے جو بھی بزرگ کہلانے والے ہیں۔ کہنے لگا اچھا جی اور یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں دیکھو اس شخص کو بڑا اعتراض یہی سوجھا کہ حضرت مرزا صاحب مسیح اور مہدی کس طرح ہو سکتے ہیں جب وہ پلاؤ کھاتے ہیں اور بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ اگر صحابہ کا بھی ویسا ہی علمی مذاق ہوتا جیسے آجکل احمدیوں کا ہے اور وہ کدو کا ذکر حدیثوں میں نہ کرتے تو کتنی اہم بات ہاتھ سے جاتی رہتی۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جمعہ کے دن اچھا سا جبہ پہن کر مسجد میں آئے۔ اب اگر کوئی شخص ایسا پیدا ہو جو یہ کہے کہ اچھے کپڑے نہ پہننا فقیروں کی علامت ہے بزرگوں کی علامت ہے نیکوں کی علامت ہے تو ہم اسے اس حدیث کا حوالہ دے کر بتا سکتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہایت تعہد سے صفائی کرتے اور اعلیٰ اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے بلکہ آپ صفائی کا اتنا تعہد رکھتے اتنی پابندی فرماتے کہ بعض صوفیاء نے جیسے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی گزرے ہیں یہ طریق اختیار کیا ہوا تھا کہ وہ ہر روز نیا جوڑا کپڑوں کا پہنتے تھے خواہ وہ دھلا ہوا ہوتا اور خواہ بالکل نیا ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طبیعت میں بہت سادگی تھی بہت ساری باتوں کا ان کو خیال نہیں رہتا تھا اور کام کی کثرت بھی رہتی تھی۔ اس لئے بعض دفعہ جمعہ کے دن آپ کپڑے بدلنا اور غسل کرنا بھول جاتے تھے اور انہی کپڑوں میں جو آپ نے پہنے ہوئے ہوتے تھے جمعہ پڑھنے چلے جاتے تھے۔ اب یہ سادگی تھی یہ کوئی اظہار نہیں تھا کہ ضرور فقیروں کا لباس ہونا چاہئے ایسا یا بزرگی کہلانے کے لئے ضروری ہے کہ لباس نہ بدلا جائے بلکہ کام کی زیادتی کی وجہ سے خیال نہیں رہتا تھا لیکن اب ہمارے زمانے میں صوفیت کے یہ معنی کر لئے گئے ہیں کہ انسان پراگندہ رہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس بات کا اگر وزن بنایا جائے تو یوں بنے گا کہ جتنا گندہ اتنا ہی خدا کا بندہ۔ حالانکہ انسان جتنا پراگندہ ہوتا اتنا ہی خدا تعالیٰ سے دور ہوتا ہے۔ اسی لئے ہماری شریعت نے بہت سے مواقع پر غسل واجب کیا ہے اور خوشبو لگانے کی ہدایت کی ہے اور بدبودار چیزیں کھا کر مجالس میں آنے کی ممانعت کی ہے۔ مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی سے دنیا فائدہ اٹھاتی چلی آئی اور اٹھاتی چلی جائے گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سے بھی دنیا فائدہ اٹھائے گی اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو جمع کر دیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہوں مگر مجھے سوائے اس کے اور کوئی بات یاد نہیں کہ ایک دن جبکہ میں چھوٹا سا تھا میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ لیا اور آپ سے مصافحہ کیا اور تھوڑی دیر تک میں آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے برابر کھڑا رہا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہاتھ چھڑا کر کسی اور کام میں مشغول ہو گئے۔ اب بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے مگر بعد میں انہی چھوٹے چھوٹے واقعات سے بڑے بڑے اہم نتائج اخذ کئے جائیں گے مثلاً یہی واقعہ لے لو۔ اس سے ایک بات یہ ثابت ہو گی کہ چھوٹے بچوں کو بھی بزرگوں کی مجالس میں لانا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں لوگ اپنے بچوں کو بھی آپ کی مجالس میں لاتے تھے۔ ممکن ہے کہ آئندہ کسی زمانے میں ایسے لوگ بھی پیدا ہو جائیں جو کہیں کہ بچوں کو بزرگوں کی مجالس میں لانے کا کیا فائدہ ہے ان مجالس میں بڑوں کو شامل ہونا چاہئے صرف۔ کیونکہ جب فلسفہ آتا ہے تو ایسی بہت سی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ کہنا شروع کر دیا جاتا ہے کہ بچوں نے کیا کرنا ہے۔ پس جب بھی ایسا خیال پیدا ہو گا یہ روایت ان کے خیال کو باطل کر دے گی اور پھر اس کی مزید تائید اس طرح ہو جائے گی کہ حدیثوں میں لکھا ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں بھی صحابہ اپنے بچوں کو لاتے تھے۔ اسی طرح اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی کام ہو تو اپنا ہاتھ چھڑا کر کام میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ آج ہم ان باتوں کی اہمیت نہیں سمجھتے مگر جب احمدی فقہ احمدی تصوف اور احمدی فلسفہ بنے گا تو اس وقت یہ معمولی نظر آنے والی باتیں اہم حوالے قرار پائیں گی اور آج بھی ان کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ اور بڑے بڑے فلسفی جب ان واقعات کو پڑھیں گے تو کود پڑیں گے یعنی حیرانی اور خوشی سے اچھل پڑیں گے اور کہیں گے کہ خدا اس روایت کو بیان کرنے والے کو جزائے خیر دے کہ اس نے ہماری ایک پیچیدہ گتھی سلجھا دی جب ایسے مسائل سامنے آئیں گے ایسے واقعات سامنے آئیں گے جن سے مسائل حل ہوتے ہوں تو فلسفی بجائے ادھر ادھر دیکھنے کے جن کو دین سے تعلق ہے وہ اس کو دعا دیں گے اس روایت بیان کرنے والے کو۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ یہ ایسا ہی واقعہ ہے جیسے ہم حدیثوں میں پڑھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ سجدے میں گئے تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس وقت چھوٹے بچے تھے آپ کی گردن پر لاتیں لٹکا کر بیٹھ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک سر نہ اٹھایا جب تک کہ وہ خود بخود الگ نہ ہو گئے۔ اب اگر کوئی اس قسم کی حرکت کرے تو ممکن ہے بعض لوگ اسے بے دین قرار دے دیں اور کہیں کہ اسے خدا کی عبادت کا خیال نہیں اپنے بچے کے احساسات کا خیال ہے مگر ایسا شخص جب بھی یہ واقعہ پڑھے گا اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کا خیال غلط ہے اور وہ چپ کر جائے گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال سامنے ہے۔ فرماتے ہیں کہ تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس بات کا علم ہے وہ چھوٹی سی ہے بلکہ خواہ کسی قدر چھوٹی بات ہو بتا دینی چاہئے۔ خواہ اتنی ہی بات ہو کہ میں نے دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چلتے چلتے گھاس پر بیٹھ گئے کیونکہ ان باتوں سے بھی بعد میں اہم نتائج اخذ کئے جائیں گے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک دفعہ بعض دوستوں سمیت باغ میں گئے اور آپ نے فرمایا آؤ بے دانہ کھائیں (جو شہتوت کی ایک قسم ہے) چنانچہ بعض دوستوں نے چادر بچھائی اور آپ نے درخت جھڑوائے اور پھر سب ایک جگہ بیٹھ گئے اور انہوں نے بے دانہ کھایا۔ جب بڑے بڑے متکبر حاکم آئیں گے اور وہ دوسروں کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر کچھ کھانے میں ہتک محسوس کریں گے تو ان کے سامنے ہم یہ پیش کر سکیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو بے تکلفی کے ساتھ اپنے دوستوں سے مل کر کھایا پیا کرتے تھے تم کون ہو جو اس میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہو۔ تو بعض باتیں گو چھوٹی ہوتی ہیں مگر ان سے آئندہ زمانوں میں بڑے اہم مذہبی سیاسی اور تمدنی مسائل حل ہوتے ہیں۔

آپ یعنی حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل دیکھنے یا آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا ہوا نہیں چاہئے کہ وہ ہر بات خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی لکھ کر محفوظ کر دیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لباس کی طرز یاد ہے تو وہ بھی لکھ کر بھیج دے۔ آپ نے اس زمانے میں فرمایا اور اس کے بعد پھر صحابہ نے اپنی روایات جمع بھی کرنی شروع کیں لکھوانی شروع کیں اور بہت سارے واقعات رجسٹر بن چکے ہیں صحابہ کی روایات کے ان کو ایک دفعہ میں بیان بھی کر چکا ہوں۔ تو بہرحال یہ روایات جمع ہو رہی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے سامنے پیش بھی ہو جائیں گی کسی وقت میں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ان روایات سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ اگر آئندہ کسی زمانے میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو کہیں مثلاً ایک اور چھوٹی سی بات ہے کہ ننگے سر رہنا چاہئے تو ان کے خیالات کا ازالہ ہو سکے۔ اس میں

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 18

کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں موجود ہیں اب ایک چھوٹی سی بات ننگے سر رہنا بھی ہے۔ عام لوگ پڑھتے ہیں نمازیں وغیرہ ننگے سر بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں تو ان روایات سے اس طرف بھی توجہ ہو جاتی ہے کیونکہ بہت سارے واقعات ایسے بھی ہیں جس میں مسجد کے آداب نماز کے آداب بڑی مجالس میں بیٹھنے کے آداب کا ذکر ہوتا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں موجود ہیں اور آپ ہی شارع نبی ہیں یعنی شریعت جاری کرنے والے آپ ہی ہیں مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ قریب کے مامور کی باتیں شارع نبی کی باتوں کی مصدق سمجھی جاتی ہیں ان کی تصدیق کرنے والی ہوتی ہیں۔ آجکل یہ کہا جاتا ہے کہ جن فقہ کی باتوں پر امام ابوحنیفہ نے عمل کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہیں۔ اسی طرح آئندہ زمانے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جن حدیثوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عمل سے سچا قرار دیا ہے انہی کو لوگ سچی حدیثیں سمجھیں گے اور جن حدیثوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضعی قرار دیا ہے یعنی خود بنائی گئی ہیں یا صحت نہیں ہے ان کی ان حدیثوں کو لوگ جھوٹا سمجھیں گے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ باتیں بھی ایسی ہی اہم ہیں جیسی حدیثیں کیونکہ یہ باتیں حدیثوں کا صدق یا کذب معلوم کرنے کا ایک معیار ہوں گی۔

اسی ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ امام بخاری کی آج دنیا میں کتنی بڑی عزت ہے مگر عزت اس لئے ہے کہ انہوں نے دوسروں سے روایات جمع کی ہیں۔ اس لئے جو صحابہ کی اولاد ہے اگر ان کے پاس روایات ہوں تو ان کو بھی آگے دینا چاہئے اگر ان کی صحت باقی روایات سے ثابت ہو گئی تو ان کو اس میں شامل بھی کیا جا سکتا ہے ہوسکتا ہے کہ بعض روایات مکمل رجسٹر میں نہ آئی ہوں اور صحابہ کے خاندانوں میں یہ روایات چل رہی ہوں تو وہ لکھ کے بھجوا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تو ہر بات ہی علمی پہلو لئے ہوئے ہے جو ہمارے لئے ضروری ہے اور عملی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کیونکہ اس میں تربیت کے بہت سارے پہلو نکل آتے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات کی وضاحت ہو جاتی ہے احادیث کی وضاحت ہو جاتی ہے اور اس سے ہمیں پھر فائدہ پہنچتا ہے۔ جو بھی احمدی اسے سنے گا کسی کے ذریعہ سنے گا وہ فائدہ اٹھائے گا اور پھر یقینا ان کو جمع کرنے والوں کے لئے دعائیں بھی کرے گا۔ پس یہ ایک بڑی اہم چیز ہے جو بعض دفعہ انسان اس پر پوری توجہ نہیں دیتا۔ ایک واقعہ اور میں اس وقت بیان کرتا ہوں جو آج بھی بعض سوال اٹھانے والوں کا جواب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتدا سے ہی اسلام کی ترقی کی ایک تڑپ تھی اور چاہتے تھے کہ مسلمان اپنی عملی حالت درست کریں اور عملی حالت درست کرنے کے لئے سب سے ضروری چیز جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینا ہے نمازیں پڑھنا ہے۔ اس لئے آپ نے قادیان کے رہنے والے جو مسلمان تھے ان کے لئے ایک انتظام فرمایا کہ وہ مسجد میں آکر نماز پڑھا کریں۔ خود آدمی بھیج بھیج کر ان کو مسجد میں بلوانا شروع کیا۔ زیادہ تر زمیندار پیشہ تھے غریب لوگ تھے انہوں نے یہ عذر کرنا شروع کر دیا کہ نمازیں پڑھنا امراء کا کام ہے امیروں کا کام ہے ہمارا نہیں ہم غریب لوگ کمائیں یا نمازیں پڑھیں۔ مزدوری کریں یا نمازیں پڑھتے رہیں گے پانچ وقت کی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ انتظام کیا کہ ٹھیک ہے تم نماز پڑھنے آیا کرو ایک وقت کا کھانا تمہیں مل جایا کرے گا۔ چنانچہ چند دن اس اعلان کے بعد کھانے کی خاطر پچیس تیس آدمی مسجد میں نماز کے لئے آجایا کرتے تھے مگر آخر میں سست ہو گئے اور صرف مغرب کے وقت جس وقت کھانا تقسیم ہوتا تھا اس وقت آجاتے تھے۔ آخر پھر یہ سلسلہ بند کرنا پڑا۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ شوق تھا کس لئے؟ کہ تا کہ اسلام کی حقیقی تصویر نظر آئے۔ پس اس بات کو ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تڑپ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی اپنے دعوے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی بار بار اس طرف توجہ دلائی کہ نمازوں کی طرف آؤ باجماعت نمازیں پڑھو۔ مسجدیں آباد کرو۔ مسجدیں تو اب ہماری اللہ کے فضل سے دنیا میں ہر جگہ بن رہی ہیں لیکن ان کی آبادی کی طرف جس طرح توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہے بعض جگہ سے شکایات آتی ہیں۔ اسی طرح بلکہ ربوہ میں قادیان میں پاکستان کی مختلف مساجد میں وہاں کے رہنے والے احمدی ہیں ان کو چاہئے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں اپنی مساجد کو آباد کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے اس بات کا بھی جواب یہاں مل جاتا ہے اس اعتراض کا بھی بعض لوگ کہہ دیتے ہیں لکھتے ہیں مجھے بھی کہ مساجد میں لانے کے لئے نوجوانوں کو لانے کے لئے وہاں انہوں نے کھیلوں کا انتظام کر دیا ہے کہ لڑکے شام کو آئیں اور کھیلیں اور گویا کہ کھیل کا لالچ دے کر نماز پڑھائی جاتی ہے تو یہ تو کوئی ایسی بات نہیں اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ بعض فنکشنز پر کھانے کے انتظامات ہوتے ہیں تو لوگ فنکشنز پہ آتے ہیں یا نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں تو اس لئے کھانا کھاتے ہیں۔ یہ تو ایک بدظنی ہے جو بعض لوگ کرتے ہیں لیکن بہرحال مساجد کے ساتھ جہاں ہال بنائے گئے یا بعض مربیان مبلغین جو خود نوجوان ہیں اور کھیلنے والے ہیں انہوں نے گراؤنڈز میں کھیلنا شروع کیا نوجوانوں کو اکٹھا کرنا شروع کیا۔ اس سے ایک فائدہ تو بہرحال ہو رہا ہے کہ نوجوانوں کو نماز کی توجہ پیدا ہو رہی ہے اور مساجد آباد ہوتی ہیں اس لئے یہ کہنا کہ یہ کوئی جرم ہے کہ مساجد کے ساتھ کھیلوں کے ہال کیوں بنا لئے گئے یا مساجد میں لانے کے لئے بعض فنکشنوں پہ لانے کے لئے کھانے کے انتظام کیوں کئے گئے یہ غلط اعتراض ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل سے ثابت ہے کہ اس طرح ہوسکتا ہے اور ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے دو مرحومین کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ پہلا جنازہ مکرم الحاج یعقوب صاحب آف غانا کا ہے جنکی 30 اگست 2015 کو وفات ہوئی۔ ان کی عمر 100 سال سے زائد تھی۔ حضور انور نے ان کی طویل خدمات، اوصاف حمیدہ، اولاد کا تذکرہ فرمایا۔ ان کے دو بیٹے بھی واقف زندگی ہیں۔ ایک مرکزی مبلغ ہیں دوسرے لوکل مشنری ہے۔ دوسرا جنازہ مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کا ہے جنکی 97 سال کی عمر میں مورخہ 3 اگست 2015 کو ربوہ میں وفات ہو گئی تھی۔ 1944 میں زندگی وقف کی۔ 1978 میں ریٹائرمنٹ ہوئی۔ حضور انور نے ان کی طویل خدمات کے ذکر میں فلسطین اور ماریشس کے قیام کے دوران جن کارہائے نمایاں کی توفیق ملی اس کا خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا۔ آپ 1993 تک ری امپلائی ہوتے رہے۔ تا وفات مختلف رنگ میں خدمت کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

کینیڈا سے ہمارے ایک داعی الی اللہ دوست لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک تبلیغی بک سٹال لگایا، ایک انگریز میاں بیوی ہمارے سٹال پر آئے، بیوی بڑی کٹر عیسائی تھی۔ وہ اس بات پر بضد تھی کہ قرآن کریم نہیں خریدنا۔ وہ صاحب کہنے لگے کہ قرآن کریم کی کوئی ایسی بات بتائیں کہ وہ قرآن کریم لینے پر آمادہ ہو جائے۔ تو کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر ہے۔ ان کے بارے میں ایسی تفصیل ہے جو آپ کو بائبل میں نہیں ملے گی اور وہ جگہ نکال کر ان کے آگے رکھ دی۔ ترجمہ تھا ان کی اہلیہ پڑھنے لگیں۔ کچھ دیر پڑھنے کے بعد کہنے لگیں کہ واقعی بہت دلچسپ کتاب ہے۔ ہم نے تو اخباروں میں یہ پڑھا ہوا تھا کہ قرآن نفرت سے بھرا ہوا ہے لیکن اس میں تو عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کا بہت محبت سے ذکر کیا گیا ہے چنانچہ انہوں نے قرآن کریم خرید لیا۔ چند ہفتوں کے بعد وہ دوبارہ سٹال پر سے گزرے تو شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم نے قرآن کریم پڑھا ہے، میڈیا میں اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو نفرت پھیلائی جا رہی ہے اگر کوئی قرآن کریم پڑھے یا اس پر سرسری نگاہ ہی ڈال لے تو اس کی ساری غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے

برکینا فاسو کے مربی کہتے ہیں کہ ایک جگہ ہے سلاگو گو وہاں تبلیغ کے لئے گئے تو سارے مرد عورتیں تبلیغ سننے کے لئے جمع ہو گئے۔ کہتے ہیں ایک دوست زکریا صاحب آئے اور کہنے لگے کہ میں نے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھی تھی کہ میں چندہ دے رہا ہوں اور ایک آواز آتی ہے کہ چندہ ایسے اسلامی گروپ کو دو جس کا ایک بیت المال ہو۔ میں کافی عرصے سے یہ اسلامی گروپ ڈھونڈ رہا تھا۔ جب مربی صاحب نے جماعت کے مالی نظام کے بارے میں بتایا تو مجھے ان الفاظ کی تعبیر مل گئی جو میں نے خواب میں سنے تھے۔ چنانچہ موصوف نے اسی وقت دس ہزار فرانک سیفہ نکال کر ادا کر دیئے۔ جب لوگوں نے اس خواب کے بارے میں سنا اور یہ بھی دیکھا کہ باقاعدہ چندے کی ایک رسید بک ہوتی ہے جس پر سارا ریکارڈ رکھا جاتا ہے تو بڑے متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد اس گاؤں میں 282 افراد نے بیعت کر لی اور باقاعدہ یہ سب لوگ جماعت کے چندے کے نظام میں شامل ہیں۔

گوئٹے مالا میں فلائر کی تقسیم کے دوران ایک نوجوان یوسف سے رابطہ ہوا مشن ہاؤس آئے۔ احمدیت قبول کی۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل اسلام قبول کیا تھا کہتے ہیں کہ غیر از جماعت مسجد میں جا کر دلی سکون نہیں ملا، لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کینہ اور بغض رکھتے ہیں ایک دن جب میں دعا کر کے سویا تو خواب میں ایک بزرگ دیکھے جو نہایت روحانی شکل وصورت کے مالک تھے۔ ایک راستہ ہے جس پر راکھ ہی راکھ ہے یہ بزرگ میرے سامنے چلنے لگ جاتے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ میرے پیچھے چلو اس بزرگ کے چلنے سے راکھ والا راستہ صاف ہوتا جا رہا ہے۔ جب انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی تو انہوں نے کہا کہ یہی وہ بزرگ تھے جو انہیں خواب میں راستہ دکھا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات نے ان کو ایمان میں اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔

فرانس کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نو مبائع دوست کمال صاحب نے بتایا کہ میں کئی سال سے روایتی مسلمان تھا اور علماء کی طرف سے قرآن کریم کی جو تشریحات کی جاتیں ان پر مطمئن نہیں تھا کہتے ہیں کہ ان کے بہنوئی نے ان سے جماعت احمدیہ کا ذکر کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر پڑھنے کو کہا میں نے جب تفسیر پڑھی تو میں دنگ رہ گیا کہ اتنی سادہ اور شفاف تفسیر چودہ سو سال میں سے کسی اور نے کیوں نہیں لکھی۔ اس کے بعد ایم۔ٹی۔اے اور انٹرنیٹ پر میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتب پڑھیں اور کئی پروگرامز دیکھے۔ مجھے ایسا لگا کہ میرے ہاتھ کوئی خزانہ لگ گیا ہے اور میری روح کو آزادی مل گئی ہے۔ میرے تمام وساوس دور ہو گئے اور حقیقی اسلام کو جان لیا چنانچہ بیعت کر لی۔

دنیا کے مختلف حصوں میں جب جماعت کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچتا ہے جو محبت اور امن اور سلامتی کا پیغام ہے تو نیک فطرت اسے قبول کرتے ہیں۔ مبلغ انچارج گوئٹے مالا کے لکھتے ہیں کہ لیف لٹس کی تقسیم کے نتیجے میں 91 افراد کو قبول اسلام کی توفیق ملی۔ احمدیت قبول کرنے والوں میں ایک پادری ہیں جو 33 سال تک کیتھولک چرچ اور پانچ سال پروٹسٹنٹ فرقے سے منسلک رہے اس طرح ایک اور صاحب ہیں جو میونسپلٹی میں بطور جج کے فرائض سرانجام دیتے ہیں ڈومنگو صاحب، انہوں نے قبول احمدیت کے بعد اپنے علاقہ میں ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا جس میں بڑی تفصیل سے اسلامی تعلیم بیان کی گئی سوال و جواب ہوئے۔ کہتے ہیں یہ مجلس سات گھنٹے جاری رہی۔ مجلس کے اختتام سے قبل جملہ حاضرین نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا جن کی تعداد 89 تھی۔ ان میں مرد عورتیں سب شامل تھے۔

پس یہ پودا اسلام کا پودا ہے اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس کی آبیاری کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور تا قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پاتے ہوئے آپ کے فیض کے طفیل اللہ تعالیٰ اس کو پانی مہیا کرتا بھی رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ یہ پودا انشاء اللہ سرسبز و شاداب رہے گا۔ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانے کے لئے اور سلامتی اور محبت بکھیرنے کے لئے یہ چند واقعات میں نے پیش کئے۔ ہزاروں واقعات ہیں جو ہمارے ایمان کو تقویت بخشتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینے کھولتا ہے کس طرح غیروں کے منہ سے ہمارے حق میں باتیں نکلواتا ہے کوئی افریقہ کا رہنے والا ہے تو کوئی عرب کا کوئی یورپ کا کوئی ساؤتھ افریقہ کا لیکن اثر سب پر یکساں ہے اس لئے کہ عالمگیر تعلیم صرف ایک ہی ہے اور وہ اسلام کی تعلیم ہے۔ ہر انصاف پسند چاہے وہ فوری طور پر اسلام کو قبول کرے یا نہ کرے لیکن اس بات کے کہنے پر مجبور ہے کہ دنیا کے امن کی اسلام ہی ضمانت ہے۔ کوئی انصاف پسند خودغرض مسلمان لیڈروں یا مفاد پرست شر پسند گروہوں کے عمل کو اسلام کی تعلیم کا حصہ نہیں مانتا۔ وہی اس کو کہے گا جس میں انصاف نہیں ہے۔ اسلام مخالف طاقتیں چاہے جتنا بھی اسلام کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ کریں لیکن اسلام نے ہی دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھانے ہیں اور امن اور سلامتی مہیا کرنی ہے۔ آج نہیں تو کل دنیا کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام ہی دنیا کے امن اور سلامتی کی ضمانت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اس کامیابی کا حصہ بننے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کئی گنا بڑھ کر دیکھنے والے ہوں اور اپنے عملوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے والے ہوں۔ آمین

☆......☆......☆

تصحیح: اخبار بدر مورخہ 27/اگست 2015 صفحہ 16 پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 21/اگست 2015 کا خلاصہ شائع ہوا ہے۔ حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح لندن میں نہیں بلکہ حدیقۃ المہدی میں ارشاد فرمایا تھا۔ احباب درستی فرمالیں۔

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان The Weekly **BADR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 24 September 2015 Issue No. 39

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

مسلمان ہونے کی خوبصورتی تبھی ظاہر ہوگی جب وہ ایمان میں مضبوط ہو اور اسلام کی حقیقت کو سمجھتا ہو۔ ایمان یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو اور اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی ہر شر سے بچا کر رکھے اور دوسروں کے لئے بھی سلامتی کے سامان کرے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 11؍ستمبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک شخص جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے مسلمان ہونے کی خوبصورتی تبھی ظاہر ہوگی جب وہ ایمان میں مضبوط ہو اور اسلام کی حقیقت کو سمجھتا ہو۔ ایمان یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو اور اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی ہر شر سے بچا کر رکھے اور دوسروں کے لئے بھی سلامتی کے سامان کرے۔ پس یہ خلاصہ ہے ایمان اور اسلام کا۔ اگر مسلم دنیا اس بات کو سمجھ لے تو دنیا میں پائیدار امن اور سلامتی قائم کرنے اور بکھیرنے کے ایسے نظارے نظر آئیں جو دنیا کو جنت بنا دیں۔

اس زمانے میں اس حقیقی ایمان کو دلوں میں قائم کرنے اور حقیقی اسلام کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور آپؑ کی طرف منسوب ہونے کے بعد یہی ہماری ذمہ داری ہے کہ حقیقی ایمان کو قائم کرتے ہوئے اور اسلام کا صحیح نمونہ بنتے ہوئے اس کام میں آپ کے ممد و معاون بنیں۔ دنیا کو ایمان کی حقیقت بتائیں اور سلامتی پھیلانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے نظام کے ذریعہ دنیا میں ہر جگہ یہ کام تو کر ہی رہی ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا نمونہ بنائے تاکہ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کرنے والا بنے۔ آجکل مسلمان دنیا میں بدقسمتی سے جو فساد برپا ہے اس نے اسلام کے نام کو بدنام کیا ہوا ہے۔ کاش کہ مسلمان ممالک اس بات کو سمجھیں کہ ان کے ذاتی مفادات نے اسلام کو کس قدر زد پہنچائی ہے اور شدت پسند تنظیمیں اور گروہ بھی اس وجہ سے اُبھری ہیں کہ ہر سطح پر مفاد پرستی زور پکڑ رہی ہے۔ ملکوں کے امن برباد ہو رہے ہیں۔ نہ خود امن میں ہیں نہ دوسروں کو سلامتی پہنچا رہے ہیں۔ نہ حکومت رعایا کے ساتھ انصاف کر رہی ہے نہ رعایا حکومت کے حق ادا کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ ان دونوں کی بے اعتدالیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب تک یہ دونوں پہلو (یعنی حکومت کے فرائض اور رعایا کے فرائض) اعتدال سے چلتے ہیں تب تک اس ملک میں امن رہتا ہے اور جب کوئی بے اعتدالی رعایا کی طرف سے یا بادشاہ کی طرف سے ظہور میں آتی ہے تبھی ملک میں سے امن اٹھ جاتا ہے۔

بدقسمتی سے یہی کچھ ہم آجکل اکثر مسلمان ممالک میں دیکھ رہے ہیں اور پھر اسلام دشمن قوتیں بھی اس سے اپنے مفادات حاصل کر رہی ہیں۔ ایک طرف تو دونوں کو جھگڑے بڑھانے میں مدد کی جاتی ہے تو دوسری طرف شدت پسند گروہوں کی کارروائیوں کو شہرت دے کر پریس اور میڈیا بے انتہا کوریج دیتا ہے اور یہ کوریج دے کر اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ میں نے بعض انٹرویوز جو میڈیا کو دیئے ان میں ایک بات یہ بھی انہیں کہی تھی کہ اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے اور اسے شدت پسند اور دہشت گرد مذہب کے طور پر پیش کرنے میں تم جو میڈیا والے ہو تمہارا بھی ہاتھ ہے۔ میڈیا انصاف سے کام نہیں لیتا۔ کسی گروہ کے یا ملک کے حکمرانوں کے، جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، سیاسی عزائم کو تم مذہب کا نام دے کر پھر اسلام کی تعلیم کو بدنام کرتے ہو اور پھر اس کو اتنی شہرت دیتے ہو کہ تم نے دنیا میں رہنے والے لوگوں کی اسلام کے متعلق سوچیں ہی بدل دی ہیں یا جو اسلام کو جانتے نہیں ان کے ذہنوں میں اسلام کا ایسا تصور پیدا کر دیا ہے، ایسا ہوّا کھڑا کر دیا ہے کہ ان کے چہرے اسلام کا نام سن کر ہی متغیر ہو جاتے ہیں اور جہاں تمہارے اپنے مفادات ہوں وہاں خبریں دبا بھی دیتے ہو۔ ہزاروں لاکھوں مسلمان جو امن کی بات کرتے ہیں ان کا ذکر میڈیا نہیں کرتا یا انہیں وہ پذیرائی نہیں ملتی جو منفی رویّے دکھانے والوں کو ملتی ہے اور سب سے بڑھ کر تو جماعت احمدیہ ہے جو محبت اور پیار کی اسلامی تعلیم پھیلاتی ہے اور تمام دنیا میں ایک لگن سے اس کام پر لگی ہوئی ہے جس کے نتیجے میں امن کے جھنڈے تلے امن پھیلانے اور سلامتی بکھیرنے کے لئے لاکھوں لوگ ہر سال جماعت میں شامل ہوتے ہیں، ان کے بارے میں ہم تمہیں بتائیں بھی تو تم بالکل بھی توجہ نہیں دیتے۔ تو اس وقت میں ایسے ہی چند لوگوں کی مثالیں پیش کرتا ہوں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھا اور ان کے دلوں پر اثر ہوا۔ ان میں غیر مسلم بھی شامل ہیں اور مسلمان بھی شامل ہیں اور پھر بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اسلام کی خوبصورت تصویر کو دیکھ کر اسلام قبول کیا اور یہ بھی اظہار کیا کہ اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کی دنیا کو ضرورت ہے۔ میڈیا نے اسلام کے بارے میں منفی تأثر دے کر ہماری سوچوں پر تالے لگا دیئے تھے، جماعت احمدیہ نے پھر ان کی ان غلط سوچوں کو دور کیا۔

حضور انور نے فرمایا: چری، بینن کے اپاسٹلک چرچ کے پادری نے وہاں مسجد کے افتتاح کے موقع پر برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج کا دن میری زندگی کا ایک عجیب دن ہے آج مسلمان اور مسیحی ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ نے ہم سب کو اکٹھا کیا ہے میں احمدیت کو سلام پیش کرتا ہوں۔

بینن کے منسٹر آف ٹرانسپورٹ کہتے ہیں کہ احمدیت کی انسانی خدمات جو بینن میں ہیں اور جو امن کی اور محبت کی کوشش جماعت احمدیہ نے کی ہے وہ ملک بینن میں اوّل نمبر پر ہے۔ میں امن اور محبت کی کاوشوں میں احمدیت کی خدمات کو سلام کرتا ہوں۔

کبابیر کے مشنری لکھتے ہیں کہ چند دن قبل ہماری مسجد کے سامنے ایک یہودی ٹیچر اپنے سکول کے بچوں کو لے کر جماعت کا تعارف کرا رہے تھے۔ وہ ٹیچر غالباً عربی بھی جانتے تھے۔ ہماری مسجد کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وہ ٹیچر ان الفاظ کا لفظی ترجمہ کر کے بچوں کو سمجھا رہے تھے کہ اس جملے کا مطلب ہے کہ جو اس میں داخل ہوگا وہ امن میں رہے گا۔ کہنے لگا اس جملے کا عملی نمونہ صرف احمدیوں کی مسجد میں ہی دیکھنے کو ملے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کی توجہ جماعت کی طرف پھیرتا ہے۔ مویو نامی ایک جگہ ہے، بینن میں، جہاں سب مشرکین آباد ہیں۔ ہمارے مشنری وہاں تبلیغ کے لئے گئے۔ جماعت کا تعارف کرانے کے بعد انہوں نے کہا کہ اگر کسی کے ذہن میں کوئی سوال ہے تو کرے۔ اس پر ایک بزرگ کہنے لگے جب میں نے آپ کی تقریر سنی تو میرے اسلام کے بارے میں تمام خدشات دور ہو گئے اور میں پہلا شخص ہوں جو اسلام اور احمدیت کو قبول کرتا ہوں۔ پھر اس کے بعد اس گاؤں سے چالیس افراد اسلام احمدیت میں داخل ہوئے اور یہاں ایک نئی جماعت قائم ہو گئی۔ فوری تبدیلی ان میں یہ پیدا ہوئی کہ رسم و رواج کو انہوں نے فوری طور پر چھوڑ دیا۔ پھر ایک دن کہنے لگے کہ احمدی ہونے کے بعد میرے جسم میں ایک نئی روح آ گئی ہے۔ میں جہاں بھی ہوں میری روح میرے ضمیر کو جگاتی ہے اور کہتی ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ تو یہ پابندی ان لوگوں میں نماز کے لئے بھی پیدا ہو چکی ہے اور کہتے ہیں اس طرح میری روح کو سکون اور جسم کو راحت ملتی ہے۔ پس ہم میں سے بھی جو نماز میں سست ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ نئے آنے والے عبادتوں کی طرف بھی رجحان رکھنے والے ہیں اور بڑی توجہ سے پڑھتے ہیں نمازیں۔

گنی کناکری میں ہمارے ایک احمدی دوست ابوبکر صاحب نے تبلیغی نشستوں کا اہتمام کیا۔ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ان لوگوں کو پہنچایا۔ ابھی تبلیغ کا سلسلہ جاری تھا کہ وہاں ایک مولوی پہنچ گیا، شر پھیلانے کے لئے۔ کچھ دیر تو باتیں خاموشی سے سنتا رہا اس کے بعد بڑے غصے میں یہ کہا کہ تمہیں یہاں تبلیغ کی اجازت نہیں ہے اور میں تمہیں پولیس کے ذریعہ سے ابھی یہاں بند کرواتا ہوں۔ وہاں کے نوجوان کھڑے ہو گئے اور اس مولوی کو بڑے غصے سے کہا کہ تم تو ابھی تک ہمیں گمراہ کرتے چلے آئے ہو اس لئے فوراً یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ مولوی بڑا شرمندہ ہو کر وہاں سے گیا اور اس کے نتیجہ میں وہاں پندرہ افراد جماعت میں شامل ہو گئے۔

پھر گنی کناکری کا ہی ایک واقعہ ہے کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بیان کیا اور آپ کی آمد کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانے کی یہ علامات ہوں گی اور اس میں مسیح موعود ظاہر ہوں گے تو اس غیر معمولی بات کا اثر لوگوں پر ہوا۔ مقامی لوکل مشنری نے تبلیغ جاری رکھی اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہفتے میں نہ صرف وہ گاؤں اپنے امام اور مسجد سمیت احمدیت میں داخل ہوا بلکہ قریب کے چار پانچ گاؤں بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور مزید رابطے جاری ہیں اور مسلسل ہمیں پیغام مل رہے ہیں کہ لوگ بے چینی سے حقیقی اسلام میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔

ایک جگہ افریقہ میں ایک بک سٹال لگایا گیا، قرآن کریم کی نمائش تھی۔ دو مسلمان نوجوان آئے انہیں جب احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور انہیں فرنچ زبان میں کتاب صداقت مسیح موعود علیہ السلام پڑھنے کے لئے دی گئی اور آخری زمانے میں مسلمانوں کی حالت زار کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پیش کی گئیں، مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا گیا اور بتایا گیا کہ امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں بتایا گیا تو اس پر وہ دونوں نوجوان کہنے لگے کہ ہم عقیدے کے اعتبار سے مسلمان تو ضرور ہیں لیکن مسلمانوں کی بربریت اور دہشت گردی سے اتنے تنگ آ گئے تھے کہ ہم تو عیسائی ہونے لگے تھے لیکن اب جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر تسلی ہوئی ہے کہ اسلام ایسا نہیں جیسا یہ مُلّا لوگ پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمارا شکریہ ادا کیا ہے کہ آپ نے ہمیں عیسائی ہونے سے بچا لیا اسلام چھوڑنے سے بچا لیا۔

غیر مسلموں کے دلوں میں بھی حقیقی اسلام کو دیکھ کر اس پیغام کو پھیلانے کا شوق پیدا ہوتا ہے وہ بھی ہمارا ساتھ دینے لگ جاتے ہیں جاپان کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک بدھسٹ جاپانی ہمارے سٹال پر آئے۔ جب انہیں اسلام کا تعارف کروایا گیا اور دیگر مذاہب کے بارے میں اسلامی تعلیم کے نمونے قرآن کریم کی آیات سے دکھائے تو انہوں نے نہ صرف ہمارا شکریہ ادا کیا بلکہ کہنے لگے کہ یہ خوبصورت تعلیم اس لائق ہے کہ دنیا کو بتائی جائے اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ چنانچہ ایک دن وہ ہمارے سٹال پر آئے اور صبح دس بجے سے شام چار بجے تک بلند آواز سے، باوجود اس کے کہ وہ بدھسٹ تھے، یہ اعلان کرتے رہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور فولڈر تقسیم کرتے رہے۔

اسی طرح انڈیا میں صوبہ کرناٹک میں ایک جگہ گدگ میں ایک بک سٹال لگایا گیا۔ اس بک سٹال پر ایک غیر مسلم دوست آئے اور کہنے لگے کہ ہم نے اس سے قبل بھی بہت سے بک سٹال دیکھے ہیں لیکن امن اور شانتی کا پیغام دینے والے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے والے ایسے لوگ میں نے آج تک نہیں دیکھے۔

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian,
Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad